﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿…اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿…عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 — جمعۃ المبارک 15؍فروری 2019ء — 9 جمادی الثانی 1440 ہجری قمری ❁ 15؍تبلیغ 1398 ہجری شمسی — شمارہ 07

ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت ابو ریحانہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔‘‘

(سنن دارمی، کتاب الجہاد، باب الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا حدیث نمبر 2293)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

دینی اور دنیاوی علوم میں فرق

جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور اُن کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو، ظالم ہو وہ اُن کو حاصل کرسکتا ہے چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پالیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک اُن کو حاصل کر سکے ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ۔ (الواقعہ:80)۔ پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اُسے وہی طے کرسکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ …باقی صفحہ 2 پر…

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 04 تا 10 فروری 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁…04؍فروری بروز سوموار: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ایک دفتری ملاقات کے بعد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہونے والی نئی تعمیرات کے معائنہ کی غرض سے سفر اختیار فرمایا۔ آج حضورِ انور نے اسلام آباد میں رہائشی اپارٹمنٹس کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات عطا فرمائیں۔ حضورِ انور نے اسلام آباد میں نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں جس کے بعد لندن واپسی ہوئی۔

❁…07؍فروری بروز جمعرات: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازِ مغرب کے لئے مسجد فضل تشریف لے جاتے ہوئے جمادی الثانی 1440 ہجری شمسی کے چاند کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور سنّتِ نبوی کی پیروی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

❁…08؍فروری بروز جمعۃ المبارک: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ فرمایا۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و …باقی صفحہ 10 پر…

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8؍فروری 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے حضرت اَبُو مُلَیْل بِن اَلْاَزْعَرؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت انس بن معاذ انصاری کے بارہ میں فرمایا کہ یہ تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شامل رہے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے حضرت اُبَیّ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مؤرخین میں ان کے غزوۂ بدر میں شامل ہونے پر کچھ اختلافِ رائے پایا جاتا ہے لیکن علامہ ابن ہشام نے انہیں جنگِ بدر کے شاملین میں شمار کیا ہے۔ اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت اَبُو بُرْدَہ بِن نِیَار رضی اللہ عنہ کی سیرت سے بعض پہلو بیان فرمائے۔ آپؓ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے دن بنو حارثہ کا جھنڈا حضرت اَبُو بُرْدَہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ غزوۂ احد کے دن مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ دوسرا حضرت ابو بردہؓ کے پاس تھا۔ آپؓ حضرت علیؓ کے ساتھ تمام جنگوں میں شامل رہے۔ پانچویں صحابی جن کا تذکرہ حضورِ انور نے فرمایا وہ حضرت اَسْعَد بن یزید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر ایک بدری صحابی حضرت تَمِیْم بن یَعَار انصاری تھے۔ ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت اوس بن ثابت بن منذر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ مشہور صحابی حضرت شدّاد بن اَوْس رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔ آپؓ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہوئے۔ پھر حضورِ انور نے حضرت ثابت بن خنساء رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت اَوْس بن اَلصَّامِت رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت اَوْس غزوۂ بدر اور احد اور دوسرے تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت اَوْس رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ خویلہ بنت مالک سے ظِہَار کیا تھا۔ حضورِ انور نے سورۃ المجادلہ آیات 3 تا 5 کی روشنی میں قدرے تفصیل سے اس واقعہ کو بیان فرمایا اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے فیصلوں کا بھی تذکرہ فرمایا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا ظِہَار یہی تھا۔ آپؓ کی وفات سرزمین فلسطین کے مقام رملّہ میں ہوئی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سیرت بیان فرمائی۔ آپؓ کا ایک گھر مکہ سے باہر کوہِ صفا کے پاس تھا جو تاریخ میں دارِ ارقم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ گھر مسلمانوں کا پہلا تبلیغی مرکز بنا۔ اس گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام قبول کرنے والے افراد عبادت کیا کرتے تھے۔ یہیں پر حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تھا۔ آپؓ غزوۂ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ تاریخ میں یہ بھی ہے کہ حضرت ارقمؓ معاہدہ حلف الفضول میں شامل ہوئے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ارقمؓ نے بیت المقدس جانے کے لئے رختِ سفر باندھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم کسی ضرورت کے لئے یا تجارت کی غرض سے جا رہے ہو؟ حضرت ارقمؓ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ کوئی کام …باقی صفحہ 2 پر…

اس شمارہ میں:

☆…ہم جو اِک داستان رکھتے ہیں (02) ☆…جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں (03) ☆…خطبہ نکاح فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (04) ☆…نمازِ جنازہ حاضر و غائب (04)
☆…خطبہ جمعہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25؍جنوری 2019ء (05) ☆…مینجمنٹ بورڈ ایم ٹی اے انٹرنیشنل ☆…حضور انور کا دورہ امریکہ 2018ء (11) ☆…مجلس انصار اللہ یونان کا سالانہ اجتماع (14) ☆…مختصر عالمی جماعتی خبریں (15) ☆…حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ (16) ☆…تعارف کتاب ’پردہ‘ (20) ☆…الفضل ڈائجسٹ (22) ☆…جلسہ سالانہ بیلجئم 2018ء کے اختتامی اجلاس سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب (24)

بقیہ کلام امام الزمانؑ...از صفحہ 1

بقیہ کلام امام الزمانؑ...از صفحہ 1

کی مرضی پر چلے جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) میں کوشش کی۔ جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمٰن میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔ قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دُور ہو جاتا ہے۔

دینی امور کی طرف توجہ کی ضرورت

مگر افسوس ہے کہ جس قدر محنت اور دعا دنیوی امور کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے اس قدر بالکل نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو عام رسمی رواجی الفاظ میں کہ صرف زبان پر ہی وہ مضمون ہوتا ہے نہ کہ دل میں۔ اپنے نفس کے لئے تو بڑے سوز اور گدازش سے دعائیں کرتے ہیں کہ قرض سے خلاصی ہو یا فلاں مقدمہ میں فتح ہو یا مرض سے نجات ملے مگر دین کے لئے ہرگز وہ سوزش و گدازش نہیں ہوتی۔ دعا صرف لفظوں کا نام نہیں کہ موٹے اور عمدہ عمدہ لفظ بول لئے بلکہ یہ اصل میں ایک موت ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) کے یہی معنے ہیں کہ انسان سوز و گدازش میں اپنی حالت موت تک پہنچاوے مگر جاہل لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف اکثر دھوکا کھاتے ہیں۔ جب کوئی خوش قسمت انسان ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ دنیا اور اس کے افکار کیا شَے ہے۔ اصل بات تو دین ہے۔ اگر وہ ٹھیک ہوا تو سب ٹھیک ہے۔

شب تنور گذشت و شبِ سمور گذشت

یہ زندگی خواہ تنگی سے گذرے خواہ فراخی سے وہ آخرت کی فکر کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 226–228)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ......از صفحہ 1

نہیں ہے اور نہ تجارت کی غرض سے جانا ہے بلکہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز اَور مسجدوں کی ہزاروں نمازوں سے بہتر ہے یعنی یہاں مدینے میں سوائے کعبہ کے۔ اس پر حضرت ارقم نے اپنا ارادہ بدل لیا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت بَسۡبَسۡ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ نے غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔ آپؓ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے جنگِ بدر سے پہلے دشمن کے قافلہ کے بارہ میں معلومات لینے کے لئے بھیجا تھا اور آپ اپنے مشن میں کامیاب و کامران لوٹے تھے۔ آپؓ نے غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد میں بھی شرکت کی تھی۔ حضورِ انور نے آپؓ کے تذکرہ میں ابوسفیان کا ایک واقعہ بھی بیان فرمایا کہ کس طرح اُس نے پتہ چلا لیا کہ مسلمانوں کے خبر رساں بندے کفارِ مکہ کے قافلہ کی آمد کا پتہ لگا گئے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جنگ کے لئے نکلے تو آپؐ نے ایک پارٹی کو دشمن کی خبر لینے کے لئے آگے روانہ فرمایا۔ بعض روایات کے مطابق ان میں حضرت بسبسؓ بھی شامل تھے۔ یہ پارٹی ایک حبشی غلام کو پکڑ لائی جس سے مسلمانوں کو دشمن کے لشکر کے احوال کا علم ہوا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت ثَعۡلَبَہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی سیرت کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ مشہور شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کے بھانجے تھے۔ آپؓ غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جنگ جِسر یعنی پُل والی جنگ میں ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مدینہ میں ہوئی تھی۔

اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت ثَعۡلَبَہ بن غَنَمَہ رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا۔ آپؓ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں ھُبَیۡرَہ بِن اَبِی وَھَب نے حضرت ثعلبہ کو شہید کیا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت جابر بن خالدؓ اور پھر حضرت حارث بن نعمان بن امیہؓ کا ذکر فرمایا۔ مؤخر الذکر صحابیؓ غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد میں بھی شامل ہوئے۔ پھر حضورِ انور نے حضرت حارث بن انس انصاری کی سیرت کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ کو غزوۂ احد میں شہادت نصیب ہوئی۔ حضرت حارث ان چند اصحاب میں سے تھے جو غزوۂ احد میں حضرت عبداللہ بن جُبَیۡر رضی اللہ عنہ کے ساتھ درّے پر ڈٹے رہے اور جامِ شہادت نوش کیا۔

پھر حضرت حُرَیۡث بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا۔ اِن کے بھائی کو بھی اذان کے الفاظ کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ پھر حضورِ انور نے حضرت حارث بن اصِمّہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت حارث بن اصِمّہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب الرَّوۡحَاء کے مقام پر پہنچے تو آپؓ میں مزید سفر کی طاقت نہ رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو مدینہ واپس بھیج دیا لیکن اموال غنیمت میں آپؓ کا حصہ بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح مقرر فرمایا۔ یعنی آپ عملاً جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے لیکن آپؓ کی نیت اور جذبے کو دیکھ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بدر میں شامل ہونے والے صحابہؓ میں شمار فرمایا۔ آپؓ غزوۂ احد میں بھی شریک تھے جس میں ایک نہایت خطرناک دشمن عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ مخزومی کو قتل کیا۔ حضرت حارثؓ واقعہ بئرِ معونہ میں شہید ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بدری صحابہ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

☆...☆...☆

ہم جو اِک داستان رکھتے ہیں

سایۂ آسمان رکھتے ہیں
بس اسی کی امان رکھتے ہیں

بخدا کچھ کمی نہیں ہے ہمیں
مالکِ کُل جہان رکھتے ہیں

موت سے جو ڈرا نہیں کرتے
وہ ہتھیلی پہ جان رکھتے ہیں

اک صدی پر محیط ہے اپنی
ہم جو اِک داستان رکھتے ہیں

یہ الگ بات ہے رہیں خاموش
ورنہ ہم بھی زبان رکھتے ہیں

خود خودی خاک میں ملا کر ہم
اپنی اِک آن بان رکھتے ہیں

دل کی ہم بات غیب سے کر کے
غیب کو رازدان رکھتے ہیں

گھوڑے سرحد پہ باندھ کر رکھیں
اور اونچی مچان رکھتے ہیں

ہم مسافر ہیں اگلی منزل کے
پختہ عزمِ اڑان رکھتے ہیں

ہم ہی ٹھہریں گے بامراد کہ ہم
منزلوں پر دھیان رکھتے ہیں

زعم لے ڈوبا ان کو کثرت کا
ہم دلِ اطمنان رکھتے ہیں

ہم غریبوں کی زندگی ہے الگ
ہم فقیری میں شان رکھتے ہیں

پیر و مرشد کی ہم دعاؤں کو
اپنے بچوں پہ تان رکھتے ہیں

یہ انہی کی ہی شانِ شاہی ہے
ہم حقیروں کا مان رکھتے ہیں

دنیا دیکھی مگر بہت دل میں
چاہتِ قادیان رکھتے ہیں

یہ زمانہ ہے اب انہی کا ظفؔر
جو امامِ زمان رکھتے ہیں

مبارک احمد ظفؔر

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

قسط نمبر3 (آخری)

عورتوں کی ذمہ داری

ہماری جماعت کی عورتیں بھی، مرد بھی، بچے بھی، نوجوان بھی، ایک ذمہ داری اپنے اوپر رکھتے ہیں، لیکن اکثر دیکھا جاتا ہے کہ عورتیں کہہ دیتی ہیں دین کی خدمت مردوں کا فرض ہے۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ آج عورتیں بھی آئیں تا کہ ان کے کانوں میں یہ بات ڈال دی جائے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جس طرح مرد جواب دہ ہیں اسی طرح عورتیں بھی ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ ساری ذمہ داری مردوں پر ہی ہے۔ دین کے معاملہ میں مرد اور عورتیں دونوں یکساں جواب دہ ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دین کی اشاعت میں دونوں حصہ لیں۔ اور جب تک دونوں حصہ نہ لیں۔ اس وقت

خدا تعالیٰ کے سامنے جس طرح مرد جواب دہ ہیں اسی طرح عورتیں بھی ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ ساری ذمہ داری مردوں پر ہی ہے۔ دین کے معاملہ میں مرد اور عورتیں دونوں یکساں جواب دہ ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دین کی اشاعت میں دونوں حصہ لیں۔ اور جب تک دونوں حصہ نہ لیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی پوری برکت ان پر نازل نہیں ہوسکتی۔

تک خدا تعالیٰ کی پوری برکت ان پر نازل نہیں ہوسکتی۔ اس کی بہت اچھی مثال گاڑی ہے۔ جب تک دونوں گھوڑے متفق ہوکر اسے نہ کھینچیں وہ نہیں کھنچ سکتی۔ اسی طرح مرد وعورت کا حال ہے۔ مرد خواہ کتنا کمانے والا ہو اگر بیوی فضول خرچ ہو تو کچھ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح اگر مرد سست اور کاہل ہو تو بیوی خواہ کتنی ہوشیار ہو کچھ نہیں بنا سکتی۔ یہی حال دینی معاملات کا ہے۔ جب تک عورت اور مرد دونوں مل کر ان کو سرانجام نہ دیں وہ اچھی طرح پورے نہیں ہوسکتے۔ پس جہاں دین کی خدمت کرنا مردوں کا فرض ہے وہاں ان کی عورتوں کا بھی فرض ہے اور انہیں چاہیے کہ مقدور بھر ضرور اس فرض کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

بچوں کی ذمہ داری

اسی طرح بچوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ دین کی

مسلمان اور مومن وہی کہلا سکتا ہے جسے ہر ایک انسان کے دکھ اور مصیبت کے دور کرنے کی فکر ہو۔ لیکن اگر کسی میں خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق کے لئے تواضع اور ہمدردی نہیں تو اس کا اسلام ناقص ہے۔

خدمت سے غافل نہ رہیں۔ بے شک ان کے پڑھائی کے دن ہیں۔ بلکہ کھیل کے دن ہیں اور جو لڑکا طالب علمی کے زمانہ میں کھیل چھوڑتا ہے۔ وہ نادانی کرتا ہے بلکہ ورزش کرنا تو طالب علمی کے زمانہ کے ختم ہونے کے بعد بھی صحت کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ مجھے یہ بیماریاں اسی وجہ سے پیدا ہوئیں کہ میں کثرت کام کی وجہ سے ورزش کا خیال نہ رکھ سکا۔ تو کھیلنا اور ورزش کرنا بھی ضروی ہے حضرت صاحب کو خواہ کتنا کام ہوتا۔ نمازیں جمع ہوتیں۔ مگر آپ سیر کے لئے ضرور جاتے۔ بلکہ ایک دن میں دو دفعہ صبح وشام جاتے۔ میں نے آپ کی اس سنت کے خلاف کر کے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ اس لئے نوجوانوں کو کہتا ہوں۔ من نہ کردم شما حذر بکنید۔ میں نے کام کی کثرت کی وجہ سے ورزش کرنا چھوڑا۔ مگر پھر ایسی حالت ہوگئی کہ کام کرنا بالکل ہی چھٹ گیا اور ایک وقت تو میری یہ حالت تھی کہ میں اکیلا بآسانی اتنا کام کرسکتا تھا جتنا چار مضبوط آدمی کرسکتے ہیں۔ مگر پھر یہ حالت ہوگئی کہ میں کسی کتاب کا ایک صفحہ بھی نہ پڑھ سکتا تھا کہ چکر آنے شروع ہوجاتے اب جبکہ سیر شروع کی ہے تو گو پہلی سی طاقت نہیں ہے۔ مگر پھر بھی بڑا فرق ہے اور معلوم ہوگیا ہے کہ نیچر کے قواعد کی پابندی بھی ضروری ہے۔ تو لڑکوں کے لئے کھیل بھی ضروری ہے۔ مگر ان کا بڑا فرض یہ ہے کہ وہ دینداری کا اعلیٰ نمونہ بن کر دکھائیں کیونکہ وہ ایسے لوگوں میں رہتے ہیں جو کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں اگر یہ اپنا اعلیٰ نمونہ نہ دکھائیں گے تو دوسرے کہہ سکتے ہیں کہ یہ جو زندہ خدا کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی ایسی حالت ہے تو ہمیں خدا کو مان کر کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

خلاصہ تقریر

پس میں اپنی جماعت کے تمام لوگوں کو خواہ وہ بچے ہیں یا جوان یا عورتیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نمونہ سے اور اپنی کوشش سے دین کی اشاعت میں لگ جائیں۔ چونکہ آج میرا ارادہ ہے کہ اس وقت جو گاڑی جاتی ہے اس پر جاؤں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ پھر یہاں آنے کا موقع ملے یا نہ ملے یا اس طرح سمجھانے کا موقع ملے یا نہ ملے، اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ جن کو کام کرنے کے لئے کوئی درجہ دیا گیا ہے دوسرے اس درجہ کے لحاظ سے انہیں دیکھیں اور وہ اپنے اندر ایسی تواضع اور انکساری پیدا کریں جیسی کہ اس درجہ کے لئے ضروری ہے۔

مخلوق خدا سے ہمدردی کرو

اسی طرح میں عورتوں، مردوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ صدقہ اور خیرات اور دوسرے طریقوں سے غریبوں، محتاجوں کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ میرے نزدیک وہ عورت یا مرد مسلمان نہیں جس کے دل میں کسی غریب کو دیکھ کر درد نہیں ہوتا۔ اور مصیبت زدہ کو دیکھ کر دکھ نہیں محسوس ہوتا۔ جس شخص کی نظر اپنے ہی دکھ درد تک محدود ہو۔ وہ مومن کہلانے کا مستحق

لڑکوں کے لئے کھیل بھی ضروری ہے۔ مگر ان کا بڑا فرض یہ ہے کہ وہ دینداری کا اعلیٰ نمونہ بن کر دکھائیں کیونکہ وہ ایسے لوگوں میں رہتے ہیں جو کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں اگر یہ اپنا اعلیٰ نمونہ نہ دکھائیں گے تو دوسرے کہہ سکتے ہیں کہ یہ جو زندہ خدا کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی ایسی حالت ہے تو ہمیں خدا کو مان کر کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

نہیں ہے۔ مسلم کے معنے خدا کی آنکھ ہیں اور خدا کی آنکھ صرف مسلمانوں کے ہی دکھ درد کو نہیں دیکھتی بلکہ تمام مخلوق کو دیکھتی ہے۔ پھر مسلم کے معنے خدا کا ہاتھ ہیں اور خدا کا ہاتھ صرف مسلمانوں کے لئے دراز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک انسان کے لئے دراز ہوتا ہے۔ پھر مسلم کے معنی خدا کا پاؤں ہیں اور خدا کا پاؤں صرف مسلمانوں کی طرف نہیں بڑھتا۔ بلکہ سکھ، ہندو، عیسائی سب کی طرف بڑھتا ہے۔ پس مسلمان اور مومن وہی کہلا سکتا ہے جسے ہر ایک انسان کے دکھ اور مصیبت کے دور کرنے کی فکر ہو۔ لیکن اگر کسی میں خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق کے لئے تواضع اور ہمدردی نہیں تو اس کا اسلام ناقص ہے۔

تبلیغ کی رفتار تیز کرو

پھر میں کہتا ہوں مرد مردوں میں اور عورتیں عورتوں میں تبلیغ دین کریں وقت گزر رہا ہے۔ مگر کام جس رفتار سے ہونا چاہیے اس سے نہیں ہو رہا۔ بیشک ہماری جماعت کی ترقی ہو رہی ہے۔ لیکن آج ہم جس طاقت اور قوت سے کام کر رہے

میں عورتوں، مردوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ صدقہ اور خیرات اور دوسرے طریقوں سے غریبوں، محتاجوں کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ میرے نزدیک وہ عورت یا مرد مسلمان نہیں جس کے دل میں کسی غریب کو دیکھ کر درد نہیں ہوتا۔ اور مصیبت زدہ کو دیکھ کر دکھ نہیں محسوس ہوتا۔ جس شخص کی نظر اپنے ہی دکھ درد تک محدود ہو۔ وہ مومن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

ہیں۔ اس سے اگر زیادہ پیدا کرلیں تو کل بہت زیادہ کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ پس عورتیں اور مرد پہلے اپنی درستی کریں اور پھر دوسرے لوگوں تک دین کو پہنچائیں۔

خدا کی محبت اپنے دل میں پیدا کرو

خصوصاً میں طالب علموں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں خاص طور پر دین کی محبت پیدا کریں اور اپنی حالتوں کو بہت زیادہ اچھا بنائیں۔ خود خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں گاڑ لیں کیونکہ محبت ہی قدرت کلام اور شان وشوکت اور اثر کو پیدا کرتی ہے۔ پس طالب علم خاص طور پر خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ اور ایسی محبت پیدا کریں کہ دنیا کی کوئی چیز اس کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔ جب یہ حالت ہوجائے گی تو وہ دیکھیں گے کہ ان کے اندر ایسی روشنی اور ایسا نور پیدا ہوجائے گا کہ کسی سے کوئی بات منوانے میں انہیں رکاوٹ پیش نہ آویگی اور کوئی علم ایسا نہ ہوگا جو اسلام کے بُطلان کے لئے نکلا ہو اور وہ اسے پاش پاش نہ کردیں۔ مجھے محبت کے متعلق اپنا ایک بچپن کا رؤیا یاد ہے میری اس وقت کوئی گیارہ بارہ برس کی عمر تھی۔ میں نے دیکھا ایک سٹیچو ہے۔ جیسا کہ امرتسر میں ملکہ کا سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اس کے اوپر ایک بچہ ہے جو آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی کو بلاتا ہے۔ اتنے میں آسمان سے کوئی چیز اتری ہے جو نہایت ہی حسین عورت ہے۔ جس کے کپڑوں کے ایسے عجیب وغریب رنگ ہیں جو میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ اس نے چبوترے پر اتر کر اپنے پر پھیلا دئے اور نہایت محبت سے بچہ کی طرف جھکی ہے۔ وہ بچہ بھی اس کی طرف اس طرح لپکا ہے جس طرح ماں سے محبت کرانے کے لئے لپکا کرتا ہے اور اس نے اس بچہ کو ماں کی طرح ہی پیار کرنا شروع کر دیا ہے اس وقت میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوگئے

LOVE CREATES LOVE

محبت محبت کو کھینچتی ہے اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ وہ بچہ عیسیٰ ہے۔ اور وہ عورت مریم۔ تو محبت ہی محبت کو کھینچتی ہے پس تم خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کرلو جب ایسا کرلو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ تمہارے اندر نور کی کھڑکی کھل گئی ہے گو پہلے چھوٹی سی ہوگی مگر جوں جوں خدا تعالیٰ کے جلال اور شان پر نظر پڑتی جائے گی وہ بھی فراخ ہوتی جائے گی جب تمہاری یہ حالت ہوجائے گی تو مداری تو فریب سے روپیہ نکالتا ہے اور دیکھنے والے حیران ہوجاتے ہیں مگر تمہارے اندر وہ ایسی کھڑکی کھل جائے گی کہ جو علم تم سے کوئی مانگے گا تم اسی سے نکال کر دکھا دو گے اور لوگ حیران رہ جائیں گے۔ میں اس امر کا تجربہ کار تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ مجھے کبھی ایسا موقع پیش نہیں آیا کہ کسی نے اسلام پر کوئی نئے سے نیا اعتراض کیا ہو اور مجھے اپنے دل کی تھیلی سے اس کا جواب نہ مل گیا ہو۔ مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس میں اس اعتراض کا جواب ہے یا نہیں مگر جب میں اس میں ہاتھ ڈالتا ہوں تو نکل ضرور آتا ہے اور یہ خدا کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس نصیحت پر جس میں مَیں نے طالب علموں کو زیادہ تر مخاطب کیا ہے۔ میں آج کی تقریر ختم کرتا ہوں کہ ابھی مجھے گاڑی پر جانا ہے۔

☆...☆...(انوار العلوم جلد5)...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 14؍نومبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ سیدہ شائستہ قمر صاحبہ (برمنگھم۔ یوکے) اور مکرم منیر الحق انور صاحب ابن مکرم مولانا نور الحق انور صاحب (ومبلڈن۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرمہ سیدہ شائستہ قمر صاحبہ (برمنگھم۔ یوکے)

6؍نومبر 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تین سال قبل پاکستان سے ہجرت کر کے اپنی بیٹی اور بیٹے مکرم مبشر احمد کلیم صاحب کے پاس برمنگھم میں مقیم تھیں۔ پاکستان میں صدر لجنہ واہ کینٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 38 سال تک آرمی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بطور ٹیچر اور پرنسپل کام کرتی رہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب (ڈائریکٹر سیٹلائیٹ ایم ٹی اے انٹرنیشنل لندن) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

2۔ مکرم منیر الحق انور احمد صاحب ابن مکرم مولانا نور الحق انور صاحب (ومبلڈن۔ یوکے)

11؍نومبر 2018ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا نور الحق انور صاحب مرحوم سابق مبلغ سلسلہ امریکہ، ایسٹ افریقہ اور فجی کے فرزند تھے۔ آپ کی پرورش ربوہ میں ہوئی اور لاہور سے ابتدائی تعلیم حاصل کر کے جرمنی منتقل ہوئے اور 1980ء میں وہاں سے یوکے آگئے۔ مرحوم جماعت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ سیدہ اقبال بیگم صاحبہ بنت حضرت سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔ ربوہ

6؍اکتوبر 2018ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد حضرت سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحبؓ ایک صاحب کشف و الہام بزرگ صحابی تھے۔ مرحومہ عین جوانی میں بیوہ ہوگئی تھیں۔ کچھ سالوں بعد آپ کی دوسری شادی ہوئی لیکن کچھ عرصہ بعد علیحدگی ہوگئی اور پھر انتہائی نامساعد حالات میں آپ نے بڑی ہمت اور محنت سے اپنے بچوں کو پالا۔ مرحومہ سکول ٹیچر تھیں۔ 1974ء میں آپ کے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور سارا سامان لوٹ لیا گیا تو آپ نے ایک بکس میں جماعت کی چند کتابیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فریم شدہ تصویر بند کر کے رات کے اندھیرے میں اپنے دو بچوں کو گھر سے نکالا جو چھپتے چھپاتے اپنے ننھیال شاہدرہ لاہور میں آئے اور اگلے روز آپ خود بھی بخیریت وہاں پہنچ گئیں۔ اس کے بعد نارنگ منڈی شفٹ ہوگئیں۔ آپ تہجد میں بڑی بے قراری سے روتے ہوئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ قرآن مجید کثرت سے پڑھا کرتی تھیں۔ اکثر دو تین دن میں قرآن کا دور کرلیا کرتیں۔ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق، چاشت اور نماز تسبیح ان کی روزانہ کی نمازیں ہوا کرتی تھیں۔ صدقات کثرت سے دیتی تھیں اور چندوں کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز (پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ) کی والدہ تھیں۔

2۔ مکرم منور نصیر صاحب (دار النصر غربی منعم ربوہ)

21؍جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور چندوں کی ادائیگی کے پابند، خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش رہنے والے، بہت مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ حلقہ میں صدر جماعت، سیکرٹری جائیداد اور سیکرٹری مال کے علاوہ زعیم خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

3۔ مکرمہ امۃ الحق ملک صاحبہ (لاہور)

21؍اکتوبر کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو خلافت کے ساتھ جوڑ کر رکھا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بہت شوق سے شامل ہوتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔ مکرم میاں محمد یوسف صاحب ابن مکرم صدر دین صاحب (جوہر ٹاؤن۔ لاہور)

29؍اکتوبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے غالباً 1968–69ء میں بیعت کی توفیق پائی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ بہت سادہ، صاف گو، نیک، متقی، دعا گو اور سچے انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا اور خلیفہ وقت کو باقاعدگی سے دعائیہ خط لکھا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آجکل طاہر ہارٹ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

5۔ مکرم ناصر احمد ظفر صاحب (ریٹائرڈ ریلوے گارڈ خانیوال۔ حال ٹورانٹو)

27؍ستمبر 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب کو 1926ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی جو کہ جماعت کے مشہور شاعر تھے۔ آپ کے ایک بھائی مکرم محمد الیاس عارف صاحب کو 1974ء میں ٹیکسلا میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ آپ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم (مؤرخ احمدیت) کے برادر نسبتی تھے۔ مرحوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی رونگ ٹیم کے کپتان تھے جس نے 1956–57ء میں چیمپئن شپ جیتی تھی۔ اس کے علاوہ فٹ بال اور کبڈی کے بھی بہترین کھلاڑی تھے۔ بہن بھائیوں میں بڑے ہونے کے ناطے سب کے حقوق بڑی عمدگی سے ادا کرتے تھے۔ واقفین زندگی سے ہمیشہ بڑے پیار اور وفا کے ساتھ ملا کرتے تھے۔

6۔ مکرم ریاض منظور صاحب (جوہر ٹاؤن۔ لاہور)

13؍مارچ 2018ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چندوں میں باقاعدہ، اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

7۔ مکرمہ بشریٰ منظور صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب۔ لاہور)

24؍فروری 2018ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ ان کے شوہر نے شادی کے شروع میں ہی احمدیت چھوڑ دی تھی اور انہیں بھی احمدیت سے تائب ہونے کے لئے کہتے تھے لیکن آپ اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہیں اور اکیلے ہی اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

....

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جنوری 2017ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح ڈاکٹر عاصفہ حمید صاحبہ کا ہے جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب شہید کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد کراچی میں ڈینٹسٹ تھے۔ ان کو پہلے اغواء کیا پھر ظالمانہ طور پر شہید کیا گیا۔ ان کا نکاح ڈاکٹر شاہنواز حلیم صاحب ابن ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب ساؤتھ ہیمپٹن کے ساتھ چھبیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ ڈاکٹر عاصفہ حمید کے وکیل فاروق آفتاب صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح امۃ المنان صاحبہ کا ہے جو اصغر قمر صاحب کی بیٹی ہیں اور ہمارے شہید مربی محمود احمد شاد صاحب کی بیوہ ہیں جو 2010ء میں ماڈل ٹاؤن میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا نکاح اطہر رشید صاحب کے ساتھ آٹھ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو رشید احمد صاحب اسلام آباد کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکالت ہے۔ دولہا کے وکیل طاہر محمود مبشر صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے ہیں۔ اور اسی طرح دولہن کے وکیل برکت اللہ صاحب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں نکاحوں کے فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروانے کے بعد دعا کروائی اور نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

مورخہ 15؍نومبر 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم رانا محمد نواز صاحب (تھارٹن ہیتھ۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم رانا محمد نواز صاحب ابن مکرم جہان خان صاحب (تھارٹن ہیتھ۔ یوکے)

13؍نومبر 2018ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء کے پُرآشوب دور میں اپنے محکمہ میں بڑی جوانمردی کے ساتھ کام کرنے کے علاوہ جماعتی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرتے رہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا بھرپور انداز میں جواب دیا کرتے تھے۔ 1988ء میں جرمنی آگئے اور ہمبرگ کے ایک حلقہ میں سیکرٹری مال کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اب یہاں تھارٹن ہیتھ میں معاون سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ نمازوں کے پابند ایک نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے جذباتی وابستگی رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اظہر محمود صاحب (صدر جماعت تھارٹن ہیتھ) کے ماموں اور سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب:

2۔ مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب (کھرپ ضلع سیالکوٹ)

5؍اکتوبر 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق جموں کشمیر سے تھا۔ 1947ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئے اور کھرپ ضلع سیالکوٹ میں رہائش اختیار کی۔ آپ کا تعلق اہل حدیث فرقہ سے تھا۔ 1958ء میں بیعت کی۔ اس کے بعد آپ کو بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے صبر اور حوصلہ کے ساتھ سب کچھ برداشت کیا۔ آپ نے اپنی جماعت میں بحیثیت صدر جماعت، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ فعال داعی الی اللہ بھی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم عبد الفہیم صاحب (سابق صدر جماعت برہ پورہ بھاگلپور۔ بہار۔ انڈیا)

10؍نومبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 1974ء میں بیعت کی تھی۔ تقریباً 35 سال بطور صدر جماعت برہ پورہ خدمت کی توفیق پائی۔ ضلعی قاضی سلسلہ اور ضلعی سیکرٹری امور عامہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نیک مخلص انسان تھے۔

3۔ مکرم میجر (ر) محمد مظہر سلطان صاحب (ڈیفنس لاہور)

25؍جولائی 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے مارکیٹ میں آپ کا مقاطعہ کیا گیا اور آپ کے خلاف مقدمات بھی قائم ہوئے لیکن آپ نے بڑی جرأت سے ان سب حالات کا مقابلہ کیا۔ آپ ایک نیک، ہمدرد اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔

4۔ مکرمہ بشریٰ شریف صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب۔ دندان ساز۔ ربوہ)

بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

5۔ مکرمہ بشریٰ اقبال صاحبہ (ربوہ)

بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ سکول ٹیچر تھیں۔ لمبا عرصہ بیوگی کے دوران خوب محنت سے بچوں کی تعلیم و تربیت کی۔ اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ جماعت سے گہری وابستگی تھی اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھتی تھیں۔

6۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (دار الیمن وسطی سلام۔ ربوہ)

2؍اکتوبر 2018ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، غریب پرور، متحمل مزاج، کم گو، باوفا، مہمان نواز، نیک اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ اجلاسات اور چندوں میں باقاعدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

خطبہ جمعہ

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اپنے پیاروں کے ناموں کو بھی زندہ رکھنے کے لئے ان کے قریبیوں کے نام ان کے نام پر رکھتے ہوں گے“

اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر لحہ بے چین رہنے والے، اخلاص و وفا کے حسین پیکر، بدری اصحاب النبی ﷺ

حضرت طُفَیل بن حارث، حضرت سُلَیم بن عَمرو اَنصارِی، حضرت سُلَیم بن حارث اَنصارِی، حضرت سُلَیم بن مِلْحَان اَنصارِی، حضرت سُلَیم بن قَیس اَنصارِی، حضرت ثابت بن ثَعلَبہ، حضرت سِمَاك بن سعد، حضرت جابر بن عبداللہ بن رِئَاب، حضرت مُنْذِر بن عَمرو بن خُنَیس، حضرت مَعْبَد بن عَبَّاد، حضرت عَدِی بن ابی زَغْبَاء اَنصارِی، حضرت رَبِیع بن اِیَاس، حضرت عُمَیر بن عَامِر اَنصارِی، حضرت اَبُو سِنَان بن مِحْصَن، حضرت قَیس بن السَّکَن اَنصارِی، اَبُو الْیَسَر کَعب بن عَمرو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 رجنوری 2019ء بمطابق 25 صلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت طُفَیل بن حارث کا ہے۔ حضرت طُفَیل بن حارث کا تعلق قریش سے تھا اور آپ کی والدہ کا نام سُخَیلَہ بنت خُزَاعِی تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طُفَیل بن حارث اور حضرت مُنْذِر بن محمد کے ساتھ یا بعض دیگر روایات کے مطابق حضرت سُفیان بن نَسْر سے آپ کی مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ حضرت طُفَیل بن حارث اپنے بھائی حضرت عُبَیدہ اور حُصَین کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ اسی طرح آپ نے غزوۂ احد اور غزوۂ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کی توفیق پائی۔ ان کی وفات بتیس ہجری میں ستر سال کی عمر میں ہوئی۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 74 طُفَیل بن الحارث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 38 الطفیل بن الحارث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

دوسرے صحابی ہیں حضرت سُلَیم بن عَمرو اَنصارِی۔ ان کی والدہ کا نام اُمّ سُلَیم بنت عَمرو تھا اور آپ کا تعلق خَزرج کے خاندان بنوسَلِمَہ سے تھا اور بعض روایات میں آپ کا نام سُلَیمان بن عَمرو بھی ملتا ہے۔ انہوں نے عَقَبَہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور غزوۂ احد کے موقع پر ان کی شہادت ہوئی اور آپ کے ساتھ آپ کے غلام عَنْتَرَہ بھی تھے۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 545 سُلَیم بن عَمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 435 سُلَیم بن عَمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت سُلَیم بن حارث اَنصارِی ہے۔ ان کا تعلق بھی قبیلہ خَزرج کے خاندان بنو دِینار سے ہے اور ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ خاندان بنو دِینار کے غلام تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ضَحَّاكؓ بن حارِث کے بھائی ہیں۔ بہر حال جو معلومات ہیں اس کے مطابق یہ دونوں باتیں ہیں۔ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور غزوۂ اُحُد میں شہادت کا رتبہ پایا۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 543 سُلَیم بن الحارثؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر حضرت سُلَیم بن مِلْحَان اَنصارِی ہیں۔ ان کی والدہ مُلَیکہ بنتِ مَالِك تھیں۔ حضرت انس بن مالک کے ماموں جبکہ حضرت اُمِّ حَرَام اور حضرت اُمِّ سُلَیم کے بھائی تھے۔ حضرت اُمِّ حَرَام حضرت عُبَادۃ بن صامِت کی اہلیہ تھیں جبکہ حضرت اُمّ سُلَیم حضرت ابوطلحہ انصاری کی اہلیہ تھیں اور ان کے صاحبزادے حضرت انس بن مالک خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر اور احد میں اپنے بھائی حضرت حَرَام بن مِلْحَان کے ساتھ شرکت کی تھی اور آپ دونوں ہی واقعہ بئرِ معونہ میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 546 سُلَیم بن مِلْحَانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 391 سُلَیم بن مِلْحَانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے چھتیسویں مہینے صَفَر میں یعنی صَفَر کا جو مہینہ ہے اس میں بئرِ مَعُونہ کی طرف حضرت مُنْذِر بن عَمرو السَّاعِدِی کا سریہ ہوا۔ عَامِر بن جعفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو ہدیہ دینا چاہا جسے آپؐ نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے اسلام قبول نہ کیا اور نہ ہی اسلام سے دور ہوا۔ عَامِر نے درخواست کی کہ اگر آپؐ اپنے اصحاب میں سے چند آدمی میرے ہمراہ میری قوم کے پاس بھیج دیں تو امید ہے کہ وہ آپ کی دعوت کو قبول کر لیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اہلِ نجد اِن کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچائیں تو اس نے کہا کہ اگر کوئی ان

کے سامنے آیا تو میں ان کو پناہ دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستّر نوجوان جو قرآن کریم کے قاری کہلاتے تھے اس کے ساتھ بھجوائے اور حضرت مُنْذِر بن عَمْرو السَّاعِدِی کو ان پر امیر مقرر کیا۔ پہلے بھی یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ جب یہ لوگ بئرِ معونہ کے مقام پر پہنچے جو بنی سُلَیم کا گھاٹ تھا اور بنی عامر اور بنی سُلَیم کی زمین کے درمیان تھا یہ لوگ وہیں اترے، پڑاؤ کیا اور اپنے اونٹ وہیں چھوڑ دیئے۔ انہوں نے پہلے حضرت حَرَام بن مِلْحَان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دے کر عامر بن طُفَیل کے پاس بھیجا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پڑھا ہی نہیں اور حضرت حَرَام بن مِلْحَان پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے خلاف اس نے بنی عامر کو بلایا مگر انہوں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے قبائل سُلَیم میں عُصَیَّہ اور ذَکْوَان اور رِعْل کو پکارا۔ وہ لوگ اس کے ساتھ روانہ ہو گئے اور اسے اپنا رئیس بنا لیا۔ جب حضرت حَرَام کے آنے میں دیر ہوئی تو مسلمان ان کے پیچھے آئے۔ کچھ دور جا کر ان کا سامنا اس جتھے سے ہوا جو حملہ کرنے کے لئے آ رہا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو گھیر لیا۔ دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھے۔ جنگ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شہید کر دیئے گئے۔ مسلمانوں میں حضرت سُلَیم بن مِلْحَان اور حَکَم بن کَیْسَان کو جب گھیر لیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں ملتا جو ہمارا سلام تیرے رسول کو پہنچا دے۔ لہٰذا تو ہی ہمارا سلام پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل نے اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا وَعَلَیْہِمُ السَّلَام۔ ان پر سلامتی ہو۔ مُنْذِر بن عَمْرو سے ان لوگوں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے مگر انہوں نے انکار کیا۔ وہ حضرت حَرَام کی جائے شہادت پر آئے۔ ان لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگے بڑھ گئے تا کہ مر جائیں یعنی موت کے سامنے چلے گئے حالانکہ وہ اسے جانتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 40-39 سریۃ المنذر بن عمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) باوجود جنگ کا سامان پورا نہ ہونے کے بڑی بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا اور جنگ کی نیت سے گئے بھی نہیں تھے۔

پھر ذکر ہے حضرت سُلَیم بن قَیْس اَنْصَارِی کا۔ ان کی والدہ کا نام اُمِّ سُلَیم بنت خالد تھا۔ حضرت خولہ بنت قَیْس کے بھائی تھے جو حضرت حمزہؓ کی بیوی تھیں۔ آپ نے غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 545-546 سُلیم بن قیس انصاریؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 372 سُلیم بن قیسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت ثابت بن ثَعْلَبَہ تھے۔ ان کا نام حضرت ثابت بن ثَعْلَبَہ تھا اور ان کی والدہ کا نام اُمِّ اُنَاس بنت سَعْد تھا جن کا تعلق قبیلہ بنو عُذْرَہ سے تھا۔ آپ کے والد ثَعْلَبَہ بن زید کو اَلْجِذْع کہا جاتا تھا۔ ان کا یہ نام ان کی بہادری اور مضبوط عزم و ہمت ہونے کی وجہ سے رکھا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے حضرت ثابت کو ابن الْجِذْع کہا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بن ثَعْلَبَہ کی اولاد میں عبداللہ اور حارث شامل ہیں۔ ان سب کی والدہ اُمَامَہ بنت عثمان تھیں۔ حضرت ثابت ستر انصار صحابہ کے ہمراہ بیعت عَقَبَہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور غزوۂ خندق اور صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر اور فتح مکہ اور غزوۂ طائف میں بھی شامل تھے۔ آپ نے غزوۂ طائف کے روز ہی جامِ شہادت نوش کیا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 429-428 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت سِمَاک بن سعد ہیں۔ ان کے والد سعد بن ثَعْلَبَہ تھے۔ آپ حضرت نعمان بن بشیر کے والد حضرت بشیر بن سعد کے بھائی تھے۔ بدر میں اپنے بھائی حضرت بشیر کے ساتھ شریک ہوئے اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 552 سماک بن سعدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی ہیں ان کا نام جابر بن عبداللہ بن رِئَاب ہے۔ حضرت جابر کا شمار ان چھ انصار میں کیا جاتا ہے جو سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ حضرت جابر بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 431 جابر بن عبداللہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل انصار کے چند لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملاقات ہوئی جن کی تعداد چھ تھی۔ وہ چھ اصحاب یہ تھے اَسْعَد بن زُرَارَہ۔ عوف بن حارث۔ رَافِع بن مَالِك بن عَجْلَان اور قُطْبَہ بن عَامِر بن حَدِیْدَہ اور عُقْبَہ بن عَامِر نَابِی اور جابر بن عبد اللہ بن رِئَاب۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ جب یہ لوگ مدینہ آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔

(اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 492 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اس کا تفصیلی ذکر پہلے عُقْبَہ بن عَامِر نَابِی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ مختصر ذکر میں یہاں کر دیتا ہوں۔ یہ لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے تو جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر دیا ہے۔ ہمارے اندر آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں اور ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کریں گے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے پیغام کے ذریعہ سے، ہماری تبلیغ کے ذریعہ سے ہمیں پھر جمع کر دے اور ہم جب اکٹھے ہو جائیں گے تو پھر ہر طرح آپؐ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری حالات اور اسباب کے لحاظ سے اس طرح گزارا جس میں خوف بھی تھا اور امید بھی تھی کہ دیکھیں یہ چھ مصدقین جو گئے ہیں، جنہوں نے بیعت کی ہے ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ آیا یثرب میں بھی کوئی کامیابی ملتی ہے، کوئی امید بنتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ باقی جگہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف بڑا انکار تھا بلکہ مخالفت بھی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ مکہ اور رؤسائے طائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو سختی سے ردّ کر چکے تھے اور دیگر قبائل بھی ان کے زیرِ اثر ایک ایک کر کے ردّ کر رہے تھے۔ تو ان کی بیعت کی وجہ سے مدینہ میں ایک امید کی کرن پیدا ہوئی تھی لیکن اس کی بھی کوئی تسلی نہیں تھی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ چھ ماننے والے جن سے امید کی کرن پیدا ہوئی ہے اگر ان کے خلاف بھی دشمن کھڑا ہوا تو یہ مصیبتوں اور مشکلات کا مقابلہ کر سکیں گے۔

بہرحال یہ گئے، انہوں نے تبلیغ کی لیکن اس دوران میں مکہ والوں کی طرف سے بھی دشمنی اور مخالفت روز بروز بڑھ رہی تھی اور وہ لوگ اس بات پہ پُریقین تھے کہ اسلام کو مٹانے کا اب یہی وقت ہے کیونکہ اگر مکہ سے باہر نکلنا شروع ہو گیا اور پھیلنا شروع ہو گیا تو پھر اسلام کو مٹانا مشکل ہو گا۔ اس لئے مکہ والوں نے بھی مخالفت اپنے پورے زوروں پر کی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مخلص صحابہ جو تھے جنہوں نے بیعت کی تھی، مسلمان ہوئے تھے ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی بات پر قائم تھے۔ کوئی بات ان کو اسلام کی تعلیم سے اور اسلام سے ہٹا نہیں سکتی تھی، توحید سے ہٹا نہیں سکتی تھی۔ بہرحال اسلام کے لئے ایک بہت نازک وقت تھا اور امید بھی تھی، خوف بھی تھا کہ مدینہ میں یہ لوگ گئے ہیں تو دیکھیں ان کے نتائج کیا نکلتے ہیں۔

پھر اگلے سال مدینہ سے ایک وفد پھر حج کے موقع پر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور مِنیٰ کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر اِدھر اُدھر نظر دوڑائی تو اچانک آپؐ کی نظر یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپؐ کو ملے۔ ان میں سے پانچ تو وہی تھے جو پہلے بیعت کر کے گئے تھے اور سات نئے تھے اور یہ لوگ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں، ایک وادی میں ان کو ایک طرف لے گئے اور وہاں سے جو یہ بارہ افراد کا وفد آیا تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یثرب کے حالات کی اطلاع دی اور ان سب نے باقاعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہی بیعت جو تھی یثرب میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جن الفاظ میں بیعت لی وہ یہ تھے کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ دیکھو اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ، سچائی کے ساتھ، مضبوطی کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہو گی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہ جس طرح چاہے گا پھر تمہارے سے سلوک کرے گا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے صفحہ 222 تا 224)

بہرحال پھر ان لوگوں نے اپنے عہد بیعت کو ثابت کر کے دکھایا۔ نہ صرف ثابت کر کے دکھایا بلکہ اعلیٰ ترین معیار تک پہنچایا اور پھر ہم بعد کے حالات دیکھتے ہیں کہ کس طرح پھر مدینہ میں اسلام پھیلا۔

حضرت مُنْذِر بن عَمْرو بن خُنَیْس ایک صحابی ہیں جن کا ذکر ہو گا۔ ان کا لقب تھا مُعْنِقٌ لِیَمُوْتَ یا مُعْنِقٌ لِلْمَوْتِ یعنی آگے بڑھ کر موت کو گلے لگانے والا۔ ان کا نام مُنْذِر اور والد کا نام عَمْرو تھا۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھے۔ بیعتِ عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُنْذِر بن عَمْرو کو اور حضرت سعد بن عُبَادَہ کو ان کے قبیلہ بنو ساعدہ کا نقیب مقرر فرمایا تھا یعنی سردار مقرر کیا تھا یا نگران مقرر کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت مُنْذِر پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُنْذِر اور حضرت طُلَیْب بن عُمَیْر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوۂ بدر میں یعنی حضرت مُنْذِر غزوۂ بدر میں اور احد میں بھی شریک ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 258 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت مُنۡذِر بن عَمرو کے بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ:۔

''قبیلہ خزرج کے خاندان بنوساعدہ سے تھے اور ایک صوفی مزاج آدمی تھے۔ بئرمعونہ میں شہید ہوئے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 232)

بئرمعونہ کی تفصیل پہلے صحابہ کے ذکر میں بھی آ چکی ہے۔ کچھ حصہ حضرت مُنۡذِر بن عَمرو کے حوالے سے بھی خلاصۃً یہاں بیان کر دیتا ہوں جو سیرت خاتم النبیینؐ میں سے ہی ہے۔

قبائل سُلَیۡم اور غَطَفَان یہ قبائل عرب کے وسط میں سطح مرتفع نجد پر آباد تھے اور مسلمانوں کے خلاف قریش مکہ کے ساتھ ساز باز رکھتے تھے۔ آپس میں ان کی مکہ کے قریش کے ساتھ ساز باز تھی کہ کس طرح اسلام کو ختم کیا جائے اور آہستہ آہستہ ان شریر قبائل کی شرارت بڑھتی جاتی تھی اور سارا سطح مرتفع نجد اسلام کی عداوت کے زہر کی لپیٹ میں آتا چلا جا رہا تھا اور اس کا اثر ہو رہا تھا۔ چنانچہ ان ایام میں ایک شخص ابو بَرَاء عَامِری جو وسط عرب کے قبائل بنو عامر کا ایک رئیس تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا، پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ بڑی نرمی سے آپؐ نے اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ اس نے بھی بظاہر بڑے شوق سے تبلیغ سنی مگر مسلمان نہیں ہوا۔ پھر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ساتھ آپؐ چند اصحاب نجد کی طرف روانہ کریں جو وہاں جا کر اہل نجد میں اسلام کی تبلیغ کریں اور پھر ساتھ یہ بھی کہنے لگا کہ مجھے امید ہے کہ نجدی لوگ آپ کی دعوت کو رد نہیں کریں گے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو اہل نجد پر اعتماد نہیں ہے۔ ابُو بَرَاء کہنے لگا کہ آپؐ ہرگز فکر نہ کریں۔ جو لوگ میرے ساتھ جائیں گے مَیں ان کی حفاظت کا ضامن ہوں۔ چونکہ ابو بَرَاء ایک قبیلے کا رئیس اور صاحب اثر آدمی تھا آپؐ نے اس کے اطمینان دلانے پر یقین کر لیا اور صحابہ کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ فرما دی۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ یہ تاریخ کی روایت ہے لیکن بخاری کی روایت میں آتا ہے کہ قبائل رِعۡل اور ذَکۡوَان وغیرہ جو مشہور قبیلہ بنو سُلَیۡم کی شاخ تھے ان کے چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کر کے درخواست کی کہ ہماری قوم میں سے جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں ان کے خلاف ہماری امداد کریں۔ یہ تشریح نہیں تھی کہ کس قسم کی امداد ہے آیا فوجی ہے یا تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے درخواست کی کہ چند آدمی اس کے لئے روانہ کئے جائیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دستہ روانہ فرمایا جس کا ذکر ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے بئرمعونہ کی تفصیلات میں بخاری کی روایات میں بھی کچھ خلط واقع ہو گیا۔ دو واقعات کی کچھ روایتیں آپس میں اکٹھی مل گئی ہیں۔ اس لئے تاریخ سے اور بخاری کی روایات سے صحیح طرح پتہ نہیں لگتا کہ حقیقت کیا ہے؟ جس کی وجہ سے حقیقت پوری طرح متعین نہیں ہو سکتی؟ لیکن بہرحال انہوں نے اس کا حل بھی نکالا ہے فرماتے ہیں کہ بہرحال اس قدر یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر قبائل رِعۡل اور ذَکۡوَان وغیرہ کے لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ چند صحابہ ان کے ساتھ بھجوائے جائیں۔ آپؓ نے یہ لکھا ہے کہ اگر ایک دو روایتیں مختلف ہیں اور اگر ان کی آپس میں مطابقت کرنی ہے کہ ایک دوسرے سے ان کا کیا تعلق ہے یا کس طرح اس کی تطبیق کی جا سکتی ہے تو فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں کی مطابقت کی یہ صورت اس طرح ہو سکتی ہے کہ رِعل اور ذکوان کے لوگوں کے ساتھ ابو بَرَاء عَامِری رئیس قبیلہ عَامِر بھی آیا ہو۔ اس نے ان کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کی ہو۔ چنانچہ تاریخی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مجھے اہل نجد کی طرف سے اطمینان نہیں ہے اور پھر اس کا یہ جواب دینا کہ آپؐ کوئی فکر نہ کریں۔ مَیں اس کا ضامن ہوتا ہوں کہ آپؐ کے صحابہ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ابو بَرَاء کے ساتھ رِعل اور ذکوان کے لوگ بھی آئے تھے جن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فکر مند تھے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں مُنۡذِر بن عَمرو انصاری کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی۔ یہ لوگ عموماً انصار میں سے تھے، تعداد میں ستر تھے۔ قریباً سارے کے سارے قاری اور قرآن خواں تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنوئیں کی وجہ سے بئرمعونہ کے نام سے مشہور تھا تو ان میں سے ایک شخص حَرَام بن مِلۡحَان جو انس بن مالکؓ کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس اور ابو بَرَاء عامری جس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کے بھتیجے عامر بن طُفَیل کے پاس گئے اور باقی صحابہ پیچھے رہے۔ جب حَرَام بن مِلۡحَان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے طور پر عامر بن طُفَیل اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر آؤ بھگت کی لیکن پھر جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگ گئے تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے حملہ کر کے ان کو نیزہ مار کر وہیں شہید کر دیا۔ اس وقت حَرَام بن مِلۡحَان کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ! فُزۡتُ وَرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ۔ یعنی اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچا۔ عَمرو بن طُفَیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد اپنے قبیلہ بنو عامر کے لوگوں کو اکسایا کہ وہ مسلمانوں کی بقیہ جماعت پر حملہ آور ہو جائیں مگر انہوں نے جیسا کہ ذکر ہوا اس کا انکار کیا لیکن جو زائد بات ہے اور یہاں ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ ہم ابو بَرَاء کی ذمہ داری کے ہوتے ہوئے مسلمانوں پہ حملہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ ابو بَرَاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں ان کا ضامن ہوں۔ تو اس قبیلے نے کہا کہ جب وہ ضامن ہو گیا تو ہم حملہ نہیں کریں گے۔

اس پر عَامِر نے سُلَیۡم میں سے بنو رِعۡل اور ذَکۡوَان اور عُصَیَّہ وغیرہ کو جو دوسرا قبیلہ تھا اور جو بخاری کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے، اپنے ساتھ لیا اور یہ سب لوگ مسلمانوں کی اس قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ آور ہو گئے۔ مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان سے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی تعرض نہیں۔ ہم لڑنے تو آئے نہیں ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک کام کے لئے آئے ہیں اور تم سے بالکل لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور سب کو شہید کر دیا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 517 تا 519)

تاریخ میں آتا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے بئرمعونہ کے شہداء کے بارے میں خبر دی تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنۡذِر بن عَمرو کے بارے میں فرمایا جن صحابی کا ذکر ہو رہا ہے کہ اَعۡنَقَ لِیَمُوۡتَ یعنی حضرت مُنۡذِر بن عَمرو نے یہ جانتے ہوئے کہ اب شہادت ہی مقدر ہے اپنے ساتھیوں کی طرح اسی جگہ لڑتے ہوئے شہادت کو قبول کر لیا اس وجہ سے آپ مُعۡنِقۡ لِیَمُوۡتَ یا مُعۡنِقُ لِلۡمَوۡتِ کے لقب سے مشہور تھے۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 258 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 40 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) حضرت مُنۡذِر بن عَمرو سے ان لوگوں نے کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے لیکن حضرت مُنۡذِر نے ان کی امان لینے سے انکار کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ جلد 5 صفحہ 258-259۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اَبُو اُسَیۡد کے ہاں ان کے بیٹے مُنۡذِر بن اَبِی اُسَیۡد پیدا ہوئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اپنی ران پر بٹھا لیا۔ اس وقت حضرت اَبُو اُسَیۡد بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے۔ حضرت اَبُو اُسَیۡد نے اشارہ کیا تو لوگ مُنۡذِر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھا کر لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام سے فراغت ہوئی تو دریافت فرمایا کہ بچہ کہاں گیا؟ حضرت اَبُو اُسَیۡد نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو گھر بھیج دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ہے؟ اَبُو اُسَیۡد نے عرض کیا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس کا نام مُنۡذِر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اس بچے کا نام مُنۡذِر رکھا۔ یہ وہ مُنۡذِر نہیں ہے جن کا ذکر ہو رہا ہے۔ شارحین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بچے کا نام مُنۡذِر رکھنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حضرت ابو اُسید کے چچا کا نام مُنۡذِر بن عَمرو تھا، وہی صحابی جن کا ذکر ہوا جو بئرمعونہ میں شہید ہوئے۔ ابو اُسید کے چچا کا نام تھا مُنۡذِر بن عَمرو۔ یہ ابو اُسید کے چچا تھے جو بئرمعونہ میں شہید ہوئے تھے۔ پس یہ نام تفاؤل کی وجہ سے رکھا گیا تھا کہ یہ بھی ان کے اچھے جانشین ثابت ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب تحویل الاسم الی اسم احسن منہ حدیث 6191) (فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب المغازی جلد 7 صفحہ 452 مطبوعہ دار الریان للتراث القاہرہ 1986ء) یہ بھی وجہ ہو گی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یقیناً اپنے پیاروں کے ناموں کو زندہ رکھنے کے لئے بھی ان کے قریبیوں کے نام ان کے نام پر رکھتے ہوں گے۔

حضرت مَعْبَد بن عَبَّاد ایک صحابی تھے جن کی کنیت ابو حُمَیْضَہ تھی۔ والد تھے عَبَّاد بن قُشَیْر۔ حضرت مَعْبَد بن عَبَّاد کا نام مَعْبَد بن عُبَادَۃ اور مَعْبَد بن عُمَارَہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سالم بن غَنْم بن عوف سے تھا ان کی کنیت ابو حُمَیْضَہ ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کی کنیت ابو خُمَیْصَہ اور ابو عُصَیْمَہ بھی بیان کی گئی ہے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 212-211 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 408، 411 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت عَدِی بن اَبِی زَغْبَاء اَنْصَارِی۔ ان کی ولدیت سِنَان بن سُبَیْع تھی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عَدِی کے والد ابی زَغْبَاء کا نام سِنَان بن سُبَیْع بن ثَعْلَبہ تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ جُهَیْنَہ سے تھا۔ غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 11 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 377 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حضرت بَسْبَس بن عَمْرو کے ساتھ معلومات لانے کی غرض سے غزوۂ بدر کے موقع پر ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا تھا۔ یہ خبر لینے گئے یہاں تک چلتے گئے کہ سمندر کے ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ حضرت بَسْبَس بن عَمْرو اور حضرت عَدِی بن ابی زَغْبَاء نے بدر کے مقام پر ایک ٹیلے کے پاس اپنے اونٹ بٹھائے جو ایک گھاٹ کے قریب تھا۔ پھر انہوں نے اپنی مشکیں لیں اور گھاٹ پر پانی لینے آئے۔ ایک شخص مَجْدِی بن عَمْرو جُهَنِی گھاٹ کے پاس کھڑا تھا۔ ان دونوں اصحاب نے دو عورتوں سے سنا کہ ایک عورت نے دوسری سے کہا کہ کل یا پرسوں قافلہ آئے گا تو میں ان کی مزدوری کر کے تیرا قرض اتار دوں گی۔ اب یہ باتیں دو عورتیں کر رہی ہیں لیکن اس میں معلومات تھیں۔ مجدی نے کہا تُو ٹھیک کہتی ہے۔ پھر وہ ان دو عورتوں کے پاس سے چلا گیا، وہاں سے ہٹ کے چلا گیا۔ حضرت عَدِی اور حضرت بَسْبَس نے یہ باتیں سنیں۔ یہ دونوں جب گئے تو ان دونوں نے عورتوں کی یہ باتیں سن لی تھیں انہوں نے آ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ (کتاب المغازی جلد اوّل صفحہ 40 باب بدر القتال مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1984ء) یعنی کہ یہ بات ہم نے سنی ہے کہ دو عورتیں باتیں کر رہی تھیں کہ ایک قافلہ آئے گا اور یہ کفّار کے قافلے کی خبر تھی تو اس طرح یہ لوگ معلومات پہنچایا کرتے تھے۔ بظاہر دیکھنے میں تو دو عورتیں ہی باتیں کر رہی ہیں لیکن اس کی اہمیت کا ان کو اندازہ نہ تھا اور یہ بڑی اہم خبر تھی، قافلے کی آمد کی اطلاع مل رہی تھی۔ حضرت عَدِی بن ابی زَغْبَاء نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ (اصابہ جلد 4 صفحہ 392-391 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت رَبِیْع بن اِیَاس۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو لَوْذَان سے تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی وَرَقَہ بن اِیَاس اور عَمْرو بن اِیَاس کے ساتھ شامل ہوئے اور غزوۂ احد میں بھی آپ شامل ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 417-416 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (کتاب المغازی جلد اوّل صفحہ 167 باب تسمیۃ من شھد بدرا من قریش والانصار مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1984ء)

پھر ایک صحابی ہیں جن کا نام حضرت عُمَیْر بن عَامِر اَنْصَارِی ہے۔ ان کی کنیت ابوداؤد تھی اور ان کے والد عَامِر بن مالک تھے۔ حضرت عُمَیر کے والد کا نام عَامِر بن مالک تھا۔ آپ کی والدہ کا نام نائلہ بنت ابی عاصم تھا۔ حضرت عُمَیر کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ حضرت عُمَیر اپنی کنیت ابوداؤد سے زیادہ مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 393 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اصابہ جلد 4 صفحہ 598 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت اُمّ عمارہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوداؤد مَازِنی یعنی حضرت عُمَیر اور حضرت سُلَیط بن عَمْرو دونوں بیعت عقبہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلے تو انہیں معلوم ہوا کہ لوگ بیعت کر چکے ہیں۔ اس پر انہوں نے بعد میں حضرت اَسْعَد بن زُرَارَہ کے ذریعہ سے بیعت کی جو عقبہ کی رات نُقَبَاء میں سے تھے۔ (اصابہ جلد 7 صفحہ 99 ابوداؤد الانصاری المازنیؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) ایک نقیب مقرر کئے گئے تھے۔ سردار مقرر کئے گئے تھے۔ ان کے ذریعہ سے پھر انہوں نے بیعت کی۔ ایک روایت کے مطابق غزوۂ بدر میں اَبُو الْبَخْتَرِی کو قتل کرنے والے حضرت عُمَیر بن عَامِر تھے۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 92 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سعد مولیٰ حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ۔ ان کا تعلق بنو کَلْب کے قبیلے سے تھا۔ حضرت سعد بن خَوْلِی حضرت حاطِب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرت سعد بن خَوْلِی کا تعلق قبیلہ بنو کلب سے ہے لیکن ابومعشر کے نزدیک ان کا تعلق قبیلہ بَنُو مَذْحِج سے تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اہل فارس میں سے تھے۔ حضرت سعد بن خَوْلِی، حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ کے پاس غلام ہو کر پہنچے۔ حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ آپ کے ساتھ نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ حضرت سعدؓ حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ کے ساتھ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں آپ کی شہادت ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد کے بیٹے عبداللہ بن سعد کا انصار کے ساتھ وظیفہ مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 428 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 85 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (سیر الصحابہ جلد 4 حصہ 7 صفحہ 318 حضرت سعد بن خولیؓ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت اَبُو سِنَان بن مِحْصَن۔ ان کے والد مِحْصَن بن حُرْثَان تھے۔ ان کی کنیت اَبُو سِنَان تھی۔ ان کا نام وَھْب بن عبداللہ تھا اور عبداللہ بن وھب بھی بیان کیا جاتا ہے اور کنیت تھی اَبُو سِنَان۔ جبکہ صحیح ترین قول کے مطابق جو تاریخ میں ملتا ہے آپ کا نام وَھْب بن مِحْصَن تھا۔ حضرت اَبُو سِنَان بن مِحْصَن حضرت عُکَاشَہ بن مِحْصَن کے بھائی تھے۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 153 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) آپ حضرت عُکَاشَہ بن مِحْصَن سے بڑے تھے۔ اس کے بارے میں بھی یہ روایت ہے کہ حضرت عُکَاشَہ سے تقریباً دو سال بڑے تھے اور مختلف روایتیں بھی ہیں۔ بعض نے دس سال کہا۔ بعض نے بیس سال کہا۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 153 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الروض الانف جلد 4 صفحہ 62 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 69 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)۔ ان کے بیٹے کا نام سِنَان بن اَبُو سِنَان تھا۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں شریک تھے۔ یہ بعض روایات میں ملتا ہے کہ بیعت رضوان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت اَبُو سِنَان بن مِحْصَن اَسَدِی تھے مگر یہ درست نہیں کیونکہ حضرت اَبُو سِنَان محاصرہ بنو قریظہ کے وقت 5 ہجری کو بعمر 40 سال وفات پا چکے تھے اور بیعتِ رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والے ان کے بیٹے حضرت سِنَان بن اَبُو سِنَان تھے۔ حضرت اَبُو سِنَان بن مِحْصَن کی وفات اس وقت ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریظہ کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 69 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت قَیْس بن السَّکَن اَنْصَارِی۔ ان کی کنیت ابوزید تھی۔ حضرت قَیْس کے والد کا نام سکن بن زَعُوْرَاء تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ حضرت قَیْس اپنی کنیت ابوزید سے زیادہ مشہور تھے۔ آپ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور غزوہ خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن مجید جمع کیا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 389 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 406 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (اصابہ جلد 5 صفحہ 362 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے چار اصحاب نے قرآن کریم جمع کیا اور وہ چار اصحاب زید بن ثابت، مُعَاذ بن جبل، اُبَی بن کَعْب اور ابو زَید تھے یعنی قَیْس بن سکن اور ابوزید کے متعلق حضرت انس کہتے ہیں کہ یہ میرے چچا تھے۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب مناقب زید بن ثابتؓ حدیث 3810)

8 ہجری میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوزید اَنْصَارِی اور حضرت عَمْرو بن عاص السَّھْمِی کو جُلَنْدِی کے دو بیٹوں عُبَیْد اور جَیْفَر کے پاس ایک خط دے کر روانہ کیا جس میں ان کو اسلام کی دعوت دی تھی اور دونوں سے فرمایا کہ اگر وہ لوگ حق کی گواہی دیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں تو عَمْرو ان کے امیر ہوں گے اور اَبُو زَید اُن کے امام الصلوٰۃ ہوں گے۔ یعنی کہ ان کی دینی حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں زیادہ اچھی ہو گی یا قرآن کریم کا علم زیادہ تھا۔ فرمایا وہ امام الصلوٰۃ ہوں گے اور ان میں اسلام کی اشاعت کریں گے اور انہیں قرآن اور سنن کی تعلیم دیں گے۔ یہ دونوں عمان گئے اور عُبَیْد اور جَیْفَر سے سمندر کے کنارے صُحَار میں ملے۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط دیا انہوں نے اسلام قبول کیا، دونوں نے اسلام قبول کر لیا پھر انہوں نے وہاں کے عربوں کو اسلام کی دعوت دی وہ بھی اسلام لے آئے۔ اب یہ تبلیغ کے ذریعہ سے اسلام پھیل رہا ہے۔ وہاں کوئی جنگ، قتل و غارت اور تلوار تو نہیں گئی تھی اور بہر حال ان عربوں نے بھی اسلام کو قبول کیا۔ عَمْرو اور ابوزید عمان ہی میں رہے یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ بعض کے نزدیک ابوزید اس سے پہلے مدینہ آ گئے تھے۔ (فتوح البلدان صفحہ 53 ''عمان'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2000ء) حضرت قَیْس کی شہادت یومِ جِسْر کے موقع پر ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 389 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ایرانیوں کے ساتھ جنگ میں دریائے فرات پر جو پل تیار

کیا گیا تھا اسی مناسبت سے اس معرکے کو یوم جِسْر کہا جاتا ہے۔ (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 162-163 ’’جسر‘‘ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے اَبُو الْیَسَر کَعْب بن عَمْرو۔ ان کی کنیت اَبُو الْیَسَر تھی اور اَبُو الْیَسَر کا تعلق قبیلہ بنوسلمہ سے تھا۔ والد ان کے عَمْرو بن عَبَّاد تھے۔ والدہ کا نام نَسِیْبَہ بنتِ اَزْہَر تھا وہ قبیلہ سَلِمَہ سے ہی تھیں۔ آپ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے اور غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی۔ غزوۂ بدر کے روز آپ نے حضرت عباس کو گرفتار کیا تھا۔ آپ ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں مشرکین کا جھنڈا ابو عَزِیْز بِن عُمَیْر کے ہاتھ سے چھین لیا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیگر غزوات میں بھی شامل رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنگ صِفِّین میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 326-327 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عباس کو غزوہ بدر میں قیدی بنانے والے حضرت عُبَیْد بِن اَوْس تھے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 528-529 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

بہرحال حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، حضرت ابن عباس یہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز جس شخص نے حضرت عباس کو گرفتار کیا تھا اس کا نام اَبُو الْیَسَر تھا۔ اَبُو الْیَسَر اس وقت دبلے پتلے آدمی تھے۔ غزوۂ بدر کے وقت آپ بیس برس کے جواں سال تھے جبکہ حضرت عباس بھاری بھرکم جسم کے مالک تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبُو الْیَسَر سے دریافت کیا کہ تم نے عباس کو کس طرح اسیر کرلیا، کس طرح قیدی بنالیا؟ تم تو بالکل دبلے پتلے اور وہ بڑے لمبے چوڑے قد کے ہیں اور جسیم ہیں جس پر انہوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص نے میری مدد کی تھی جس کو مَیں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی بعد میں دیکھا ہے اور اس کا حلیہ ایسا ایسا تھا۔ اس کا حلیہ بیان کیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔ یقیناً اس میں تیری ایک معزز فرشتے نے مدد کی ہے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 8 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دشمن کو قتل کیا اس کے لئے فلاں فلاں کچھ ہوگا۔ پس مسلمانوں نے ستر مشرکین کو قتل کیا اور ستر مشرکین کو قید بھی کیا۔ حضرت اَبُو الْیَسَر دو اسیروں کو لائے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی قتل کرے گا اس کے لئے فلاں فلاں کچھ ہوگا اور اسی طرح جو کوئی اسیر بنائے گا اس کے لئے فلاں فلاں ہو گا۔ میں دو قیدی لے کر آیا ہوں۔ (المصنف لعبد الرزاق جلد 5 صفحہ 239 کتاب الجہاد باب ذکر الخمس ... الخ حدیث 9483 المکتب الاسلامی 1983ء) ایک روایت کے مطابق غزوہ بدر میں ابُو البَخْتَرِی کو قتل کرنے والے حضرت اَبُو الْیَسَر تھے۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 92 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت سَلَامَۃ بنت مَعْقَل بیان کرتی ہیں کہ میں حُبَاب بن عَمْرو کی غلامی میں تھی اور ان سے میرے ہاں ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا۔ ان کی وفات پر ان کی بیوی نے مجھے بتایا کہ اب تمہیں حُبَاب کے قرضوں کے بدلے بیچ دیا جائے گا۔ تمہاری حیثیت لونڈی کی تھی اس لئے تم بیچ دی جاؤ گی۔ کہتی ہیں کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ساری صورتحال بتائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ حُبَاب بن عَمْرو کے ترکے کا ذمہ دار کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ ان کے بھائی اَبُو الْیَسَر ان کے ذمہ دار ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ اسے مت بیچنا۔ یہ لونڈی ہے۔ اسے مت بیچنا بلکہ اسے آزاد کردو۔ اور جب تمہیں پتہ لگے کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو تم میرے پاس آ جانا۔ میں اس کے عوض میں تمہیں دوسرا غلام دے دوں گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 726 حدیث 27569 مسند سلامہ بنت معقل مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کردیا اور اُن کو ایک غلام مہیا فرمادیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیین میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ عُبَادَۃ بن ولید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اَبُو الْیَسَر کو ملے۔ اس وقت ان کے ساتھ ایک غلام بھی تھا اور ہم نے دیکھا کہ ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے بدن پر تھی اور اسی طرح ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے غلام کے بدن پر تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ چچا تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اپنے غلام کی دھاری دار چادر خود لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے یا اس کی یمنی چادر خود لے لیتے اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیتے تاکہ تم دونوں کے بدن پر ایک ایک طرح کا جوڑا ہو جاتا۔ حضرت اَبُو الْیَسَر نے میرے سر پر، روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا کی اور پھر مجھے کہنے لگے کہ بھتیجے میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے ان کانوں نے سنا ہے اور میرے اس دل نے اسے اپنے اندر جگہ دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ پس میں اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا کے اموال میں سے اپنے غلام کو برابر کا حصہ دے دوں بہ نسبت اس کے کہ قیامت کے دن میرے ثواب میں کوئی کمی آوے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 383)

تو یہ تھے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو اس باریکی سے دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتے تھے بلکہ اس کے بھوکے تھے۔

حضرت اَبُو الْیَسَر روایت کرتے ہیں کہ بنو حرام کے فلاں بن فلاں کے ذمہ میرا مال تھا۔ میں نے کچھ پیسے اسے دئے تھے۔ اس نے مجھے قرض دینا تھا۔ اس کے ذمہ قرضہ تھا۔ میں اس کے ہاں گیا۔ میں نے سلام کیا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ یہاں گھر میں ہے؟ گھر سے جواب ملا کہ نہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر اس کا بیٹا جو بلوغت کے قریب تھا۔ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ وہ بیٹا میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ اس نے آپ کی آواز سنی اور میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا، وہ آپ کی آواز سن کر پلنگ کے پیچھے چھپ گیا۔ تو میں نے کہا میرے پاس باہر آؤ۔ پھر میں نے آواز دی کیونکہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تو کہاں ہے، اس گھر والے مقروض کو کہا کہ باہر آ جاؤ مجھے پتہ ہے تم کہاں ہو۔ اَبُو الْیَسَر کہتے ہیں کہ چنانچہ وہ باہر آیا۔ میں نے کہا کہ تم کیوں مجھ سے چھپے تھے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں تمہیں بتاتا ہوں اور تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اللہ کی قَسم! میں ڈرا کہ تمہیں بتاؤں اور تم سے جھوٹ بولوں اور تم سے وعدہ کروں اور پھر وعدہ خلافی کروں کہ پھر مَیں آؤں، جھوٹ بول کے کہوں کہ اچھا میں فلاں دن تمہاری یا فلاں وقت تمہاری رقم دے دوں گا لیکن وعدہ پورا نہ کرسکوں اور جھوٹ بولوں۔ پھر کہنے لگا کہ آپؓ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور اللہ کی قسم میں محتاج ہوں۔ اَبُو الْیَسَر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم؟ یعنی سوال کیا اس سے کہ تم اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہو حقیقی طور پر؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ میں نے کہا اللہ کی قسم؟ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ کی قسم کھا کر مجھے یہ بات کہہ رہے ہو کہ تم محتاج ہو؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ میں نے پھر کہا، تیسری دفعہ کہ اللہ کی قسم؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ کہتے ہیں کہ حضرت اَبُو الْیَسَر اس وقت اپنی تحریر لے کر آئے اور اپنے ہاتھ سے اسے مٹا دیا جو لکھی ہوئی تھی۔ قرضہ واپس دینے کی تحریر تھی اسے مٹا دیا اور کہا کہ اگر تمہیں ادائیگی کی توفیق ملے تو مجھے ادا کر دینا ورنہ تم آزاد ہو۔ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں میری ان دو آنکھوں کی بصارت یعنی اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دو کانوں کی شنوائی اور میرے دل نے اس بات کو یاد رکھا ہے اور انہوں نے دل کی جگہ کی طرف اشارہ کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، جب یہ تحریر مٹائی اور آزاد کیا تو کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں اپنی آنکھوں سے، اپنے کانوں سے، اپنے دل سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور آپؐ فرما رہے تھے کہ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا تمام مالی بوجھ اتار دیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر حدیث 7512) تو میں نے تمہارا بوجھ اتار دیا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سائے کی تلاش ہے۔ یہ ایک اور مثال ہے اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی۔ خواہش تھی تو بس یہی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو نہ کہ دنیاوی منفعت۔

حضرت اَبُو الْیَسَر کَعْب بن عَمْرو احادیث کے بیان کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ایک مرتبہ عبادۃ بن ولید سے دو حدیثیں بیان کیں اور حالت یہ تھی کہ آنکھ اور کان پر انگلی رکھ کر کہتے کہ ان آنکھوں نے یہ واقعہ دیکھا اور ان کانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے سنا۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر حدیث 7512، 7513)

حضرت اَبُو الْیَسَر کے ایک بیٹے کا نام عُمَیْر تھا جو اُمِّ عَمْرو کے بطن سے تھے۔ حضرت اُمّ عَمْرو حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے یزید بن ابی یسر تھے جو کہ لبابۃ بنت حارث کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ایک بیٹے کا نام حبیب تھا جن کی والدہ اُمّ ولد تھیں۔ ایک بیٹی عائشہ تھیں جن کی والدہ کا نام اُمُّ الرَّبَاع تھا آپ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر بیس برس تھی۔ آپ کی وفات حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں پچپن ہجری میں ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 436 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔

بقیہ: حضورِانور کی مصروفیات۔۔۔ ازصفحہ نمبر1

خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

❁۔۔۔09/فروری بروز ہفتہ: آج نمازِ ظہر سے قبل دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ Niedersachsen ریجن مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ایک وفد نے حضورانور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ تقریباً پچاس منٹ تک جاری رہنے والی اس ملاقات کے دوران حضورِانور نے ان کے ملکی اور جماعتی حالات کے مطابق زرّیں نصائح سے ان کی رہنمائی فرمائی نیز وفد کے شاملین کے متعدد سوالات کے بصیرت افروز جوابات عطا فرمائے۔ ملاقات کے آخر میں شاملینِ وفد نے اپنے آقا کے ہمراہ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

☆ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 2 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ نیز تمام فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

1۔ عزیزہ مدیحہ خلعت بنت مکرم طاہر احمد صاحب (کراچی) ہمراہ مکرم وحید کامران صاحب (مربی سلسلہ۔ رحیم یار خان) ابن مکرم سعید احمد صاحب (کنری، ضلع عمرکوٹ پاکستان)۔ 2۔ عزیزہ ثنیہ احمد اٹھوال بنت مکرم غلام احمد اٹھوال صاحب (سٹن) ہمراہ ڈاکٹر عمر ناصر مجوکہ صاحب ابن مکرم ناصر احمد مجوکہ صاحب (سکنتھورپ)

❁۔۔۔10/فروری بروز اتوار: آج نمازِ ظہر سے قبل دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی نیشنل عاملہ، قائدین مجالس و ریجنل قائدین پر مشتمل ایک وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ تقریبا ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں حضورِانور نے ان کے ملکی اور جماعتی حالات کے مطابق زرّیں نصائح سے ان کی رہنمائی فرمائی نیز ان کے سوالات کے بصیرت افروز جوابات عطا فرمائے۔ ملاقات کے آخر میں شاملینِ وفد نے اپنے آقا کے ہمراہ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

☆ آج نمازِ ظہر سے قبل حضورِانور نے مکرم محمد اعجاز صاحب (سٹن۔ یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ حضورِانور نے اس حاضر جنازہ کے ساتھ 6 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

ملاقات حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ 2/فروری تا 10 فروری کے دوران حضورِانور نے چھ روز دفتری جبکہ آٹھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے صدور اور نیشنل عاملہ کے ممبران اور دیگر احباب نے حضورِانور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس عرصہ کے دوران 157/فیملیز اور 74/احباب نے انفرادی طور پر حضورِانور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 15/ممالک سے تھا جن میں گوادے لوپ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، گھانا، ملائشیا، گیمبیا، فِن لینڈ، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، فرانس، ناروے، پاکستان، یوکے اور ایک عرب ملک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ
وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

بقیہ: تعارف کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔از صفحہ 21

سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ خصوصاً احمدی ماؤں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی بچیوں میں پردے کا احساس پیدا کریں نیز بتایا گیا ہے کہ احمدی بچی کی آزادی کی حدود اور پردہ کا معیار کیا ہونا چاہئے۔ عمومی طور پر احمدی خواتین کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ پردہ کے معاملے میں احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی بجائے جرأت اور دعاؤں سے کام لیں۔ حضورانور کی طرف سے نَومبائع احمدی خواتین سے بھی عمدہ نمونے قائم کرنے کی توقع کی گئی ہے۔ یہ نصیحت کی گئی ہے کہ تعلیمی اداروں میں پردہ کا معیار قائم رکھیں نیز ملازمت کی راہ میں پردہ روک نہیں ہے۔ آخر میں حضورانور کی یہ نصیحت شامل اشاعت ہے کہ اسلامی پردہ اسلام کی تبلیغ کے لئے بہترین عملی نمونہ ہونا چاہئے۔ کتاب کے آٹھویں باب میں واقفاتِ نَو کے لئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی ارشادات شامل اشاعت ہیں۔ اس حوالہ سے واقفاتِ نَو کی ماؤں کو اچھا نمونہ دکھانے کی نصیحت کی گئی ہے اور مربیان اور اُن کی بیویوں کے لئے پردہ کرنے کی خاص ہدایت کے علاوہ لجنہ عہدیداران کو بھی نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنا عمدہ نمونہ دیگر ممبراتِ لجنہ کے لئے قائم کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدّد مواقع پر احمدی خواتین کے پردہ کے حوالہ سے قابل تقلید نمونوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن چند خواتین کے انفرادی مثالی نمونے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف خطابات میں بیان فرمائے ہیں اُن میں حضورانور ایدہ اللہ کی والدہ محترمہ حضرت سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترمہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب)، حضرت صاحبزادی امتہ القیوم بیگم صاحبہ (اہلیہ محترمہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب)، محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ (واقف زندگی)، مکرمہ ناصرہ سلیمہ رضا صاحبہ (افریقن امریکن احمدی)، مکرمہ تانیہ خان صاحبہ (لبنانی نژاد کینیڈین نَو احمدی)، محترمہ فاہمی صاحبہ (مراکش کی نَو احمدی)، محترمہ الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ (1974ء میں احمدیت قبول کرنے والی امریکن احمدی)، محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (واقف زندگی) اور مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ (سابق صدر لجنہ کراچی) شامل ہیں۔ اسی باب میں حضورانور کے وہ ارشادات بھی شامل ہیں جن میں مختلف ممالک میں آباد احمدی خواتین اور بچیوں کی طرف سے پردے کی پابندی کرنے اور پردہ کے اسلامی حکم پر جرأت کے ساتھ لبّیک کہنے کے قابل فخر عمل کو حضورانور نے سراہا ہے۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ وہ تأثرات بھی اس باب میں شامل ہیں جن میں غیر از جماعت مہمان خواتین کی طرف سے احمدی عورتوں کے پردے میں رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے سے متعلق کلماتِ تحسین پیش کئے تھے۔

اس نہایت مفید کتاب کا اختتام حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احمدی خواتین سے ارشاد فرمودہ ایک اہم خطاب کے اقتباس پر کیا گیا ہے جس میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃالحدید کی آیات 21 و 22 (جن میں قرآنی حکم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جنت کی ضمانت دی گئی ہے) کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں مختلف طریقوں سے، مختلف پیرایوں سے توجہ دلائی ہے کہ اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھو اور میری طرف آؤ۔ اور اس زمانے میں اس مقصد کی طرف ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔ پس ہم پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں مسیح محمدیؐ کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہوں کو پانے کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر غور کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔"

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ یوکے 30/جولائی 2005ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 11/مئی 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا کی انمول نصائح وارشادات کو مشعلِ راہ بنانے اور اُن پر کماحقّہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مینجمنٹ بورڈ ایم ٹی اے انٹرنیشنل

مکرم منیر الدین شمس صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل اطلاع دیتے ہیں کہ بعض تبدیلیوں کے بعد ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا مینجمنٹ بورڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شعبہ	نام
1	مینیجنگ ڈائریکٹر	خاکسار منیر الدین شمس
2	نائب مینیجنگ ڈائریکٹر	مرزا محمود احمد
3	ڈائریکٹر فنانس	مرزا محمود احمد
4	ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز	مبارک احمد ظفر
5	ڈائریکٹر آئی ٹی	عادل منصور احمد
6	ڈائریکٹر لیگل افیئرز	شجر احمد فاروقی
7	ڈائریکٹر سیٹلائیٹ	سیّد نصیر احمد شاہ
8	ڈائریکٹر پروڈکشن	منیر عودہ
9	ڈائریکٹر شیڈولنگ	ظہیر احمد خان
10	ڈائریکٹر پروگرامز	آصف محمود باسط
11	ڈائریکٹر سوشل میڈیا	ایڈم واکر (Adam Walker)
12	ڈائریکٹر ٹرانسلیشن	عطاء المجیب راشد
13	ڈائریکٹر ایم ٹی اے افریقہ	عمر سفیر
14	ڈائریکٹر مسرور ٹیلی پورٹ	چوہدری منیر احمد
15	ڈائریکٹر لائبریری	اشفاق احمد ملک
16	ڈائریکٹر نیوز	عابد وحید احمد خان
17	ڈائریکٹر ٹرانسمشن	سیّد عقیل شاہد
18	ڈائریکٹر ایم ٹی اے 3 العربیہ	عطاء المومن زاہد
19	بورڈ سیکرٹری	مزمل احمد ڈوگر
20	بورڈ ممبر	مرزا ناصر انعام
21	بورڈ ممبر	جونتھن بٹروَرتھ (Jonathan Butterworth)
22	بورڈ ممبر	افتخار احمد ایاز
23	بورڈ ممبر	ندیم کرامت

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

☆...آپ کا ٹارگٹ یہ ہونا چاہئے کہ ہر ناصر باقاعدہ ہر ہفتہ خطبہ سنے۔☆...میں نے مجلس انصاراللہ یوکے کے اجتماع کے موقع پر جو خطاب کیا تھا اسے سنیں اور اس کا انگریزی ترجمہ کر کے ہر انصار ممبر تک پہنچائیں۔☆...نومبائعین کو نماز آنی چاہئے، انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور مقاصد کا علم ہونا چاہئے۔☆...نماز باجماعت سب سے اہم چیز ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ پنجوقتہ نمازیں پڑھے۔(مجلس انصاراللہ یو ایس اے کی نیشنل عاملہ کو حضورِ انور کی نصائح)

☆...زیادہ محنت کریں۔ اگر آپ محنت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا صلہ بھی دیتا ہے۔☆...ہر ایک انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی بھی انسان کامل نہیں ہوتا، نہ خاوند نہ بیوی، نہ لڑکا نہ لڑکی۔ اس لئے اگر ایک دوسرے کی کمیاں دیکھو تو اپنی زبان اور آنکھیں بند کر لیا کرو۔ اس سے بڑی آرام سے زندگی گزرے گی۔(امریکہ کے واقفاتِ نَو اور واقفینِ نَو کو حضورِ انور کی نصائح)

فیملی ملاقاتیں، مجلس انصاراللہ یو ایس اے کی نیشنل عاملہ کی حضورِ انور سے ملاقات، واقفاتِ نَو اور واقفینِ نَو کی کلاسیں

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

30/ اکتوبر 2018ء بروز منگل

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

مسجد بیت الرحمٰن سے قریباً پچاس میل کے فاصلہ پر مجلس انصاراللہ یو ایس اے کے تحت Japa کے علاقے میں ایک دریا کے کنارے ایک ہاؤسنگ سکیم پر کام ہو رہا ہے، جہاں تمام گھر احمدی احباب کے ہوں گے۔ یہاں 48 گھروں کی تعمیر کا منصوبہ ہے اور ایک کمیونٹی سینٹر، مسجد بھی ہے۔

آج پروگرام کے مطابق اس جگہ کے وزٹ کا پروگرام تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے نو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Japa کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے دس بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔

اس وقت یہاں 14 گھر تعمیر ہو چکے ہیں۔ ایک بلاک میں چار گھر ہیں اور دو بلاک میں پانچ پانچ گھر ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان گھروں کی تعمیر کا معائنہ فرمایا اور اس ہاؤسنگ کے منصوبہ اور پلاننگ کا جائزہ لیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہِ شفقت اعجاز احمد خان صاحب کے گھر کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں مکرم عطاء الکریم چوہدری صاحب ریجنل ناظم اعلیٰ انصاراللہ نارتھ ویسٹ ریجن کے گھر کا بھی حضورِ انور نے وزٹ فرمایا۔ سابق صدر بالٹی مور جماعت ڈاکٹر امین بیگ صاحب کے گھر بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔

بعد ازاں مکرم عبدالرفیق جدران صاحب کے گھر بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔ رفیق جدران صاحب مجلس نصرت جہاں کے تحت گھانا میں قریباً 14 سال مختلف احمدیہ ہائی سکولز کے پرنسپل رہے ہیں۔

یہاں پہلے بلاک میں ایک گھر مرکزی گیسٹ ہاؤس کے طور پر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس گیسٹ ہاؤس کا بھی تفصیلی معائنہ فرمایا اور اندرونی پارٹیشن کے حوالہ سے بعض ہدایات بھی دیں۔

بعد ازاں مجلس انصاراللہ کے ان ممبران نے جو اس وقت موجود تھے، حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے یہاں سے واپسی کے لئے روانگی ہوئی اور ساڑھے بارہ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقات

آج صبح کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 294 افراد نے اور 76 احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والے احباب امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔ واشنگٹن کی مختلف جماعتوں اور پاکستان سے آنے والے احباب کے علاوہ سنٹرل ورجینیا، نارتھ ورجینیا، Oshkosh، فلاڈلفیا، Richmond، Research Triangle، روچیسٹر، ساؤتھ ورجینیا اور Tulsa کی جماعتوں سے احباب ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ جو فیملیز سب سے لمبا فاصلہ بذریعہ سڑک طے کر کے آئیں وہ 1200 میل کا فاصلہ قریباً انیس گھنٹوں میں طے کر کے پہنچی تھیں۔

سیّد داؤد احمد صاحب جن کا تعلق سینٹرل ورجینیا کی جماعت سے ہے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضورِ انور سے زندگی کی پہلی ملاقات ہماری زندگی کا ایک سنہری لمحہ تھا۔ حضورِ انور سے ملاقات کا شرف نصیب ہونا میرے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر تھی۔ یہ دن ہمارے لئے بہت برکتوں والا دن ہے۔

ایک دوست ملک فاروق منیر صاحب ملاقات کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جونہی حضورِ انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو یوں محسوس ہوا کہ حضورِ انور کے بابرکت وجود سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔ میں آج اپنے آپ کو بہت ہی خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ آج مجھے مدتوں بعد امام الزمان کے خلیفہ کا دیدار اور شرف ملاقات نصیب ہو گیا۔

عطاء الفہیم صاحب جو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے اٹلانٹا جارجیا سے بڑا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ جب میں ملاقات کے لئے دفتر داخل ہوا تو حضورِ انور کے چہرہ مبارک پر اتنا نور تھا کہ میں حضورِ انور کی جانب زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکا۔

مکرم عمر خلیل صاحب جو جماعت رچمنڈ، ورجینیا سے ملاقات کے لئے آئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ آج میری حضورِ انور سے پہلی ملاقات تھی، میں اپنی خوشی کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے حضورِ انور سے انگوٹھی کی درخواست کی تو حضورِ انور نے میری انگوٹھی لے کر اُسی کو بابرکت کر کے مجھے واپس لوٹا دیا۔

مکرم علی چوہدری صاحب جو میری لینڈ میں رہتے ہیں ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب حضورِ انور کے دفتر میں داخل ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے وقت رُک گیا ہے اور آپ ایک نئی روحانی دنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔ دربارِ خلافت کی روحانی روشنی اور نورانی مناظر بیان سے باہر ہے۔ حضورِ انور جماعت کے ہر فرد کی فکر رکھتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی آپ کی نظر ہوتی ہے۔ دوران ملاقات آقا نے میری اور میری اہلیہ کی نوکری کے متعلق بھی دریافت فرمایا۔

داؤد احمد صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ ملاقات کے لئے آئے تھے، آپ بتاتے ہیں کہ ہم اٹھارہ سالوں سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ لیکن یہ حضورِ انور سے ہماری پہلی ملاقات تھی۔ ہم نے حضورِ انور سے دعا کی درخواست کی۔ ان کی بیٹی نے بتایا کہ حضورِ انور کے چہرہ مبارک پر نور ہی نور تھا۔ یہ ملاقات بہت ہی سحر انگیز اور خوبصورت تھی۔ حضورِ انور ہم سے اتنے پیار سے ملے کہ اس ملاقات اور اپنے آقا کی محبت کا نقشہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ کے لئے نقش ہو گیا ہے۔

ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ اس کے بعد حضورِ انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقات نیشنل عاملہ

مجلس انصاراللہ یو ایس اے

پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ، یو۔ ایس۔ اے کی حضورانور کیساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ میٹنگ کے آغاز میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

☆ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے قائد عمومی سے استفسار فرمایا کہ کُل کتنی مجالس ہیں اور کیا سب کی رپورٹس آتی ہیں اور آپ مرکز رپورٹ بھجواتے ہیں؟

اس پر قائد عمومی نے عرض کیا کہ امریکہ میں انصاراللہ کی کُل 73 مجالس ہیں جنہیں 13 ریجنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تمام مجالس کی طرف سے رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اور باقاعدگی کیساتھ ہر ماہ رپورٹ مرکز بھی بھجواتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صرف رپورٹس موصول کرتے ہیں خواہ کام ہوا ہو یا نہ ہوا ہو؟

اس پر قائد عمومی صاحب نے عرض کیا کہ تمام مجالس میں مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوتا ہے اور اس کا ذکر مجالس کی رپورٹ میں ہوتا ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر قائد تعلیم القرآن نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ہمارا ہدف ہے کہ سو فیصد انصاراللہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ اس وقت رپورٹس کے مطابق 62 فیصد انصار روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ وقفِ عارضی بھی آپ کے شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ کتنے انصار نے وقفِ عارضی کی ہے؟

اس پر قائد تعلیم القرآن صاحب نے عرض کیا کہ گزشتہ سال کُل 52 انصار نے وقفِ عارضی کی تھی جبکہ موجودہ سال کے اعداد وشمار اس وقت ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ اس طرف بھی توجہ دیں اور وقفِ عارضی کرنے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ یہ بھی آپ کے شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

☆ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تعلیم سے استفسار فرمایا کہ ان کا دورانِ سال کا تعلیم کے حوالہ سے کیا منصوبہ ہے؟ اس پر قائد تعلیم نے عرض کیا کہ ہم نے اس سال کیلئے 'کشتی نوح' اور اس میں مذکورہ قرآنی آیات کو سلیبس میں رکھا تھا۔ پہلے ہم نے یہ کتاب چھ ماہ کیلئے رکھی تھی لیکن حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 'کشتی نوح' کے مطالعہ کے حوالہ سے خطبہ جمعہ کے بعد اس کو چھ مہینے کی بجائے پورے سال کیلئے رکھ لیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر قائد تعلیم نے عرض کیا کہ اس وقت 1542 انصار اس کا مطالعہ کر چکے ہیں جو کہ پچاس فیصد کے قریب بنتا ہے۔ ان انصار نے باقاعدہ اس کا آن لائن امتحان دیا ہے۔

☆ بعد ازاں قائد تربیت نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ اس سال ہمارے دو بڑے ہدف ہیں۔ ایک تو یہ کہ انصار حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنیں اور دوسرا نظامِ وصیت میں شامل ہوں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نماز باجماعت کے قیام پر توجہ کیوں نہیں دے رہے؟ اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔

قائد تربیت نے عرض کیا کہ ہم نے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے اندازہ لگایا تھا کہ کتنے انصار ہیں جو ہر ماہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کم از کم ایک خطبہ سنتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ صرف ایک خطبہ پر کیوں توجہ دے رہے ہیں؟ سارے خطبوں پر کیوں نہیں دے رہے؟ سو فیصد انصار خطبہ سنیں اور ہر خطبہ سنیں۔ آپ کا ٹارگٹ یہ ہونا چاہئے کہ ہر ناصر باقاعدہ ہر ہفتہ خطبہ سنے۔

اس پر صدر مجلس انصاراللہ نے عرض کیا کہ ہم صرف اس بات کا اندازہ لگا رہے تھے کہ کتنے انصار ہیں جو کم از کم ایک خطبہ سُن کر اس کو اپنے گھر والوں کیساتھ ڈسکس کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد تھا کہ لوگ خطبہ جمعہ کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنالیں اور خطبہ کو باقاعدہ اپنی فیملی میں ڈسکس کیا کریں۔

قائد تربیت نے وصیت کے حوالے سے بتایا کہ ہم نے درمیانی مجالس کو تین ممبران کی وصیت اور بڑی مجالس کو پانچ ممبران کی وصیت کا ٹارگٹ دیا ہوا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ایسے انصار جن کی عمریں 65 سال سے زیادہ ہو چکی ہیں انہیں وصیت کے حوالے سے نہ کہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی عمر کے پہلے حصوں میں نظامِ وصیت میں شامل ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ انصار کو قرآن کریم کی آیات، احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے اقتباسات کے ذریعہ پنجوقتہ نماز کے التزام کی طرف متوجہ کریں۔ یہ اقتباسات ہر ناصر تک پہنچیں اور وہ انہیں پڑھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نیشنل لیول پر اور مقامی سطح پر اس بات کو یقینی بنائیں کہ مجلس عاملہ کا ہر ممبر باقاعدہ پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کرتا ہو جن میں سے کم از کم تین نمازیں باجماعت ہوں خاص طور پر فجر، مغرب اور عشاء۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے مجلس انصاراللہ یوکے کے اجتماع کے موقع پر جو خطاب کیا تھا اسے سنیں اور اس کا انگریزی ترجمہ کر کے ہر انصار ممبر تک پہنچائیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر قائد تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ گزشتہ تین سالوں کے 45 نومبائعین ہیں۔ ہم انہیں فری اسلامک آن لائن کورس اور whyahmadi.org کی ویب سائٹ استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نومبائعین کو نماز آنی چاہئے، انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور مقاصد کا علم ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر قائد تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ اس سال کے جو 11 نومبائعین ہیں ان سے بھی ہمارا باقاعدہ رابطہ ہے۔

☆ قائد تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ ان کے دوران سال یہ ہدف تھے کہ انصار حضورانور کا خطبہ باقاعدگی سے سنیں، تبلیغ میں حصہ لیں، گروپ تبلیغ activity کریں اور جلسہ کے موقع پر مہمانوں کو لیکر آئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ ان کے کُل 165 داعیان الی اللہ ہیں اور دوران سال انصاراللہ کے ذریعہ 11 بیعتیں ہوئی ہیں۔

☆ قائد تحریکِ جدید نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ امسال تحریکِ جدید میں 1632 انصار ابھی تک حصہ لے چکے ہیں اور ہمارا ہدف ہے کہ کم از کم نوے فیصد انصار تحریک میں حصہ لیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم ممبرانِ مجلس کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات میں سے اقتباسات اور بزرگان کے واقعات کے ذریعہ تحریک کرتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصاراللہ کو تحریک جدید میں شامل ہونے کی ترغیب دلانے کیلئے اور انہیں motivate کرنے کے لئے مختلف طریقے تلاش کرنے ہوں گے اور کوشش کریں کہ وہ ہر ماہ تحریکِ جدید کا چندہ ادا کریں۔

حضورانور نے فرمایا کہ اگر آپ تمام مجالس میں اپنے ناظمین کو activate کریں تو آپ اپنا ٹارگٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر قائد صاحب وقفِ جدید نے عرض کیا کہ گزشتہ سال 2435 انصار نے وقفِ جدید میں شمولیت اختیار کی تھی اور امسال ابھی تک 1600 انصار شامل ہو چکے ہیں اور ادائیگی کر چکے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک آپ کا پچاس فیصد بھی نہیں ہوا۔ اس پر قائد صاحب وقفِ جدید نے عرض کیا کہ عموماً لوگ آخری دو مہینوں میں ادائیگی کرتے ہیں اس لئے انشاء اللہ تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سو فیصد انصار چندہ وقفِ جدید میں کیوں شامل نہیں ہوئے۔ سو فیصد شامل ہونے چاہئیں۔

☆ قائد ذہانت وصحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ 30 فیصد سے زائد انصار ورزش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک ہیلپ لائن بھی بنائی ہوئی ہے جس کے ذریعہ انصاراللہ کے مسائل وغیرہ سنتے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر آڈیٹر صاحب مجلس انصاراللہ نے عرض کیا کہ وہ لوکل جماعتوں کا دورہ نہیں کرتے بلکہ انہیں لوکل جماعتوں سے سہ ماہی رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر بعض مجالس سے مزید تفصیلات بھی منگوا لیتے ہیں اور باقاعدہ آڈٹ کا کام کرتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آڈیٹر کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ مجالس کا دورہ کر کے وہاں جا کر آڈٹ کرے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تجنید سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی تجنید صحیح ہے۔ اپنی تجنید کو مکمل کرنے کیلئے کیا کر رہے ہیں؟

اس پر قائد صاحب تجنید نے عرض کیا کہ ہمارا ہدف ہے کہ ہمارے پاس 100 فیصد انصار کی تجنید مکمل ہو اور اس کیلئے ہم تجنید drives کا انعقاد کرتے ہیں۔ مجالس کو کہتے ہیں کہ گھر گھر جا کر تجنید مکمل کریں۔ آن لائن بھی انصار کی تجنید اپ ڈیٹ کر رہے ہیں۔ اس طرح تجنید مکمل کر رہے ہیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد ایثار سے استفسار فرمایا کہ** کیا آپ نے 'واٹر فار لائف' یا اس قسم کا کوئی دوسرا پراجیکٹ شروع کیا ہے؟ اس پر قائد ایثار نے عرض کیا کہ دورانِ سال ہم نے پاکستان میں ایک کنواں لگوایا ہے۔ ہمارا دس ہزار ڈالرز کا بجٹ ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنی بڑی مجلس جس میں کافی مخیر لوگ بھی ہیں اس کیلئے صرف ایک کنواں کافی نہیں ہے۔ آپ کو چاہئے کہ کوئی بڑا پراجیکٹ لیں۔ ایک کنویں کا خرچ تو صرف ایک آدمی ادا کر دیتا ہے۔

قائد ایثار نے عرض کیا کہ اس سال ہمارا منصوبہ تھا کہ ہم بوڑھے اور بیمار لوگوں سے ملیں۔ اس کے علاوہ جو ممبران فعال نہیں ہیں ان کے ساتھ بھی رابطے کئے جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: انصاراللہ یو۔ایس۔اے افریقہ میں ماڈل ولیج کے اخراجات برداشت کرے۔ انصاراللہ یوکے پانچ لاکھ پاؤنڈز کے اخراجات سے بورکینافاسو میں ایک آئی ہسپتال بنا رہے ہیں۔ اس لئے کوئی بڑا منصوبہ رکھیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر قائد اشاعت نے عرض کیا کہ ان کے تین periodicals ہیں جس میں ایک bi-weekly ہے، ایک ای نیوز لیٹر اور ایک سالانہ رسالہ 'النحل' ہے جس میں سالانہ رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔ ای نیوز لیٹر 3300 انصار میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اسے 33 فیصد انصار پڑھتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ رپورٹس وغیرہ میں دلچسپی نہیں لیتے اس لئے اس قسم کا مواد رکھیں جو لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہو۔ اسی طرح انصار کو تحریک کریں کہ وہ 'الحکم' کا بھی مطالعہ کیا کریں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر قائد مال نے عرض کیا کہ گزشتہ سال 2500 انصار چندہ میں شامل ہوئے تھے اور اس سال ہمارا ٹارگٹ ہے کہ 2700 انصار شامل ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر قائد مال نے عرض کیا کہ اوسط چندہ فی ناصر کے حساب سے 303 ڈالرز سالانہ ہے۔ لیکن اگر ان ممبران کو شامل نہ کریں جو کماتے نہیں ہیں تو اوسط 453 ڈالرز بنتی ہے۔ قائد مال نے عرض کیا کہ جن کی انکم نہیں ہے ان کیلئے ہم نے کم از کم 36 ڈالرز سالانہ چندہ کا معیار مقرر کیا ہوا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ چندہ کے حوالہ سے لوگوں کو پیار سے توجہ دلانی ہے، زور زبردستی نہیں کرنی۔ چندے کی اہمیت بتاتے رہا کریں۔

☆ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر معاون صدر برائے IT نے عرض کیا کہ ان کے سپرد انصاراللہ کی ویب سائٹ، رپورٹنگ اور سروے وغیرہ کرنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ہر ماہ کتنے لوگ آپ کی ویب سائٹ پر آتے ہیں۔ اس پر معاون صدر نے عرض کیا کہ اس کا انہیں علم نہیں ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل تو اس قسم کی معلومات حاصل کرنا بڑا آسان کام ہے۔

☆ اس کے بعد نائب صدر دوم نے عرض کیا کہ ان کے ذمہ مال، تحریک جدید، وقفِ جدید، آڈٹ اور طاہر سکالرشپ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر نائب صدر دوم نے عرض کیا کہ طاہر سکالرشپ کے تحت اُن انصار کی مدد کی جاتی ہے جنہیں نوکریوں سے نکال دیا جاتا ہے اور وہ بے روزگار ہوتے ہیں اور کوئی نئی skill یا کام سیکھنا چاہتے ہیں۔

☆ نائب صدر صفِ دوم نے عرض کیا کہ ان کے سپرد شعبہ صحت ہے۔ اس کے علاوہ وہ نیشنل اجتماع کے ناظمِ اعلیٰ بھی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے انصار ورزش کرتے ہیں؟ سائیکلنگ کرتے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 30 فیصد شامل ہوتے ہیں۔ بعض مجالس میں لوکل کلب ہیں وہاں سائیکلنگ وغیرہ کرتے ہیں۔

☆ اس میٹنگ میں ریجنل ناظمین اعلیٰ بھی شامل تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان ناظمین سے تعارف حاصل کیا اور ان کے ریجنز کی مجالس اور ہر مجلس کی تجنید کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ نیز دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس active ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ سب سے پہلے تو ریجنل ناظمِ اعلیٰ کو چاہئے کہ وہ سب سے زیادہ فعال ہو۔

☆ ایک ریجنل ناظمِ اعلیٰ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو کی کلاس میں رونق افروز ہیں

العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کے ریجن کے انصار نماز باجماعت ادا کرتے ہیں؟ اس پر ناظمِ اعلیٰ صاحب نے عرض کیا کہ سارے انصار نہیں کرتے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹمالے میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جو نمازیوں سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ اس لئے انصار کو بار بار توجہ دلاتے رہا کریں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : نماز باجماعت سب سے اہم چیز ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ پنجوقتہ نمازیں پڑھے اور ان میں سے کم از کم تین نمازیں فجر، مغرب اور عشاء باجماعت ادا کرے۔ اگر ہر مجلس میں سو فیصد عاملہ ممبرز پانچ نمازیں باجماعت پڑھیں یا کم از کم تین نمازیں فجر، مغرب وعشاء باجماعت پڑھیں تو آپ کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہ آپ لوگوں کی ڈیوٹی ہے۔ اس پر فوکس کریں اور اس پر کام کریں۔

مجلس عاملہ کیساتھ یہ میٹنگ سات بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

☆ اس کے بعد تمام اراکینِ عاملہ کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

....

واقفاتِ نَو کلاس

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق واقفات نو کی کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ آبیہ شاکر ورک نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سیّدہ مہر النساء صباحت نے پیش کیا۔ جبکہ انگریزی ترجمہ عزیزہ ماہرہ ناصر موہر نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ فائقہ ماہم سیدہ نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''خیبر کے زمانہ کے بعد ایسا دور آئے گا جس میں جنگ وجدال اور گمراہی کی خوب ترویج اور تبلیغ ہوگی۔ ایسے وقت میں اگر تو خدا کا کوئی خلیفہ پائے تو اس سے چمٹ جانا اور اس کو نہ چھوڑنا چاہے تمہارا جسم نوچ دیا جائے اور تمہارا سارا مال چھین لیا جائے۔''

(مُسند احمد بن حنبل، باب باقی مسند الانصار حدیث حذیفہؓ)

اس کے بعد عزیزہ ملاحت محمود نے حدیث کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ عائشہ فاطمہ گوندل نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کو پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخرالانبیاء اور خیرالوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اُس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64، 65)

بعدازاں اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ قرۃالعین عبیداللہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد اردو نظم عزیزہ شمائلہ احمد اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ عروسہ ملک نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ثمرین شیراز نے اردو زبان میں ''خلافت کی برکات'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدازاں عزیزہ مدیحہ عظیم قریشی، عزیزہ فریدہ اور عزیزہ ثمرین احمد نے ''خلافت، ہماری رگِ جان'' کے عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال پوچھا کہ اگر سکول میں گریڈ اچھے نہ ہوں تو کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زیادہ محنت کریں۔ اگر آپ محنت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا صلہ بھی دیتا ہے۔

☆ ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں اپنے ملک سے وفاداری کرنی ہے لیکن یہاں اتنے زیادہ مسائل ہیں۔ ان مسائل کے ہوتے ہوئے ہم اپنے ملک سے کیسے وفادار رہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسائل تو سیاسی پارٹیوں کے اور سیاستدانوں کے ہیں۔ آپ کو تو ملک کے ساتھ وفادار رہنا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ملک سے وفاداری ایمان کا حصہ ہے۔ اگر آپ کے خیال میں سیاستدان صحیح نہیں ہیں یا پھر وہ معاشرے کے امن کو برباد کر رہے ہیں یا پھر وہ ایمانداری سے لوگوں کی طرف اپنی ذمہ داری نہیں نبھا رہے ہے تو پھر بھی آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ آپ ایسے رہنماؤں کے خلاف نہ کھڑے ہوں اور معاشرے کے امن کو برباد مت کریں۔ آپ انتظار کریں، دعا کریں اور جب اگلے انتخابات ہوں تو ایسے لوگوں کو منتخب کریں جو کہ ملک، معاشرے اور انسانیت کے لئے فائدہ مند اور وفادار ہوں۔

☆ **اس کے بعد ایک واقفہ نو بچی نے سوال پوچھا کہ ہم جانتے ہیں کہ SURROGATE اسلام میں منع ہے۔ لیکن اگر کوئی EGG DONATE کرنا چاہے تا کہ کوئی اور اپنی فیملی شروع کر سکے تو اس حوالہ سے کیا تعلیم ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر جوڑے میں سے کسی ایک میں بانجھ پن ہے، مرد یا عورت میں تب تو کچھ علاج ہیں جیسے IVF یا ایسے مصنوعی طریقے جس میں کمزور نطفہ کو رحم میں ڈالا جاتا ہے لیکن اسلام کہتا ہے رحم میں انڈہ اور نطفہ میاں اور بیوی کا ہی ہونا چاہئے کسی اور کا نہیں۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ میں نے سکول میں پڑھا ہے کہ اگر کوئی جسمانی طور پر بہت زیادہ معذور ہے تو اسے بغیر درد کے موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے تو میں نے پوچھنا تھا کہ کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ لوگ اسے Mercy Killing کہتے ہیں۔ اسلام میں یہ جائز نہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ جب تک تمہاری زندگی ہے، تمہارا سانس ہے، جب تک تمہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ رکھا ہوا ہے تم زندہ رہو۔ کسی بھی مصنوعی طریقے سے اپنے آپ کو نہیں مارنا۔ نہ زہر سے، نہ گولی سے نہ ہی کسی اور طریقہ سے۔ یہ خودکشی ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ آپ نے اب تک جتنی بھی دنیا دیکھی ہے آپ کو سب سے اچھی جگہ کون سی لگی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ساری دنیا ہی اچھی ہے۔ ساری دنیا ہی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔

☆ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری بیٹی اب سکول میں جاتی ہے اور سکول میں کرسمس اور Halloween کے پروگرامز ہوتے ہیں تو کیا مجھے اپنی بیٹی کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دینی چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Halloween تو ویسے ہی غلط ہے تو باقی کرسمس کا کیا پروگرام ہوتا ہے؟

اس پر واقفہ نو نے بتایا کہ پارٹی ہوتی ہے جس میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہاں جا کر عیسیٰؑ خدا کا بیٹا ہے کے گانے نہیں گانے۔ ویسے جانا ہو تو چلے جائیں۔ باقی تو تحائف کا ہی تبادلہ ہے۔ آپ بھی اس کی دوستوں کو عید پہ بلا لیا کریں۔ اور Halloween بالکل اَور چیز ہے اس کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اس وقت جماعت کو سب سے زیادہ کون سے ماہرین کی ضرورت ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے زیادہ تو ہمیں ڈاکٹروں اور اساتذہ کی ضرورت ہے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم بحیثیت جماعت کس طرح رئیل ورلڈ مسائل کو بغیر کسی سینسر کے زیر بحث لا سکتے ہیں۔ ہمیں نسلی امتیاز اور عائلی جھگڑوں اور زدوکوب کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کرنا چاہئے۔ جماعت کے اندر ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان موضوعات پر کھل کر بات نہیں کرتے بلکہ ان موضوعات کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

آپ کہہ رہی ہیں کہ عام طور پر عصر حاضر کے مسائل جماعتی پروگرامز میں زیر بحث نہیں آتے اور ہم اسے کیسے حل کریں؟ اسلام تو نسلی امتیاز کے خلاف ہے اور آنحضور ﷺ نے خطبہ حجۃالوداع میں واضح طور پر فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ سو اسلام میں نسلی امتیاز کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

اگر کوئی تعصب رکھتا ہے تو یہ اس کا انفرادی فعل ہے۔ کیا آپ نے کبھی مجھ سے یا پہلے خلفاء سے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسا کچھ سنا ہے جس سے نسلی امتیاز کو فروغ ملے؟ آپ نے بیعت خلیفہ وقت کی کی ہے نہ کہ صدر لجنہ یا صدر جماعت یا سیکرٹری یا اور کسی جماعتی عہدیدار یا کسی جماعتی تنظیم کی۔ اگر ان میں سے کوئی بھی ایسا کر رہا ہے تو وہ غلط

کر رہا ہے اور ایسا کوئی معاملہ میرے سامنے آتا ہے تو میں سختی سے اس کا رد کرتا ہوں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ اس کی کم علمی ہے نہ کہ جماعتی تعلیم۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی پانچ وقت نماز نہیں ادا کر رہا تو یہ اس کا انفرادی گناہ ہے نہ کہ یہ جماعتی تعلیم ہے۔ اگر جماعت کی ستر فیصد تعداد ایسا نہیں کررہی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے کہ وہ نماز نہ ادا کریں بلکہ یہ تو ان کی اپنی کمزوریاں ہیں۔ کوئی اپنی کمزوریوں کو اسلام کی یا جماعت کی تعلیم قرار نہیں دے سکتا۔

☆ واقفات نو کی یہ کلاس سوا آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضورِانور نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو کی کلاس حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

واقفینِ نَو کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سجیل حیدر خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم خواجہ ثمر فراز نے پیش کیا اور انگریزی ترجمہ عزیزم خالد حسین نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم ہشام احمد ملک نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کے بعد تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔

اس حدیث کا انگریزی ترجمہ عزیزم ظافر احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم منیب احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں، قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا۔‘‘

نیز حضور فرماتے ہیں:

’’میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305،306)

اس کے بعد عزیزم اُسامہ احمد گل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم احمد سلام نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پیش کی۔

عزیزم حارث چوہدری نے اس نظم کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم ایقان احمد اور زیرک احمد نے ’خلافت کی برکات‘ کے عنوان پر ایک PRESENTATION دی۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفینِ نو بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ **ایک واقف نو بچہ نے سوال کیا کہ حضور کے اس دورہ امریکہ کا خلاصہ کیا ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جب دورہ ختم ہوگا تو پھر بتاؤں گا۔

☆ **ایک واقف نو نے سوال کیا کہ قصر نماز کی کیا شرائط ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن اور حدیث کی رو سے جب آپ سفر میں ہوں، خطرے کی حالت میں ہوں تو نماز قصر کی جاتی ہے۔ حدیث سے جو ثابت ہوتا ہے چودہ دن تک کا سفر ہے تو دو ہفتے تک نماز قصر کرسکتے ہیں۔ اگر آپ کسی جگہ دو ہفتے کے لئے ٹھہرتے ہیں تو نماز قصر کریں لیکن اگر پروگرام دو ہفتے سے زیادہ ٹھہرنے کا ہے تو پھر قصر نماز نہیں ہے۔

☆ **ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہر چیز کو فوراً بنا سکتا ہے تو زمین آسمان بنانے کے لئے چھ یا سات دن کیوں لئے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ہمارے چھ سات دن نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن ہیں۔ یہ دراصل مختلف مراحل ہیں، یہ تمثیلی زبان استعمال کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ایک ارتقاء کے عمل سے گزارتے ہوئے بنائی ہے۔ آپ ارتقاء کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلے دن بھی عقل دے سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح کفار نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو ایک دفعہ ہی کیوں نہیں نازل فرما دیتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ تاکہ تم اس کی تعلیم کو برداشت کرسکو اور یاد بھی رکھ سکو۔ تو انسان کا ارتقاء آہستہ آہستہ مرحلہ وار ہوا ہے اسی طرح دنیا بنی ہے۔ پہلے زندگی نہیں تھی، آگ تھی جو کہ پانی سے ٹھنڈی ہوئی۔ پھر ایک اور پراسیس چلا۔ پس ان مختلف مراحل کو دنوں سے تشبیہ دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ہمارے دن بلکہ یہ تمثیلی زبان استعمال کی گئی ہے۔

☆ **ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ جب حضور خلیفہ بنے تھے تو آپ کو کیسا محسوس ہوا تھا؟ اور آپ کب سے خلیفہ ہیں؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے سے دریافت فرمایا کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ تو بچے نے جواب دیا کہ گیارہ سال۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم پیدا ہوئے تھے اس سے چار سال پہلے خلیفہ منتخب ہوا تھا۔ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ کیسا لگا تھا تو ایسے لگا تھا کہ بہت زیادہ بوجھ پڑ گیا ہے۔

☆ **ایک خادم نے سوال کیا کہ میری پچھلے سال شادی ہوئی ہے۔ نئے شادی شدہ جوڑوں کے لئے کوئی نصیحت فرمادیں۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو شادی کی مبارک ہو اور نصیحت یہ ہے کہ ہر ایک انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی بھی انسان کامل نہیں ہوتا، نہ خاوند نہ بیوی، نہ لڑکا نہ لڑکی۔ اس لئے اگر ایک دوسرے کی کمیاں دیکھو تو اپنی زبان اور آنکھیں بند کرلیا کرو۔ اس سے بڑی آرام سے زندگی گزرے گی۔

☆ **ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور جب آپ چھوٹے تھے تو آپ کا کیا دل کرتا تھا کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟**

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ’جو میرا دل کرتا تھا وہ تو میں نہیں بنا۔‘

☆ **ایک وقف نو نے سوال کیا کہ سونے کے برتن میں کھانا کھانا حرام کیوں ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سونا دکھاوے کی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کو دکھاوا اور ایسی چیزیں پسند نہیں۔ ایک طرف تم سونے کے برتن میں کھانا کھا رہے ہو اور غریب آدمی کو مٹی کے برتن میں بھی کھانا نہیں ملتا۔ ایک تو یہ وجہ ہے دوسرا اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ اپنی دولت کا اس طرح اظہار کیا جائے، آج کل دنیا میں ہمارے مسلمان بادشاہ بھی اس طرح کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سادگی پسند ہے۔ اس سے بہتر ہے غریبوں کو پیسہ دو خیرات کرو، لوگ بھوکے مر رہے ہیں، سوڈان میں، صومالیہ میں اور یمن میں ان کو دو۔ یہ احساس دلانے کے لئے ہے کہ ایک طرف سونے میں کھانے والے اور دوسری طرف لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سادگی پسند ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ ’تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں‘۔ تو عاجزی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں بھی کہا ہے کہ تم اپنے آپ کو لوگوں سے کم تر سمجھو، عاجزی دکھاؤ۔ اگر تم سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھاؤ گے تو تمہارے اندر غرور، لاپرواہی اور تکبر پیدا ہو جائے گا اور غرور وتکبر اچھا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتا ہے۔

☆ ایک واقف نو نے عرض کیا کہ پیارے حضور میرا سوال نہیں ہے لیکن میں حضور انور کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ حضور انور اتنی زیادہ مصروفیت سے وقت نکال کر ہمارے پاس تشریف لائے ہیں اور ہمارے ساتھ وقت گزارا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جزاکم اللہ۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تم یہاں کب آئے تھے تو خادم نے جواب دیا کہ پندرہ سال ہوگئے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ پندرہ سالوں میں تم نے اپنی اردو اور آواز اچھی رکھی ہوئی ہے۔

☆ **واقفینِ نو کیساتھ یہ کلاس سوا نو بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام شامل ہونے والے واقفین کو باری باری جائے نماز عطا فرمائے۔**

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

باقی آئندہ......

☆...☆...☆

مجلس انصار اللہ یونان کا پانچواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ، یونان کو اپنا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ 23/دسمبر 2018ء ایتھنز (Athens) کے مشن ہاؤس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی، اجتماع میں شمولیت کے لئے 21/دسمبر سے ہی دیگر شہروں سے انصار بھائیوں کی آمد شروع ہوگئی تھی۔

23/دسمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد، نمازِ فجر، اور درس القرآن سے ہوا۔ ناشتہ کے بعد افتتاحی اجلاس کا باقاعدہ آغاز 10 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد دہرانے اور نظم کے بعد خاکسار نے چند گزارشات پیش کیں۔ بعدازاں ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر کے بعد طعام ہوا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار نے ’اطاعت‘ کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر مکرم عطاء النصیر صاحب نیشنل صدر و مبلغ سلسلہ نے ’ذکرِ حبیب‘ کے موضوع پر کی۔

بعد ازاں اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد نظم ہوئی۔ بعد ازاں خاکسار نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم نیشنل صدر و مبلغ سلسلہ نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آپ نے اپنی اختتامی تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر کی روشنی میں انصار اللہ کے قیام کے مقاصد اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے بعد آخر پر آپ نے دعا کروائی۔ اس اجتماع میں 13/انصار شامل ہوئے۔ اجتماع کی کل حاضری 33 رہی۔

شاملین اجتماع کی ایک گروپ فوٹو

(رپورٹ: مشتاق احمد، قائد عمومی مجلس انصار اللہ یونان)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

قادیان دارالامان میں ’’مسجد رحمٰن‘‘ اور ’’مسجد سبحان‘‘ کی تعمیر نو کے لئے یادگاری اینٹ کی تنصیب

قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر محلہ دارالرحمت میں 12؍اپریل 1927ء کو اور محلہ دارالبرکات میں 28؍فروری 1935ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان دونوں مساجد کے لئے ایک کنال زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے وقف کی تھی۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ دونوں مساجد خستہ حال ہو چکی تھیں۔

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں مسجدوں کو ان کی اصل بنیادوں پر از سر نو تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی تا کہ ان مساجد کی تاریخی اہمیت بھی قائم رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26؍جنوری 2016ء کو محلہ دارالرحمت والی مسجد کو حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی و درویش کے نام سے ’’مسجد رحمٰن‘‘ موسوم فرمایا اور محلہ دارالبرکات والی مسجد کو ’’مسجد سبحان‘‘ کے نام سے موسوم فرمایا۔

محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ (انڈیا، نیپال، بھوٹان) مسجد سبحان حلقہ دارالبرکات قادیان کی یادگاری اینٹ رکھتے ہوئے

تقریب تنصیب یادگاری اینٹ مسجد رحمان حلقہ دارالرحمت قادیان دارالامان

تقریب تنصیب یادگاری اینٹ مسجد سبحان حلقہ دارالبرکات قادیان دارالامان

مورخہ 4؍اکتوبر 2018ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد رحمٰن کی تعمیر نو کے لئے یادگاری اینٹ کی تنصیب کے لئے تقریب ہوئی اور مورخہ 5؍اکتوبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد سبحان کے لئے تقریب منعقد ہوئی۔ دونوں مساجد کے صحن میں ہر دو تقریبات منعقد ہوئیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ناظم صاحب تعمیرات نے اس مسجد کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ بعد ازاں مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب وکیل تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) نے دعاؤں کے ساتھ پرانی بنیادوں پر یادگاری اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں ہر سہ انجمن کے ممبران، افسران صیغہ جات نے بھی اینٹیں نصب کیں۔ ’’مسجد رحمٰن‘‘ کے لئے تقریب میں مکرم مولوی ایوب احمد بٹ صاحب درویش نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ اجتماعی دعا سے دونوں تقریبات اختتام پذیر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر نو کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

فجی میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

❁... اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فجی کو ماہ نومبر 2018ء میں دو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پہلا جلسہ 16؍نومبر 2018ء کو احمدیہ مسلم کالج ولودہ کی طرف سے منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم محمود احمد صاحب امیر جماعت فجی نے طلباء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں سے بعض واقعات بیان کئے اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر وتحمل کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور ہر مصیبت کا مقابلہ کیا۔ امیر صاحب نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے تعلیم حاصل کرنے کے حوالے سے بہت زور دیا ہے اور تعلیم حاصل کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔

❁... دوسرا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم 17؍نومبر 2018ء کو بمقام ولودہ ونوالیو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ولودہ جماعت نے مسجد کے ساتھ ایک خوبصورت برآمدہ تعمیر کیا ہے جس کا افتتاح مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر کیا اور دعا کرائی۔ جلسہ کی کارروائی میں درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں:

1۔ حضرت محمد ﷺ کے دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی۔
2۔ حضرت محمد ﷺ امن کا شہزادہ۔
3۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی عائلی زندگی۔
4۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت ﷺ سے عشق۔

اس جلسہ میں دو نظمیں ترنّم کے ساتھ پڑھی گئیں۔

اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ہم تب ہی اس رحمت کے حقیقی وارث بن سکتے ہیں جب ہم اپنی زندگیاں اسوۂ انسان کامل کے مطابق گزارنا شروع کر دیں۔ تقریر کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ اس پروگرام کی کُل حاضری 120 رہی۔ فالحمدللہ۔

(رپورٹ: سیف اللہ مجید مبلغ سلسلہ لمباسا فجی)

جماعت احمدیہ ناروے کے سُوپ سٹالز

مجلس انصار اللہ ناروے گزشتہ 3 سال سے کوشش کر رہی تھی کہ حکومت سے سُوپ (soup) سٹال لگانے کی اجازت مل جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 22 دسمبر 2018ء کو ہمیں Europarådes Plass, Oslo کے مقام پر پہلی مرتبہ سُوپ کا فری سٹال یعنی مفت سُوپ پلانے کی اجازت مل گئی۔ اجازت ملنے کے بعد مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نائب امیر و مشنری انچارج نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ جس میں سُوپ تیار کروانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا گیا جبکہ ٹرانسپورٹ اور ٹینٹ لگانے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد کی گئی۔ اسی طرح آڈیو، ویڈیو، پریس اور vest بنانے کی ذمہ داریاں متعلقہ سیکرٹریان کے سپرد کی گئیں۔

مکرم نصیر احمد ظفر صاحب اور تنویر ضیا صاحب نے ایک روز قبل 21 دسمبر بروز جمعۃ المبارک نہایت لذیذ سُوپ ایک ہزار افراد کے لئے تیار کیا۔ 10 خدام پر مشتمل ایک ٹیم مکرم نوید سرور صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں مسجد سے Tent کا سامان، میز، کرسیاں، چولہے، کراکری کا سامان اور تیار شدہ سُوپ کے چار بڑے دیگچے 11 بجے صبح اُس مقام پر لے گئی جہاں سٹال لگانے کی اجازت ملی تھی۔ 12 بجے تک ٹینٹ لگا کر سُوپ گرم کر کے لوگوں کو پلانا شروع کر دیا گیا۔

ابتدا میں لوگ کم تھے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ نارویجین لوگوں کے علاوہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ سٹال پر آئے۔ جو لوگ جماعت سے تعارف حاصل کرنے میں دلچسپی ظاہر کرتے انہیں جماعت کا تعارف بھی کروایا جاتا۔ سٹال پر آنے والوں کی اکثریت نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ ایک کُرد (kurd) صاحب کو دعوت دی گئی تو پہلے انہوں نے انکار کیا۔ لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا سٹال ہے تو انہوں نے بڑے شوق سے سُوپ پیا اور کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔

تبلیغ کے مواقع بھی میسر آئے اور لوگوں کو بتایا جاتا رہا کہ اس قسم کے سٹال لگانے کا مقصد لوگوں کا اسلام سے متعلق خوف دُور کرنا ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنا اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ لجنہ کی ممبرات نے بھی خواتین کو سُوپ پینے کی دعوت دی جماعت کا تعارف کروایا اور اس سٹال کی غرض وغایت سے آگاہ کیا۔

شام 4 بجے تک یہ سٹال جاری رہا۔ تقریباً 600؍افراد نے اس سٹال سے استفادہ کیا۔ 15 انصار، 25 خدام واطفال اور 5 لجنات نے سٹال کے کاموں میں حصہ لیا۔

اسی دن Kristiansand شہر میں بھی سُوپ پلانے کا سٹال لگایا گیا۔ یہ سٹال مکرم یاسر فوزی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم ذیشان احمد صاحب صدر جماعت کی نگرانی میں لگایا گیا۔ وہاں بھی انصار، خدام اور اطفال نے سٹال کی تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تقریباً 100؍افراد سٹال سے مستفید ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

(رپورٹ: رائے عبدالقدیر صدر مجلس انصا اللہ ناروے)

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن

قسط نمبر2 (آخری)

وقت کی پابندی

وقت کی پابندی بھی آپ کی زندگی کا ایک نمایاں وصف تھا۔ آپ زندگی کے معمولات میں ہمیشہ اس بات کا بہت خیال رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے بلکہ عملی طور پر اس کی تربیت بھی دیتے تھے۔ آپ نے ایک بار لندن میں تعلیم القرآن کلاس جاری کی جس میں نوجوان طلبہ شامل ہوا کرتے تھے۔ کلاس کا ایک وقت مقرر تھا اور پہلے روز ہی آپ نے سب کو واضح طور پر ہدایت کر دی کہ وقت کی پابندی کی جائے۔ چنانچہ آپ کا طریق یہ تھا کہ وقت سے چند منٹ پہلے تشریف لاتے، وقت ہو جانے پر کمرے کا دروازہ بند کروا دیتے اور دیر سے آنے والوں کو اندر آنے کی اجازت نہ ہوتی۔ اس ڈسپلن کی وجہ سے سب طلبہ ایک دو روز میں ہی وقت کے پابند ہو گئے۔

حضرت چوہدری صاحبؓ جب جنرل اسمبلی کے صدر مقرر ہوئے تو وہاں بھی آپ نے اجلاس ٹھیک وقت پر شروع کرنے کی روایت قائم کی۔ اس طرح آپ نے اسمبلی کے ممبران کو جو بالعموم تاخیر سے آیا کرتے تھے، پابندیٔ وقت کا عملی سبق سکھایا۔ وقت کی پابندی کے سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک بار کراچی میں غالباً طلباء یا خدام نے اپنے ایک اجلاس میں آپ سے درخواست کی کہ ’’اچھے مقرر کے اوصاف‘‘ کے عنوان پر تقریر کریں۔ آپ نے بہت سے اوصاف کا ذکر کیا اور تفاصیل بیان کیں۔ آخری بات یہ بیان فرمائی کہ اچھے مقرر کی خوبی یہ ہے کہ اسے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو کہ اس کی تقریر کا وقت کب ختم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ فرمایا اور کرسی پر بیٹھ گئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ کی تقریر کے لئے مقررہ وقت پورا ہو گیا تھا!

لندن قیام کے دوران میں نے آپ کا یہ معمول دیکھا کہ آپ نمازیں مسجد میں آکر ادا فرماتے۔ ہم نے باہمی طور پر یہ طے کر لیا تھا کہ میں نماز کے لئے مسجد جاتے ہوئے حضرت چوہدری صاحبؓ کے فلیٹ کی گھنٹی بجا دیا کروں تا کہ آپ کو مصروفیات کے دوران یاد دہانی ہو جائے۔ آپ وضو کر کے سنتوں یا نوافل کی ادائیگی کے بعد بالعموم ٹھیک وقت پر مسجد تشریف لے آتے بلکہ نماز سے چند منٹ پہلے آکر مسجد فضل میں پہلی صف میں دائیں کونے میں کرسی پر بیٹھ جاتے اور نماز شروع ہونے تک ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ اگر دوست کم ہوتے تو نماز شروع ہونے کے وقت آپ اپنی کرسی خود اٹھا کر صف کے کنارے پر رکھ لیتے اور نماز میں شامل ہو جاتے۔

بعض اوقات حضرت چوہدری صاحبؓ کے آنے میں کچھ تاخیر بھی ہو جاتی۔ اس صورت میں ہم سب آپ کے آنے کا انتظار کرتے اور آپ کے آنے پر نماز پڑھی جاتی۔ ایک روز ایک بے تکلف دوست نے چوہدری صاحبؓ سے یہ سوال کر دیا کہ چوہدری صاحب! آپ تو وقت کے بہت پابند ہیں اور پابندیٔ وقت میں آپ کی مثال بیان کی جاتی ہے لیکن یہ کیا بات ہے کہ بعض اوقات آپ نماز کے لئے دیر سے آتے ہیں؟ حضرت چوہدری صاحب اس سوال سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا: بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو معاف کر دیتا ہے لیکن دنیا کے لوگ معاف نہیں کرتے!

کفایت اور بچت کی خوبی

اب میں حضرت چوہدری صاحبؓ کی زندگی کا ایک اور نادر پہلو بیان کرنے لگا ہوں جس کو خود میں نے بارہا دیکھا اور آپ کے اکثر دوست احباب بھی اس کے چشم دید گواہ ہوں گے۔ اس کا تعلق کفایت اور بچت کی خوبی سے ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب نہانے کے صابن کی ٹکیہ چھوٹی رہ جاتی ہے جس کو پنجابی زبان میں چیپڑ کہتے ہیں تو قریباً سب لوگ ہی اس کو بیکار سمجھتے ہوئے پھینک دیتے ہیں لیکن چوہدری صاحبؓ کا طریق یہ تھا کہ آپ اس چیپڑ کو اور صابن کی نئی ٹکیہ کو پانی لگا کر دونوں ہاتھوں سے دبا کر جوڑ لیتے اور پھر اس صابن کو استعمال کرتے۔ اگر کوئی اس بات پر کچھ تعجب یا حیرت کا اظہار کرتا تو آپ یہ سیدھی سادھی دلیل دیتے کہ جس چیپڑ سے کل تک تم نہاتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے تو آج کیوں اسے استعمال کرتے ہوئے تمہیں شرم آتی ہے۔ میں نے خود کئی بار آپ کو (بعض صورتوں میں) دو رنگ کے صابنوں کو بھی جوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس تناظر میں ہونے والا ایک واقعہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ ایک روز حضرت چوہدری صاحبؓ نماز ظہر کے لئے مسجد فضل تشریف لائے تو آپ نے بالکل نئے سلیپر پہنے ہوئے تھے جو آپ کے پاؤں میں بہت اچھے لگ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر جاتے ہوئے جب آپ نے وہ سلیپر پہنے تو ایک بہت بے تکلف دوست نے ان سلیپروں کو بہت حیرت سے دیکھا اور ایک خاص انداز میں کہنے لگے:

’’چوہدری صاحبؓ! یہ تو نئے سلیپر ہیں!‘‘ چوہدری صاحبؓ ان کے اس تبصرہ کو خوب سمجھ گئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

’’نئے صابن سے پرانا صابن تو جوڑا جا سکتا ہے لیکن نئے سلیپر کے ساتھ پرانا سلیپر نہیں جڑ سکتا!‘‘

سادہ طرز زندگی

ایک دفعہ حضرت چوہدری صاحبؓ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں دوپہر کے کھانے کے لئے کسی قریبی سادہ سے ریسٹورنٹ جانا چاہتا ہوں۔ میں نے آپ کی خواہش کے مطابق مناسب جگہ تلاش کر لی جو مسجد سے قریب ہی گیرٹ لین (Garrat Lane) پر تھی۔ ایک روز نماز کے بعد ہم دونوں پیدل روانہ ہوئے اور چند منٹوں میں منزل پر پہنچ گئے۔ یہ چھوٹا سا ریسٹورنٹ بہت صاف ستھرا تھا۔ چوہدری صاحبؓ کو پسند آیا۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو میں نے کاؤنٹر پر جا کر ریسٹورنٹ کے مالک کو حضرت چوہدری صاحبؓ کا تعارف بھی کروا دیا اور کھانے کا آرڈر بھی دے دیا۔ فرائی کی ہوئی مچھلی چوہدری صاحبؓ کو بہت مرغوب تھی۔ مالک نے بڑے اہتمام سے مچھلی فرائی کی اور لوازمات کے ساتھ بہت ادب سے پیش کی۔ چوہدری صاحب کو کھانا بہت پسند آیا اور آپ نے شوق سے تناول فرمایا۔ واپس آنے لگے تو ریسٹورنٹ کے مالک نے آپ کا شکریہ بھی ادا کیا اور پُرتپاک انداز میں الوداع کہا۔ چوہدری صاحبؓ کو یہ سارا انتظام بہت پسند آیا جو آپ کی سادگی اور بے تکلفی کا شاندار نمونہ تھا۔ واپس بھی ہم دونوں پیدل آئے۔ راستہ میں حضرت چوہدری صاحبؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھانا بہت مزیدار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا تو پھر بھی کبھی یہاں آئیں گے۔ لیکن پھر ایسا موقعہ نہ بن سکا۔

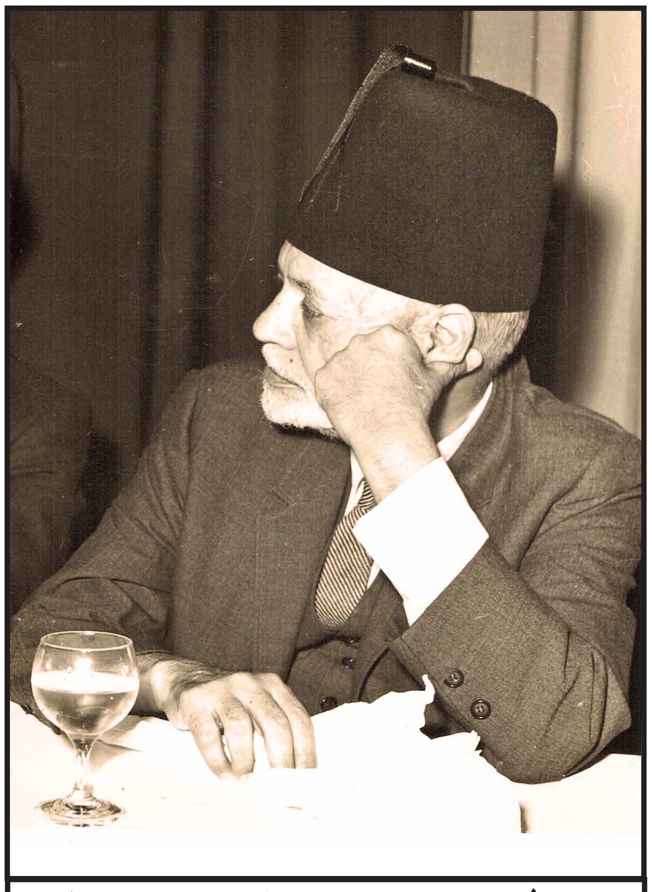

صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت چوہدری صاحبؓ کو اردو بولتے وقت جگہ جگہ انگریزی الفاظ ملانے کی عادت نہ تھی۔ آپ حتی الامکان خود اس کا اہتمام فرماتے اور دوسروں کو اس کی تلقین فرماتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک نوجوان نے آپ سے بات کرتے ہوئے یہی طریق اختیار کیا۔ جب اس نے اردو انگریزی کو ملا جلا کر بات کی تو چوہدری صاحبؓ نے اسے بڑے خوبصورت انداز میں سمجھایا۔ فرمایا: دیکھو! مجھے اردو بھی آتی ہے اور انگریزی بھی۔ تم جس زبان میں بات کرنا چاہتے ہو بڑے شوق سے کرو لیکن دونوں زبانوں کو خلط ملط نہ کرو۔ میں نے دیکھا کہ سننے والوں پر وقتی طور آپ کی نصیحت کا اثر تو ضرور ہوتا لیکن جلد ہی ان کی پختہ عادت ان پر غالب آجاتی۔ مگر چوہدری صاحب اصلاح کے اس جہاد کا علم ہمیشہ بلند رکھتے۔

ایک یادگار دعوت

ایک دفعہ ایک احمدی دوست نے جن کی رہائش لندن سے باہر ایک مضافاتی بستی میں تھی، حضرت چوہدری صاحبؓ کو اپنے ہاں کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ چوہدری صاحبؓ عام طور پر رات گئے تک دعوتوں کے سلسلہ کو پسند نہیں فرماتے تھے کیونکہ اس سے سونے اور جاگنے کے اوقات پر اثر پڑتا تھا۔ تاہم اس دوست کے پُرخلوص اصرار پر آپ رضامند ہو گئے۔ ان دنوں جماعت کی طرف سے یہ تحریک جاری تھی کہ گھر پر دعوتوں کے موقع پر ایک یا دو زیر تبلیغ دوستوں کو ضرور بُلا لیا جائے تا کہ دعوت الی اللہ کا فریضہ بھی ساتھ ساتھ ادا ہوتا رہے۔ اس روز بھی میزبان نے اپنے ایک انگریز نوجوان دوست کو بُلایا ہوا تھا۔ ان کو چوہدری صاحبؓ کے ساتھ بٹھایا گیا اور سارا وقت تعارف و اسلام احمدیت کے حوالہ سے ٹھوس بات چیت کا سلسلہ جاری رہا۔ جب کھانے اور دعا کے بعد چلنے کا وقت آیا تو میزبان دوست نے خواہش کی کہ چوہدری صاحبؓ کے ساتھ سب کی ایک اجتماعی تصویر ہو جائے۔ چوہدری صاحبؓ تصویر کھنچوانے کے شوقین نہ تھے جب بھی کوئی آپ کے ساتھ تصویر کھنچوانے کی خواہش کرتا تو آپ اکثر یہی فرماتے تھے کہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں، آپ نے فوٹو کھینچنی ہے تو کھینچ لو۔ میں تکلفات کا قائل نہیں ہوں۔

اس روز صورت یہ تھی کہ وقت کافی ہو چکا تھا اور ابھی لندن واپسی کا سفر بھی تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ جلد از جلد روانگی ہو۔ صاحب خانہ کے اصرار پر تصویر کے لئے راضی تو ہو گئے لیکن بہت جلدی میں تھے۔ سب دوست چوہدری صاحبؓ کے گرد جمع ہو گئے۔ سب نے ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں سوائے اس انگریز مہمان کے۔ فوٹو کے بعد اس مہمان کو احساس ہوا کہ صرف میں ہی ننگے سر ہوں۔ مجھے بھی ٹوپی کے ساتھ تصویر بنوانی چاہیے۔ اس نے اِس خواہش کا اظہار کیا تو حضرت چوہدری صاحبؓ اکرام ضیف کی وجہ سے انکار نہ کر سکے۔ اب اس مہمان کے لئے مناسب ٹوپی کی تلاش شروع ہوئی۔ ٹوپی سر پر رکھی۔ یہ اس بیچارے کے لئے پہلا تجربہ تھا۔ پہلے تو آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر دیکھا اور پھر صاحب خانہ سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ اچھی لگتی ہے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ سارا وقت چوہدری صاحبؓ کو بہت ہی طویل لگ رہا تھا۔ بالآخر جب وہ انگریز نوجوان ٹوپی ٹھیک ٹھاک کرنے کے بعد چوہدری صاحبؓ کے ساتھ کھڑا ہوا تو چوہدری صاحبؓ نے اس نوجوان کو ایک ہی جامع فقرہ میں ساری بات سمجھا دی۔ آپ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا:

LOOK YOUNG MAN! DON'T WORRY ABOUT YOUR CAP. WHAT IS UNDER THE CAP THAT MATTERS !

اس برجستہ نصیحت سے سب بہت لطف اندوز ہوئے اور مہمان دوست نے بھی اس کو بڑے اچھے رنگ میں لیا۔

اندازِ خطابت

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے ایک پُر تاثیر زبان عطا کی تھی۔ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں آپ نے پُرزور خطابات فرمائے اور اپنی خداداد ذہانت و فراست اور قوت استدلال کا لوہا منوایا۔ انگریزی زبان پر آپ کو بہت عبور حاصل تھا۔ بات کرنے کا انداز بہت مؤثر ہوتا اور سننے والوں کے دل پر نیک اثر ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحبؓ کو یہ ارشاد بھی فرمایا ہوا تھا کہ وہ ہالینڈ میں قیام کے دوران ہر ماہ ایک بار لندن آکر جماعت کی تربیت کے لئے کچھ وقت دیا کریں۔ چنانچہ آپ تشریف لاتے، تربیتی اور

تعلیمی کلاس بھی ہوتی اور ایک خطبہ جمعہ بھی۔ یہ خطبہ بالعموم انگریزی زبان میں ہوتا۔ احباب اور بالخصوص نوجوان خدّام اس سے بھر پُور استفادہ کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار آپ خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہوئے تو ابتداء میں فرمایا کہ میں عام طور پر تو خطبہ جمعہ انگریزی میں بیان کرتا ہوں لیکن آج میں خطبہ اردو میں دوں گا۔ وجہ یہ بتائی کہ جو خاص بات میں احباب جماعت کے ذہن نشین کروانا چاہتا ہوں وہ بات میں انگریزی میں بیان نہ کرسکوں گا۔ یہ آپ کی عاجزی اور انکساری کی ایک مثال ہے وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انگریزی زبان میں یدِ طولیٰ عطا فرمایا تھا۔ غالباً ایک وجہ یہ بھی ہوگی کہ انگریزی میں الفاظ کا ذخیرہ اتنا وسیع نہیں جتنا عربی یا اردو میں ہے۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کئی بار ہلکے پھلکے انداز میں یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ انگریزی روحانیت کی زبان نہیں اور بہت سے ایسے روحانی معارف اور دقیق مضامین ہیں جن کے بیان کے لئے انگریزی میں مناسب اور صحیح الفاظ نہیں ملتے۔

حضرت چوہدری صاحبؓ کی مجالس بہت مفید اور پُر لُطف ہوتی تھیں۔ علمی نکات، معرفت کی باتیں اور موقع کی مناسبت سے ہلکے پھلکے لطائف اور واقعات بھی بیان فرماتے اور بڑے پُر لُطف انداز میں۔ ایک بار چوہدری صاحبؓ نے بتایا کہ انہیں مشرقی افریقہ کے سفر میں نیروبی جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ کو دعوت ملی کہ وہاں کی پنجابی ادبی انجمن کے اجلاس میں شامل ہوں اور تقریر بھی کریں۔ چوہدری صاحبؓ نے بیان فرمایا کہ اس دعوت پر جاتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ یہ لوگ ہیں تو پنجابی لیکن انگریزی کی چھاپ سے آزاد نہ ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس پنجابی ادبی انجمن کے اجلاس میں ہر مقرر نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب آخر میں میری باری آئی اور میں نے تقریر کا آغاز پنجابی زبان میں کیا تو حاضرین کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ چوہدری صاحبؓ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اپنا پُر لُطف خطاب مکمل کیا تو ایک سکھ دوست نے برملا کہا کہ ”اج تے سواد آ گیا!“

بیان کردہ ایک لطیفہ

حضرت چوہدری صاحبؓ کا بیان کردہ ایک دلچسپ واقعہ ذہن میں آیا ہے وہ بھی بیان کر دیتا ہوں۔ چوہدری صاحبؓ ایک موقعہ پر جب تاشقند تشریف لے گئے تو وہاں کے مسلمانوں نے آپ کو دعوت پر مدعو کیا۔ مدعوین میں مفتی تاشقند بھی تھے جو بہت عظیم الجثہ تھے۔ کھانا شروع ہوا تو بعض شرکاء نے محسوس کیا کہ مفتی صاحب موصوف تو میدانِ ضیافت کے بڑے تیز رفتار شاہسوار ہیں۔ اس تیزی کو دیکھ کر حاضرین ضیافت میں سے کسی نے طنزاً مفتی صاحب سے مسئلہ کے رنگ میں دریافت کیا کہ جناب مفتی صاحب! یہ ارشاد فرمائیں کہ جب یہ کہنا ہو کہ فلاں شخص پوری طرح سیر ہو گیا ہے تو یہ کون سا موقع ہوتا ہے؟ یا کیسے اس بات کا پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص واقعی اب سیر ہو گیا ہے؟ مفتی صاحب بڑے تجربہ کار اور جہاں دیدہ انسان تھے۔ طنزیہ سوال کا اشارہ خوب سمجھ گئے اور بڑے اعتماد سے جواب دیا کہ اس بارہ میں لوگوں کے اپنے اپنے تجربات ہو سکتے ہیں۔ میں تو اپنے طویل تجربہ کی روشنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی شخص کے بارہ میں سیر ہونے کا لفظ صرف اس وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب یا تو اس کے سامنے کا کھانا پوری طرح ختم ہوجائے یا وہ خود ختم ہو جائے!

چوہدری صاحب یہ واقعہ کچھ اس دلچسپ انداز میں بیان فرماتے کہ ہر بار سننے کا ایک نیا لُطف آتا تھا۔

باقاعدگی

حضرت چوہدری صاحبؓ کی زندگی کا ایک عنوان باقاعدگی تھا۔ ہر کام بہت سلیقہ سے اور خوبصورت انداز میں کرتے۔ آپ کا دستخط کرنے کا انداز بھی بہت منفرد تھا۔ بہت آہستگی اور عمدگی سے دستخط کرتے جس کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا کہ اس شخص کی ساری زندگی بھی اسی خوبی اور عمدگی سے بسر ہو رہی ہے۔ ہالینڈ سے جب اختتام ہفتہ پر آپ لندن آتے تو آپ کا معمول یہ تھا کہ عالمی عدالتِ انصاف میں اپنے دفتر سے چلتے ہوئے ایک بہت مختصر سا فون کرتے اور سلام کے بعد فرماتے: راشد صاحب! میں روانہ ہونے لگا ہوں آپ بھی روانہ ہو جائیں۔ یہ فون سن کر میں بالعموم اسی وقت یا چند منٹ بعد مطار کے لئے روانہ ہو جاتا۔ میرے وہاں پہنچتے ہی آپ اپنا مختصر ترین بریف کیس اٹھائے باہر تشریف لے آتے اور بعض اوقات تو یوں ہوتا کہ میرے مطار پر پہنچنے سے پہلے ہی چوہدری صاحبؓ تشریف لا کر انتظار فرما رہے ہوتے۔ مطار سے آتے یا جاتے وقت چوہدری صاحب کا دل پسند راستہ رچمنڈ پارک (Richmond Park) ہوا کرتا تھا۔ یہ ایک قدرتی طرز کا خوبصورت اور پُر فضا پارک ہے جو مسجد فضل سے زیادہ دور بھی نہیں اور مطار کے راستہ میں واقعہ ہے۔ چوہدری صاحبؓ کو اس رچمنڈ پارک سے گزرنا بہت مرغوب تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس پارک کی تازہ ہوا اور پارک میں آزادانہ گھومنے پھرنے والے ہزاروں ہرنوں اور بارہ سنگوں کا نظارہ بہت اچھا لگتا ہے۔ سیر بھی ہو جاتی ہے اور سفر بھی طے ہو جاتا ہے۔

بے تکلف اندازِ گفتگو

حضرت چوہدری صاحبؓ کے ساتھ بے تکلف گفتگو کی مجالس بھی کیا عجب مجالس تھیں۔ بہت شفقت سے محبت بھری گفتگو فرماتے۔ آپ کی باتوں میں دینی اور روحانی امور کا تذکرہ بھی ہوتا، پُر مغز علمی گفتگو بھی ہوتی۔ اپنے ذاتی واقعات بھی بیان فرماتے جو بہت نصیحت آموز اور معلوماتی ہوتے۔ لطائف بھی سناتے۔ واقعات بیان کرتے ہوئے ان کی معین تفصیلات حیرت انگیز وضاحت سے بیان فرماتے۔ تاریخ، دن، مقام، جہاز اور موسم تک کا ذکر ہوتا۔ آج بھی سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ آپ یہ سب تفاصیل کس طرح یاد رکھتے تھے۔ کئی واقعات مختلف مجالس میں بیان فرماتے تو ان میں کبھی اعادہ بھی ہو جاتا لیکن تفاصیل میں تضاد نہ ہوتا۔ آپ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ کسی کے سوال پوچھنے پر ناراض نہ ہوا کرتے تھے بلکہ موقع کے مطابق اس کا مختصر یا مفصل جواب بہت خوش دلی سے دیتے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک روز جبکہ ہم دونوں ہی کھانے کی میز پر بیٹھے تھے تو اچانک میرے ذہن میں ایک عجیب سوال آیا اور میں نے فوراً ہی پوچھ لیا۔ میں نے عرض کیا کہ چوہدری صاحبؓ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت نوازا ہے۔ بہت علوم عطا کئے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کو کیا نہیں آتا! میرا یہ سوال سن کر حضرت چوہدری صاحبؓ مسکرائے اور فرمایا کہ آپ نے خوب سوال سوچا ہے۔ ایسا سوال اس سے پہلے کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا۔

ذرا سا توقف کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ کی یہ بات بالکل سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز ناچیز کو بہت نوازا ہے اور میرے وجود کا ذرہ ذرہ ہمیشہ اس کے حضور شکر گزاری میں جھکا رہتا ہے۔ لیکن چند باتیں ایسی بھی ہیں جو مجھے نہیں آتیں۔ ان میں سے ایک تو ڈرائیونگ ہے اور دوسری ٹائپنگ ہے۔ ان دو باتوں کا آپ نے جلدی سے ذکر فرمایا اور ساتھ ہی فوراً یہ بھی فرمایا کہ میرے مولا کا مجھ پر یہ احسان ہے کہ ان دونوں باتوں کے نہ جاننے کے باوجود مجھے ساری زندگی کبھی کوئی دقّت یا کام میں روک پیدا نہیں ہوئی۔ پھر بڑی تفصیل سے بیان فرمایا کہ میری زندگی سفروں میں گزری اور گزر رہی ہے۔ جب بھی، جہاں بھی، مجھے کسی جگہ جانے کی ضرورت پڑی تو میرے مولا نے اپنے اس بندہ کو نہ صرف کار مہیا فرمادی بلکہ اس کے ساتھ ڈرائیور بھی۔ مجھے ڈرائیونگ نہ جاننے کی وجہ سے کبھی بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح مجھے ساری زندگی لکھنے لکھانے کا کام رہا اور یہ میری زندگی کی اہم ترین مصروفیت رہی ہے۔ میرے مولا نے مجھ پر یہ فضل کیا اور اس کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے کہ جب بھی میں نے کوئی خط یا مضمون ٹائپ کروانا ہوتا تو نہ صرف مجھے کوئی نہ کوئی ٹائپسٹ مل جاتا بلکہ اکثر صورتوں میں تو پوری دفتری سہولیات میسر آجاتیں اور میری ہر ضرورت اللہ کے فضل سے بغیر کسی دقّت کے پُوری ہوتی رہی اور آج بھی میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ محبت بھرا سلوک جاری ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ سب کچھ بیان کرتے وقت آپ کی آواز بار بار بھرّا جاتی اور آپ جذباتِ شکر سے مغلوب ہو کر آبدیدہ ہو جاتے!

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ جلسہ سالانہ برطانیہ 1971ء سے خطاب فرما رہے ہیں

سیرت کے مخفی گوشے

اب میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کی سیرت کا ایک ایسا پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے شاید بہت ہی کم لوگ واقف ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان باتوں کا چشم دید گواہ ہوں۔ یہ واقعات زیادہ تر 1971ء اور 1972ء کے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کا قیام ایک مختصر سے فلیٹ میں ہوتا تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ میرا قیام اسی منزل پر ساتھ والے دوسرے فلیٹ میں تھا (میری فیملی پاکستان میں تھی)۔ پروگرام کچھ اس طرح طے کیا ہوا تھا کہ چوہدری صاحب ایک معین وقت پر درمیانی دروازہ سے تشریف لائیں گے اور پھر ہم ایک ہی میز پر اکٹھے ناشتہ بھی کریں گے۔ میں مقررہ وقت سے ذرا پہلے درمیانی دروازے کو کھول دیتا اور چوہدری صاحبؓ رات کے گاؤن میں ملبوس عین وقت پر تشریف لے آتے۔ میں نے بھی گاؤن پہنا ہوتا۔ ہم دونوں کچن میں جا کر ناشتہ کی تیاری میں مصروف ہو جاتے۔

یہاں یہ ذکر کر دوں کہ پہلے روز ہی میں نے نہایت ادب سے اور پُر زور اصرار سے یہ درخواست کی کہ ناشتہ کی تیاری کی خدمت میرے سپرد رہنے دیں۔ یہ بات میرے لئے بہت باعث برکت وسعادت ہوگی۔ آپ تشریف رکھیں اور میں ناشتہ تیار کر کے آپ کے سامنے لے آؤں گا لیکن حضرت چوہدری صاحبؓ نے بڑی قطعیت سے فرمایا کہ نہیں ایسے نہیں بلکہ میں بھی ناشتہ کی تیاری میں پوری طرح شامل ہوں گا۔ میرے لئے اس ارشاد کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت چوہدری صاحبؓ میرے ساتھ ناشتہ کی تیاری میں بھر پُور شامل ہوتے پھر کپ، پرچیں، اور پلیٹیں وغیرہ اٹھا کر ساتھ والے کمرے میں لے جاتے۔ وہاں ہم دونوں مل کر ناشتہ کرتے۔ بعد میں میرے اصرار کے باوجود آپ برتن دھونے میں بھی میرے ساتھ شریک ہوتے۔ یہ لمحات میرے لئے بہت مشکل ضرور ہوتے لیکن الامر فوق الادب کے مطابق کچھ اور ممکن نہ تھا۔

قصہ ایک مالٹے کا

ایک روز بہت دلچسپ واقعہ ہوا۔ میں بازار گیا تو ایک دوکان پر کافی بڑے سائز کے خوشنما مالٹے نظر آئے۔ میں نے خرید لئے اور ناشتہ کی میز پر رکھ دئے۔ اگلے روز حسب معمول حضرت چوہدری صاحبؓ تشریف لائے تو ناشتہ شروع کرنے سے پہلے آپ نے ایک مالٹا اپنے ہاتھ میں لیا اور مجھ سے دریافت فرمایا: راشد صاحب! کیا آپ آدھا مالٹا کھائیں گے؟ میں نے ناسمجھی اور ایک گونا بے تکلفی سے کہہ دیا کہ نہیں۔ اس پر چوہدری صاحبؓ نے یہ کہتے ہوئے مالٹا واپس رکھ دیا کہ پھر میں بھی نہیں کھاتا کیونکہ اس طرح باقی آدھا مالٹا ضائع ہو جائے گا۔ وجہ دراصل یہ تھی کہ چوہدری صاحبؓ کو شوگر کے مرض کی وجہ سے ڈاکٹری ہدایت یہ تھی کہ ایک چھوٹا مالٹا صبح کے وقت کھا سکتے ہیں یا مالٹا بڑا ہو تو اس کا نصف کھالیا کریں۔ مجھے اس ہدایت کا علم نہ تھا۔ بہر حال اس روز تو لاعلمی میں یہ غلطی ہو گئی۔ اگلے روز ناشتہ پر چوہدری صاحبؓ نے پھر ایک مالٹا اٹھا کر بالکل وہی بات دہرائی تو میں نے فوراً کہا کہ جی ضرور کھاؤں گا۔ فرمایا کہ اچھا پھر اس مالٹے کو کاٹ لیتے ہیں آدھا خود لیا اور آدھا مجھے دے دیا۔ مجھے آپ کے ہاتھ سے آدھا مالٹا بھی مل گیا اور ایک مستقل سبق بھی!

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ جلسہ سالانہ برطانیہ 1972ء کی صدارت فرما رہے ہیں
(آپؓ کے بائیں جانب مضمون نگار مکرم عطاء المجیب راشد صاحب بیٹھے ہیں)

ڈاکٹری ہدایات کی پابندی

جس دَور میں مَیں نے حضرت چوہدری صاحبؓ کو دیکھا آپ کی غذا بہت تھوڑی اور منتخب ہوا کرتی تھی۔ آپ کو شوگر کا عارضہ تھا جو کم و بیش چالیس سال تک لاحق رہا لیکن آپ علاج کے سلسلہ میں ڈاکٹری ہدایات کی بہت سختی سے پابندی کرنے والے تھے۔ پُوری پُوری احتیاط فرماتے اور کسی کے زور دینے پر بھی ہدایت کے برخلاف کوئی چیز استعمال نہ کرتے تھے۔ یہی آپ کی صحت کا راز تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبی اور فعال زندگی سے نوازا۔ آپ کے ڈسپلن اور ڈاکٹری ہدایات کی سختی سے پابندی کو دیکھتے ہوئے آپ کے بعض بے تکلف ساتھی یہ تبصرہ بھی کر جاتے کہ چوہدری صاحبؓ کو شوگر نہیں ہوئی بلکہ چوہدری صاحبؓ شوگر کو ہو گئے ہیں! یہ تبصرہ بعض اوقات آپ کے کانوں میں بھی پڑ جاتا۔ یہ سن کر آپ کے چہرہ پر ایک ہلکی اور باوقار مسکراہٹ پھیل جاتی لیکن آپ کے طریقِ عمل میں کوئی فرق نہ آتا۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی نصیحت

آپ کو گرم دودھ میں cocoa پاؤڈر ڈال کر پینا بہت مرغوب تھا۔ اس کی وجہ آپ یہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جب میں پہلی بار یورپ کے لئے روانہ ہونے والا تھا تو میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں ملاقات، دعا اور عمومی راہنمائی کے لئے حاضر ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے آپ کو جو نصائح فرمائیں ان میں سے ایک کوکو کے استعمال کے بارہ میں تھی۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم انگلستان جا رہے ہو جو ایک سرد ملک ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں کی سردی سے محفوظ رہنے کے لئے شراب پینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم طبیب ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ فرمایا کہ اگر تمہیں سردی کا دفاع کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو کوکو استعمال کرنا۔ اس میں غذائیت بھی ہے اور سردی کے بداثرات سے بھی بچاتی ہے۔ یہ نصیحت ہمیشہ آپ نے یاد رکھی اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔

ناشتہ خود بنایا

ایک روز آپ ناشتہ کے لئے تشریف لائے تو فرمایا آج میں چاہتا ہوں کہ سارے کا سارا ناشتہ خود تیار کروں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کی یہ خواہش ہے تو ضرور بنائیے۔ چنانچہ چوہدری صاحبؓ نے دودھ گرم کرنے والے برتن میں دودھ ڈالا۔ پھر ایک ڈبل روٹی لے کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے اور دودھ میں ڈال دیئے۔ پھر اس میں دو انڈے توڑ کر ڈالے اور آخر میں حسب پسند شہد ڈالا اور ان سب چیزوں کو اچھی طرح پکا لیا۔ آج بھی یہ بات لکھتے ہوئے یہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ چوہدری صاحبؓ نے ہاتھ میں ایک چمچہ پکڑا ہوا ہے اور اس کو آہستہ آہستہ برتن میں ہلا رہے ہیں کہ کہیں کھانا نیچے نہ لگ جائے۔ چند منٹوں میں حلوہ کی طرح کا کھانا تیار ہو گیا اور پھر ہم دونوں نے مل کر ایک ہی برتن سے کھایا۔ واقعی کھانا بہت مزیدار تھا۔

ایک برتن سے ناشتہ

ایک روز بڑا ہی دلچسپ واقعہ ہوا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ اور میں کچن میں ناشتہ تیار کر رہے تھے۔ جب میں نے انڈے فرائی کر لئے اور ان کو ایک پلیٹ میں ڈالنے لگا تو چوہدری صاحبؓ جو میرے بائیں طرف ساتھ ہی کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے آپ نے میرا بازو کہنی کے اُوپر سے پکڑا اور فرمایا: راشد صاحب! کیا کرنے لگے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ انڈے فرائی ہو گئے ہیں ان کو پلیٹ میں ڈالنے لگا ہوں تا کہ دوسرے کمرے میں جا کر ہم ان سے ناشتہ کریں۔ آپ نے فرمایا: لیکن اس پلیٹ کو دھونا کس نے ہے؟ میں نے عرض کی کہ خود ہی دھونا ہے اس پر آپ نے فرمایا: پلیٹ کو جو دھونا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم فرائنگ پین (Frying Pan) میں سے ہی انڈا کھا لیں! میں نے عرض کیا کہ جیسے آپ پسند فرمائیں۔ چنانچہ میں وہ فرائنگ پین اسی طرح اُٹھا کر ڈائننگ روم (Dining Room) میں لے آیا اور یوں یہ سعادت ایک بار پھر میرے حصہ میں آئی کہ میں نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی کے ساتھ ایک ہی برتن سے ناشتہ کیا۔

بھرپور زندگی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت چوہدری صاحبؓ نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ نہایت کامیاب، بھرپور اور مصروف زندگی گزاری۔ دنیاوی اور سیاسی مصروفیات میں بھی دینی پہلو کو ہمیشہ مقدم رکھتے۔ نمازوں کی بروقت ادائیگی کا غیر معمولی تعہد سے اہتمام فرماتے۔ وقت سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے۔ ذکر الٰہی سے اپنے اوقات کو سجاتے۔ آپ نے زندگی بھر قلمی اور لسانی جہاد کیا۔ قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جو بہت مقبول ہوا۔ متعدد کتب تصنیف کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ کے بارہ میں نہایت ایمان افروز کتب لکھیں۔ اپنے سوانح حیات بھی انتہائی عاجزی اور خاکساری کے انداز میں نہایت تفصیل سے لکھے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تحریرات کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا۔ زندگی کے آخری سالوں میں تو آپ نے دنیاوی مناصب سے معذرت کرتے ہوئے اپنے آپ کو کلیتاً دینی خدمات کے لئے وقف کر دیا تھا اور یہ سلسلہ زندگی کے آخر تک جاری رہا۔ آپ کی یہ خدمات ایک مستقل صدقہ جاریہ کا حکم رکھتی ہیں۔ جن دنوں آپ تالیف و تصنیف اور ترجمہ کے کاموں میں مصروف تھے اور آپ کا بیشتر وقت اسی کام میں صرف ہوتا تھا۔ آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں دن بھر کام میں مصروف رہتا۔ رات کو بھی دیر تک اس کا سلسلہ جاری رہتا اور بالآخر جب تھک کر سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں اپنا قلم رکھ دیتا ہوں اور اپنے آپ سے یوں مخاطب ہوتا ہوں: ''ظفر اللہ خان! اب تُو بہت تھک گیا ہے۔ اب تو کچھ آرام کر لے۔ آج تمہیں اللہ تعالیٰ نے جو مہمت دی اس کے مطابق تو نے کام کر لیا۔ اب سو جاؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید مہلت دی تو باقی کام کل کر لینا۔ فرمایا کرتے تھے کہ یہ کہتے ہوئے میں بستر پر دراز ہو جاتا ہوں۔ کیا ہی صوفیانہ اور ایمان افروز انداز ہے سونے کا!

ایک فارسی مصرعہ آپ بہت کثرت سے اپنی گفتگو میں استعمال فرمایا کرتے تھے کہ ''کار دنیا کسے تمام نکرد'' کہ دنیا کے کام تو اتنے ہیں کہ کبھی بھی کسی نے سب کام مکمل نہیں کئے۔ یہ بات بالکل درست ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت چوہدری صاحبؓ نے وقت کو بھرپور طور پر استعمال کرنے اور نفع رساں کاموں میں خرچ کرنے میں ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ آپ زندگی کے ہر دن کو اور وقت کے ہر لمحہ کو اللہ تعالیٰ کی نعمت یقین کرتے اور بہترین رنگ میں صرف کرنے کی کوشش میں لگے رہتے۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے آپ اکثر اوقات ''مہلت'' کا لفظ استعمال فرماتے جو اس عارفانہ بیان میں خوب سجتا تھا۔ سونے کے حوالہ سے ایک اور بات یاد آئی۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کی گفتگو میں شکر نعمت کا مضمون بہت کثرت سے آتا تھا سونے کے حوالہ سے آپ بار ہا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو بے شمار احسانات فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ سر تکیہ پر رکھتے ہی مجھے نیند آجاتی ہے۔ اور اس طرح میرا کوئی وقت ضائع نہیں جاتا۔ کئی بار یہ بھی بیان فرمایا کہ جب میں کار میں سفر کر رہا ہوتا ہوں اور کار ٹریفک لائٹ پر ذرا سی دیر کے لئے رُکتی ہے تو بسا اوقات اتنی دیر میں بھی میری آنکھ لگ جاتی ہے اور کار چلنے پر بیدار ہو جاتا ہوں۔

سفر آخرت کا بیان

اب مضمون کے آخر میں مَیں حضرت چوہدری صاحبؓ سے اپنی دو آخری ملاقاتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک آپ کی زندگی میں ہوئی اور ایک وفات کے بعد۔ جب میں 1983ء میں دوسری بار لندن آیا تو اس وقت آپ لندن میں ہی قیام پذیر تھے لیکن یہ پروگرام پُوری طرح طے کر چکے تھے کہ اب میں نے اپنی زندگی کے بقیہ دن پاکستان میں گزارنے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں چلتے پھرتے پاکستان جانا چاہتا ہوں تابوت میں بند ہو کر نہیں۔ میرے لندن آنے کے چند روز بعد 19 نومبر 1983ء کو آپ کی پاکستان واپسی کا پروگرام بن چکا تھا اور احباب سے الوداعی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ محترم چوہدری صاحب بالعموم ہر کسی سے محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ الوداعی ملاقاتوں میں تو یہ کیفیت اور بھی نمایاں تھی۔ بڑی عمر کے احباب جماعت اور نوجوانوں کے علاوہ بچوں سے بھی بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ لیکن عام طور پر بچوں کو گود میں بٹھانے کی صورت میں نے نہیں دیکھی۔ ہمارا بیٹا عزیزم عطاء المنعم راشد ان دنوں گیارہ ماہ کا تھا میں اسے اُٹھا کر چوہدری صاحبؓ سے ملوانے لے گیا کہ پھر نہ معلوم زندگی میں ایسا موقع دوبارہ مل سکے یا نہ۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس کی خوش قسمتی کہ وہ کچھ دیر آپ کی شفقت اور دعاؤں سے فیضیاب ہوتا رہا۔ اس نادر موقع کی ایک تصویر کسی دوست نے لے لی لیکن افسوس کہ اب معلوم نہیں کہ وہ کون دوست تھے اور یہ تصویر اب کہاں ہے۔

19 نومبر 1983ء کو آپ نے لندن کے مطار ہیتھرو (Heathrow) سے پی آئی اے کے ذریعہ لاہور کی پرواز پر سفر کیا۔ مطار کا لفظ میں نے اس مضمون میں کئی بار خاص طور پر اس وجہ سے بھی لکھا ہے کہ حضرت چوہدری صاحبؓ کا یہ ایک پسندیدہ لفظ تھا۔ ائیر پورٹ کی بجائے آپ ہمیشہ مطار کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔ آپ کو الوداع کہنے والوں میں یہ عاجز بھی شامل تھا۔ اس موقعہ پر آپ سے معانقہ کی سعادت ملی جو ایک الوداعی معانقہ بن گیا۔ خوش قسمتی سے اس موقع پر لی گئی تصویر اب بھی موجود ہے۔

آپ کی وفات یکم ستمبر 1985ء کو لاہور میں ہوئی۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے، جو چوہدری صاحبؓ مرحوم و مغفور کی از حد ممنون احسان جماعت ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس موقعہ پر تین افراد جماعت پر مشتمل ایک وفد جنازہ میں شمولیت کے لئے پاکستان بھیجا۔ یہ عاجز بھی اس وفد میں شامل تھا۔ آپ کا جسدِ خاکی محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے مکان میں تھا جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ تعزیت کے لئے آنے والے احباب جماعت وغیر از جماعت احباب کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ ہم اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں آپ کا جسدِ خاکی رکھا ہوا تھا۔ سفید چادروں میں ملبوس یہ مرد درویش ایک عجیب شان کے ساتھ آسودۂ خواب تھا۔ سینہ پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بیج اس وقت بھی بڑی شان سے جگمگا رہا تھا جس کی عظمت کی خاطر آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو زندگی بھر وقف کئے رکھا۔

اس نفسِ مطمئنہ کے پُرنور چہرے کے دیدار کے بعد ہم نے لاہور اور ربوہ میں دوبار آپ کی نماز جنازہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی اجازت سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ کے اندر قطعۂ خاص میں ہوئی تو اس موقع پر بھی اس عاجز کو تدفین میں حصّہ لینے کی سعادت نصیب ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مٹی دی اور آخری دعا میں بھی شریک ہوا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ ایک نہایت بابرکت اور کامیاب زندگی گزار کر اس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں مقام محمود عطا فرمائے۔ آپؓ خود تو رُخصت ہو گئے لیکن آپؓ کی یادیں آج بھی زندہ ہیں اور ان کا نیک تذکرہ ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔

☆...☆...☆

بقیہ: جلسہ سالانہ بیلجئم 2018ء (اختتامی خطاب)

..........................از صفحہ 24

فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ ... خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔ ...‘‘ (اللہ تعالیٰ کی ہستی بڑی عظیم ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو اور خوف کھاتے رہو۔ تمہارے دل میں خوف ہونا چاہئے۔ خوف اس لئے کہ پہلے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ پیار کرنے والا ہے۔ پس متقی جو ہے وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتا ہے اور اُسے یہ خوف رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ فرمایا ’’... اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 9)

پھر آپؑ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہونا چاہئے کیونکہ یہی حقیقی نیکی اور تقویٰ ہے۔ لیکن کب انسان کا ہر فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے آپؑ یہ فرماتے ہیں کہ:

’’بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ ...‘‘ (جذبات نفس سے پاک ہونا، نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلنا۔ اور خدا کے ارادے کیا ہیں؟ وہی جس کا پہلے ذکر ہو گیا کہ قرآن کو دیکھو۔ قرآن کے مطابق چلو۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہوئے ہیں، اوامر اور نواہی ہیں، کرنے اور نہ کرنے کے حکم ہیں ان کو دیکھو اور ان پر عمل کرو۔) فرمایا ’’... جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادے سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدّمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتابُ اللہ اس کا حرکت وسکون نہ ہو گا۔ ...‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دیکھے بغیر وہ کوئی کام نہیں کرے گا) ’’... اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ۔ (الانعام: 60) ...‘‘ کہ کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر اس کا ذکر روشن کتاب میں ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات ہے ہی نہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں نہ ہو۔ کوئی انسانی زندگی میں ایسا موقع آتا ہی نہیں یا آئے گا ہی نہیں یا اس کا امکان ہے ہی نہیں کہ وہ ایسا موقع آئے یا ایسی بات ہو جس کے بارے میں کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی نہ دے دیا ہو۔

پس قرآن کریم میں ہر ایک مومن کی رہنمائی ہے۔ فرمایا ’’... سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مؤاخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویّت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ عَادَ لِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ بِالۡحَرۡبِ (الحدیث)۔ جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ ...‘‘ (یہ حدیث ہے۔) ’’... اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 15-14)

پس انسان کے لئے مصائب و مشکلات سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور خدا تعالیٰ کو اپنا معاون و مددگار بنائے۔ حالات ایسے ہوں جہاں ہر طرف انسان مشکلات میں گھرا ہو۔ جنگوں کے بھی خطرے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں اس کا ذکر کر دیا۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو صفحہ 154)

پس اللہ تعالیٰ سے پیار رکھنا ضروری ہے۔ پھر اپنی بیعت میں آنے کے حوالے سے افراد جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘

فرمایا ’’... آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اُس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ ...‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 10)۔ گناہوں کا، کمزوریوں کا ایک داغ ہوتا ہے دل پر پڑتا ہے اور اگر اس کا علاج نہ کرو گے تو وہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جائے گا۔ فرمایا کہ ’’... صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ ...‘‘ (جو چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں اگر ان کو توجہ نہیں دو گے، سستی دکھاؤ گے تو بظاہر جو چھوٹے لگنے والے گناہ ہیں وہ بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’... صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ ...‘‘ (بعض چیزیں، کمزوریاں ہیں انسان سمجھتا ہے کوئی بات نہیں، معمولی سی چیز ہے۔ فرمایا کہ معمولی نہ سمجھو، یہی بڑا گناہ بن جائے گی اور پھر جس طرح ایک داغ منہ کو سیاہ کر دیتا ہے یہ بڑا گناہ بن کے تمہیں سیاہ کر دے گا۔ اگر چھوٹی چھوٹی برائیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ نہ دی تو یہ بڑے گناہ بن جائیں گے اور اس کی وجہ سے انسان کا کُل چہرہ بھی سیاہ ہو جائے گا، دل بھی سیاہ ہو جائے گا۔)

فرمایا کہ ’’... اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ...‘‘ (ایک طرف تو اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے۔ بہت کرم کرنے والا ہے۔ بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔ بڑا نوازنے والا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ بڑا قہار بھی ہے۔ منتقم بھی ہے۔ جو گناہ کرنے والے ہیں ان کو سزا بھی دیتا ہے۔ فرمایا کہ ’’... ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ ...‘‘ (دعویٰ یہ کر رہے ہو کہ ہم بیعت میں آ گئے۔ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا۔ ہم نے دنیا کو دین سکھانا ہے۔ ہم نے دنیا پر اسلام کے غلبہ کے لئے ہر کوشش کرنی ہے، لیکن اگر عمل نہیں تو یہ صرف منہ کی باتیں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بھڑکانے والے ہو۔ فرمایا ’’... پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں۔ ...‘‘ فرمایا کہ ’’... جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ ...‘‘ (وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں سے یہ تھا کہ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا، تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ لیکن کیا ہوا کہ مسلمان کافروں سے ہزیمت اٹھانے والے بن گئے؟ اس لئے کہ ان کے عمل نہیں تھے۔) آپ نے فرمایا کہ ’’... حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ ...‘‘ (آجکل بھی اس زمانے میں ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ ہر مسلمان حکومت جو ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں غیر مسلم حکومتوں کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں، ان سے مدد کے طالب ہیں اور ان کی مدد سے پھر اپنے مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں، معصوموں کو قتل کر رہے ہیں، بچوں کو قتل کر رہے ہیں، عورتوں کو قتل کر رہے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ کیا اسلام کی یہ تعلیم تھی کہ معصوموں کو قتل کرو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت للعالمین تھے۔ اب یہ نمونے دکھائے جا رہے ہیں تو اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے کہ پھر غیر مسلم حکومتیں بھی، بڑی حکومتیں بھی، بڑی طاقتیں بھی اپنی شرائط پر ان سے اپنی شرائط منوا رہی ہیں اور وہ جو چاہتی ہیں وہ کرتی ہیں اور ان کے جو ذرائع ہیں، قدرتی وسائل ہیں، جو دولتیں ہیں ان پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ فرمایا ’’... اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اَور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدُنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 11)

پھر فرمایا کہ ’’اللہ کا خوف اِسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ ...‘‘ (یہ بہت سوچنے والی بات ہے، بہت غور کرنے والی بات ہے، بہت فکر والی بات ہے کہ اپنے دل کو ٹٹولیں۔ ہر ایک اپنے دل کو ٹٹول سکتا ہے۔ اگر دل ناپاک ہے تو پھر ہم جتنی مرضی اچھی باتیں کر رہے ہوں خدا کی نگاہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔) فرمایا ’’... بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ ...‘‘ (بلکہ یہی نہیں کہ صرف حیثیت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے ہو گے، اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔) پس فرمایا ’’... پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔ اسی لئے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے۔ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ ...‘‘ فرمایا ’’... اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے، وہ پرواہ نہیں کرتا۔ ...‘‘ فرمایا کہ دیکھو ’’... بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن ...‘‘ (اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ میں فتح دوں گا لیکن) ’’... پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ ...‘‘ (اتنا رونے کی ضرورت کیا ہے؟ اتنی پریشان ہونے کی ضرورت کیا ہے؟) ’’... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 11-10)

کوئی ایسی شرطیں ہوں جو مجھ پر ظاہر نہ ہوئی ہوں یا تم لوگوں سے متعلق ہوں اور وہ پوری نہ ہو رہی ہوں تو پھر یہ ضروری ہے کہ میں دعا کروں اور اپنی بشری کمزوریوں کے لئے بھی اور تم لوگوں کی کمزوریوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں تا کہ فتح یقینی فتح میں بدل جائے۔

پس یہ ہے وہ گُر جسے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تجھے غلبہ دوں گا۔ تیری جماعت کو پھیلاؤں گا لیکن اس کے ساتھ یہ شرائط بھی ہیں کہ ہمارے عمل بھی اس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ پس ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی بس اتنا ہی کافی ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ عمل کرنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق چلنے کی حتی المقدور کوشش کرنی پڑے گی تبھی خدا تعالیٰ کو ہم راضی کر سکتے ہیں تبھی وہ ہمیں مشکلات سے نکالنے کے راستے بھی دکھائے گا اور پھر ایسے راستے دکھائے گا جو ہماری سوچ سے بھی بالا ہوں گے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ اور طاقتیں دی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا ہی ایک مؤمن کا کام ہے اور حقیقی تقویٰ یہی ہے اور ان کا جائز استعمال، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جب جائز استعمال ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اُن کے اِن قویٰ اور طاقتوں کی نشوونما بھی ہو گی، وہ پھلیں گے، پھولیں گے اَور ان میں زیادہ طاقت پیدا ہو گی، آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیّت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا۔ ...‘‘ (اس لئے انسان کو جو جنسی اعضاء دیئے ہیں، یا وہ زنا کے ذرائع ہیں وہ بدنظریاں ہیں جو انسان آنکھوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ ان کو ختم کر دو، ان کو نکال دو بلکہ فرمایا کہ ان کا جائز استعمال تو صحیح ہے اور وہ تبھی ہو گا جب تمہارا نفس پاک ہو گا۔ پس اپنے اندر کو ٹٹولو، اپنے دلوں کو ٹٹولو اور اپنے نفسوں کو دیکھو کہ وہ پاک ہے کہ

جلسہ سالانہ بیلجئیم 2018ء کے اختتامی اجلاس کا روح پرور منظر (16 ستمبر 2018ء)

نہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’... جیسے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے کہ) قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (المومنون:2) اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (البقرۃ:6)۔ یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔...‘‘ (فلاح پانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی عبادتوں کی، نمازوں کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور پھر تمہارا ایمان بالغیب ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ ہمیں سمجھ آئے گی تو ہم سمجھیں گے۔ ہاں سمجھ ضرور آنی چاہئے لیکن پہلے ایمان بالغیب حاصل کرو اور پھر اس کو سمجھنے کی کوشش کرو تو اللہ تعالیٰ سمجھا بھی دے گا۔ فرمایا کہ وہ بلا سوچے سمجھے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں، تمام شریعتوں پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔) ’’...یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔...‘‘

(فلاح کے راستے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کو ان کے اعلیٰ معیار تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ مخلوق کے حق ادا کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ فرمایا تب فلاح کے رستے پر چلو گے اور فلاح تک پہنچو گے۔ ان کامیابیوں تک پہنچو گے جو انسان کو ہر مشکل اور مصیبتوں سے نجات دلاتی ہیں۔)

فرمایا ’’...پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔ سو ہماری جماعت...‘‘ (غور سے سننے والی بات ہے) فرمایا ’’**سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔**‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 35)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ کامیابی پر اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں:

’’... اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمّت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آ جاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔...‘‘ اگر تو دعائیں کرنے سے، نشان دیکھنے سے، قبولیت سے، اللہ تعالیٰ کی طرف خاص رجوع پیدا ہوتا ہے تو یہ بڑی کامیابی ہے۔ اگر ان کو اپنی کسی خوبی کا نتیجہ سمجھو تو پھر تباہی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنی کسی خوبی کا نتیجہ۔ فرمایا کہ ’’...اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔‘‘

فرماتے ہیں ’’بہت تنگدستی بھی انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے۔ اَلۡفَقۡرُ سَوَادُ الۡوَجۡهِ۔ ایسے لوگ میں نے خود دیکھے ہیں۔...‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’...ایسے لوگ میں نے خود دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستیوں کی وجہ سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ مگر مؤمن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانے کو بھولتا نہیں بلکہ اسے یاد رکھتا ہے۔...‘‘ (بعض حالات برے آتے ہیں، ابتلا یا مشکل آتی ہے وہ سزا کے طور پر نہیں آتی۔ بعض دفعہ مؤمنین کو آزمانے کے لئے آتی ہے تو اس پہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑنا نہیں بلکہ اور اس کے آگے جھکنا ہے، اس کے آگے دعائیں کرنی ہیں، اس کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مانگنا ہے تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور پھر ان دعاؤں کو پھل لگاتا ہے۔ قبول ہوتی ہیں اور سب مشکلات و مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسا شخص جب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں تو پھر اس پہلے زمانے کو بھی نہیں بھولتا، عاجزی اس کی قائم رہتی ہے۔ فرمایا کہ ’’...غرض اگر اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑنا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کر لے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔...‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 156-157)

پھر تقویٰ پر چلنے والوں کی ایک ضروری شرط کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس شرط کو پورا کرنا بھی متقی کے لئے ضروری ہے آپ فرماتے ہیں:

’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔‘‘ (عاجزی، انکساری اور غربت سے مراد یہ نہیں کہ مالی لحاظ سے غریب ہو بلکہ انسان کو غریب طبع ہونا چاہئے۔ دولت اور پیسہ بھی جو ہے اس کی وجہ سے فخر اور تکبر پیدا کرنے کی بجائے عاجزی اور انکساری آنی چاہئے) فرمایا: ’’یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔‘‘ (پیسہ زیادہ ہو، دولت ہو تو انسان میں تکبر آ جاتا ہے اور جب تکبر آتا ہے تو پھر وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے اور غصہ بھی آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ ناجائز غضب کا تقویٰ سے مقابلہ کرنا ہے۔ فرمایا کہ ’’...بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘ (گویا کہ بہت مشکل کام ہے) فرمایا کہ ’’...عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔‘‘ (غرور اور تکبر جو پیدا ہوتا ہے وہ غصہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا تکبر اور غرور کی وجہ سے انسان کے دل میں غصہ آتا ہے اور دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے۔) فرمایا کہ ’’...غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ (یہ بہت اہم بات ہے۔ غصہ انسان کو اس وقت آتا ہے جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے کہ میں کوئی چیز ہوں اور دوسرا حقیر ہے۔ میرے سے کم تر ہے۔) فرمایا کہ ’’...مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے...‘‘ (بڑا تو وہ ہے جو کسی غریب اور عاجز انسان کی بات، اسی کی سطح پر آ کر غور سے سنے، نیچے ہو کر سنے) ’’...اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزّت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ۔ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ۔ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۔ (الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو...‘‘ (فُسّاق اور فُجّار کون ہیں؟ جھوٹے، گناہگار، بدچلن لوگ۔ تو آپؑ نے ایسے لوگوں کو بڑا انذار کیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ نیکی اختیار کرنے کے بعد پھر گناہوں میں ڈوب جانا، بدچلن ہو جانا، گناہگار ہو جانا یہ بہت بڑا ظلم ہے جو انسان اپنے آپ پر کرتا ہے۔ بس ہمیشہ توبہ کرنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے اور توبہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنی چاہئے۔ اس کی طرف جھکنا چاہئے۔

فرمایا: ’’...اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمے سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰکُمۡ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ (الحجرات:14)‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 36)

(.....................جاری ہے)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

تعارف کتاب

’’پردہ‘‘

(فرخ سلطان محمود)

سرورق : پردہ (اردو)

مصنّفہ : انتخاب از ارشادات حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پبلشر : لجنہ سیکشن مرکزیہ لندن

شائع شدہ : لندن

ایڈیشن : اوّل

تاریخ طباعت: نومبر 2018ء

تعداد : 16000

تعداد صفحات: 220

تصاویر : ایک عدد رنگین

قیمت : £1-ایک پاؤنڈ سٹرلنگ (برطانیہ میں)

اِس دَورِ آخرین میں معاندینِ اسلام جس شدّت کے ساتھ ہر جہت اور ہر زاویہ سے اسلامی تعلیم پر حملہ آور ہیں اور بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن اُسوۂ حسنہ کو گدلا کرنے کی ناپاک اور ناکام سازشوں میں مصروف ہیں اُس کا اظہار کبھی تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نازیبا خاکوں کی اشاعت کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی کسی عیسائی پادری کی طرف سے قرآن کریم جیسی مقدّس ترین الہامی کتاب کی بے حُرمتی کرنے سے نیز حضرت خاتم النبیین ﷺ اور خاتم الکتب قرآن کریم کی مقدّس تعلیم پر جارحیت کے مرتکب کبھی دجّالی مصلحتوں کا شکار وہ منتخب عوامی نمائندے بھی ہوتے ہیں جو بعض ممالک کی قانون ساز اسمبلیوں کی نشستوں پر بیٹھ کر اسلام مخالف قوانین کی تشکیل میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔ نیز مغربی ممالک میں نام نہاد آزادیٔ رائے کا مدّعی میڈیا اور اس کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والے شُتر بے مہار قسم کے چند صحافی اور تجزیہ نگار بھی اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی منفی تصویر کشی کرتے ہوئے کبھی اسلامی جہاد کی خودساختہ تشریحیں کرتے نظر آتے ہیں تو کبھی انسانیت کے خلاف کئے جانے والے سنگین جرائم پر بیان شدہ قرآنی سزاؤں میں تشدّد کے عنصر کو ابھارتے ہوئے اُن کی تشہیر میں سرگرم عمل ہیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامی پردہ اور اس جیسے دیگر قرآنی احکام پر استہزاء کرتے ہوئے نقاب اور حجاب پر پابندی کے نفاذ کا قانونی جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

علم و دانشوری کا خودساختہ دعویٰ رکھنے والے بعض متعصّب اخبار نویس ایک طرف تو باپردہ مسلمان خواتین کو ایک قیدی کے رُوپ میں بے بسی کی تصویر بنا کر پیش کرتے ہیں تو دوسری طرف تہذیب و تمدّن اور ثقافت (civilisation) کے ارتقاء کے نام پر مسلمان عورتوں کی نام نہاد آزادی (یعنی بے حیائی اور عریانی) کی حمایت میں اپنی آوازیں بلند کرتے چلے جارہے ہیں۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ آج کسی بھی مسلمان ریاست میں اگر عورت مجبور و محصور نظر آتی ہے تو اس کی وجہ اُس معاشرہ کی وہ بے جان روایات ہیں جن کا اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کو جو حقوق ڈیڑھ ہزار سال قبل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائے تھے دنیا کا کوئی دوسرا مذہب، معاشرہ، تمدّن یا تہذیب اُس سے بڑھ کر حقوق دینے کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ عورتوں کو دی جانے والی حقیقی آزادی کا جو تصوّر اسلام نے اپنی تعلیمات میں پیش کیا ہے اور جسے ہمارے آقا و مولا حضرت رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ نے اپنے پاکیزہ نمونہ سے دنیا کے سامنے عملاً پیش کیا اور جس کے نتیجہ میں عورتوں کو مدینہ کے عرب معاشرہ میں وہ احترام اور مقام ملا ہے جس کا عُشرِ عشیر بھی کسی دوسرے مذہب کی تعلیم یا کسی جدید تہذیب میں دکھائی نہیں دیتا۔

اسلام پر اعتراضات کے حوالہ سے مغرب کے مزاج کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام نے متعدد مواقع پر ہمیں وہ مربوط دلائل عطا فرمائے ہیں جن کے نتیجہ میں صرف احمدی مسلمان ہی ہیں جو اسلام پر کئے جانے والے ہر حملے کا جواب دینے اور دیگر مذاہب کی تعلیمات پر اسلامی تعلیم کی واضح برتری کو ثابت کرسکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تاہم گزشتہ چند سالوں سے اسلام کے خلاف بغض و عناد کا اظہار جس شدّ و مد سے کیا جارہا ہے اُس کے پیش نظر احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کے ذہنوں میں اسلام کی عالمگیر تعلیمات کی فوقیت اُجاگر کرنے کے لئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں لجنہ سیکشن مرکزیہ کو پردہ کے موضوع پر ایک کتاب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے جس میں خلافتِ خامسہ کے آغاز سے لے کر 2017ء تک کے منتخب خطباتِ جمعہ، خطابات، پیغامات اور کلاسوں میں نیز مختلف ممالک میں لجنہ اماء اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کو دی گئیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح اور پُرمعارف ارشادات شامل ہیں۔

اگرچہ یہ کتاب بالخصوص احمدی خواتین کے لئے تیار کی گئی ہے جس کو پڑھنے سے پردہ کے اسلامی حکم کی اہمیت و برکت کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ تاہم اِس کتاب کی افادیت صرف عورتوں تک ہی محدود نہیں بلکہ مَردوں کے لئے بھی یہ یکساں اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں پاکبازی اور غضِّ بصر کی جو پُرحکمت قرآنی تعلیم بیان ہوئی ہے اُس پر عمل کر کے مرد اور عورت دونوں ہی عصرِ حاضر میں پھیلی ہوئی اخلاقی برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت بلاشبہ اُن چند فقرات سے بخوبی عیاں ہوسکتی ہے جو سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے پیش لفظ کے طور پر تحریر فرمائے ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں:

’’پردے کے متعلق مَیں نے قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف مواقع پر بہت کچھ کہا ہوا ہے۔ اس کتاب میں پردے کے متعلق جو امور ہیں ان کو لجنہ اور ناصرات کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور اس بارہ میں ہر موقع پر انہیں اپنے نیک نمونے پیش کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین‘‘

سرِدست یہ کتاب اردو زبان میں شائع ہوئی ہے جس کے دیگر زبانوں (انگریزی، عربی، جرمن، فرنچ، بنگلہ اور انڈونیشین وغیرہ) میں تراجم کئے جارہے ہیں۔ A5 سائز کے قریباً سوا دو صد صفحات پر مشتمل اس کتاب کے پہلے باب میں پردے کے شرعی حکم کی حِکمت بیان کرتے ہوئے مَردوں اور عورتوں کو غضِّ بصر سے کام لینے کے حکم کا پس منظر بیان کیا گیا ہے نیز عورت اور مرد کی پاکدامنی، نیز فروج سے اصل مراد اور ان کی حفاظت کی تشریح بھی اس باب میں شامل ہے۔

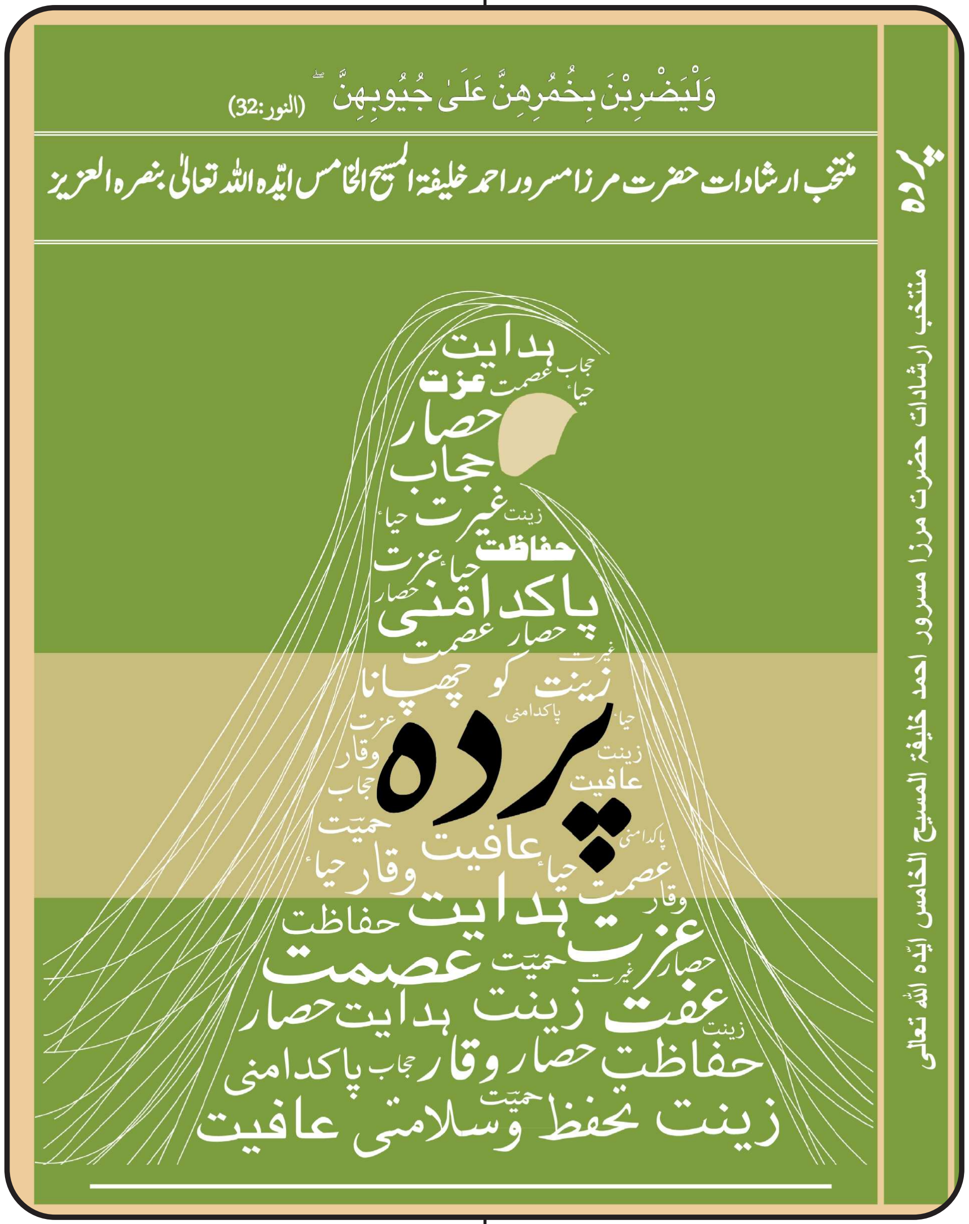

دوسرے باب میں بتایا گیا ہے کہ چہرے کا پردہ اس لئے ضروری ہے کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور یہ کہ عورت کا تقدّس زینت چھپانے میں ہے۔ تیسرے باب میں اسلامی پردے کی حدود تفصیل سے بیان کی گئی ہیں مثلاً محرم رشتہ داروں سے پردہ کی چھوٹ میں حکمت و فلسفہ، گھروں میں داخل ہونے والوں کے لئے مشروط اجازت کا بیان، عورتوں اور مَردوں کی مخلوط مجالس نہ لگانے کی ہدایت، عورتوں کا مَردوں کے ساتھ ہاتھ ملانے کی ممانعت، ملازمین سے بھی پردہ کرنے کی نصیحت۔ نیز تقریبات میں عورتوں کی طرف لڑکوں کا کھانا serve نہ کرنے، خوشی کی تقریبات کے موقع پر عورتوں کے رقص اور دلہن اور شادی میں شریک خواتین کو بھی پردہ کا خیال رکھنے کی بابت بصیرت افروز ارشادات اور ان کی حکمتیں مذکور ہیں۔

کتاب کے چوتھے باب میں اسلامی پردہ پر غیروں کی طرف سے اٹھائے جانے والے مختلف اعتراضات کا ردّ کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ہر مہذّب معاشرہ میں معززین کا لباس باوقار ہوتا ہے۔ اسی طرح پردہ کی قرآنی تعلیم کا مقابلہ انجیل کے اسی قسم کے احکامات سے کیا گیا ہے نیز مشرقی اور مغربی معاشروں کا تقابلی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ اسلامی روایات پر پابندی کی کوششوں کے ضمن میں عورتوں اور مَردوں کی علیحدہ نشستوں پر کئے جانے والے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ نیز مسلمان عورتوں اور مَردوں کے علیحدہ نماز ادا کرنے پر اعتراض کا پُرحکمت جواب بھی اس باب میں شامل ہے۔ اسی طرح غیروں کی طرف سے عورتوں کے حقوق کے نام پر پردہ پر کی جانے والی تنقید کا مؤثر جواب دیا گیا ہے۔ آخر میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ پردے میں کسی قسم کا تشدّد جائز نہیں۔ پانچواں باب لِبَاسُ التَّقْوٰی کے موضوع سے شاملِ کتاب ہے جس میں لباس کے دو بنیادی مقاصد بیان کئے گئے ہیں یعنی اوّل ہماری کمزوریوں کو ڈھانکتا ہے اور دوم زینت عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد لفظ ریش کا مفہوم پیش کیا گیا ہے جس کے لُغوی معانی ہیں ’’پرندوں کے پَر‘‘ (جنہیں نوچ دیا جائے تو وہی پرندہ بے حد بدصورت نظر آتا ہے) اور انسانوں کے حوالہ سے اس سے مراد ہے ’’خوبصورت لباس‘‘۔ اس کے بعد حیادار لباس کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ عربوں اور ترکوں میں بھی برقع کا رواج تھا۔ یہاں یہ نصیحت بھی کی گئی ہے کہ برقعے حیادار ہونے ضروری ہیں نیز سوئمنگ کے لباس میں بھی احتیاط کے پہلوؤں کو مدّنظر رکھا جانا چاہئے۔

کتاب کا چھٹا باب ’’سوشل میڈیا اور پردہ‘‘ سے معنون ہے۔ اس باب میں سوشل میڈیا کے بے پردگی بڑھانے میں کردار کا ذکر کرنے کے بعد سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے بارے میں نصائح شامل ہیں۔ ساتویں باب میں احمدی عورت کی ذمہ داریوں پر تفصیل

...باقی صفحہ 10 پر...

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

جماعت احمدیہ کے لئے خدائی غیرت

ماہنامہ ''النور'' امریکہ اگست وستمبر 2012ء میں مکرم منیر احمد کاہلوں صاحب کے قلم سے جماعت احمدیہ کیلئے خدائی غیرت کے اظہار کے حوالہ سے ایک واقعہ شائع ہوا ہے۔

1994ء میں مالو کے تتلے (ضلع نارووال) میں کوئی احمدیہ مسجد نہیں تھی۔ ایک کچے مکان کے کمرہ میں دو تین گاؤں سے احمدی آکر نماز جمعہ ادا کرلیتے کیونکہ گاؤں کی مشترکہ مسجد سے ایک پیر صاحب کے بھڑکانے پر ہمیں بے دخل کردیا گیا تھا۔ تب احمدیوں کو اپنی مسجد کی تعمیر کا خیال آیا تو ایک مخلص احمدی زمیندار نے دو کنال اراضی بلامعاوضہ پیش کردی۔ چنانچہ دوستوں نے باہمی تعاون سے اس جگہ مسجد تعمیر کرلی اور ایک جمعہ کی نماز پر اس کا افتتاح بھی کرلیا۔ مسجد کے اندر جھنڈیاں اور بینر وغیرہ لگائے گئے۔ ابھی تقریب کے بعد احمدی مسجد سے باہر بھی نہ نکلے تھے کہ دیوبندی مسجد کے امام کی رپورٹ پر پولیس کی دو گاڑیاں وہاں آئیں اور انسپکٹر نے احمدیوں سے پوچھا کہ کیا آپ نے جلسہ کیا ہے؟ امیر جماعت احمدیہ مکرم چوہدری خورشید انور صاحب ایڈووکیٹ نے جواب دیا کہ ہم نے جمعہ کی نماز کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا ہے اور ساری تقریب مسجد کے اندر ہی کی ہے۔ تاہم انسپکٹر بضد ہوا کہ وہ احمدیوں کے خلاف پرچہ دے گا۔ چنانچہ اُس نے تیرہ احمدیوں کے خلاف پرچہ فوجداری دے دیا جن میں مضمون نگار بھی شامل تھے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ اگلے روز مَیں نے سیشن جج سے ضمانت کروائی اور تھانہ جاکر انسپکٹر کو ضمانت نامہ دکھا کر کہا کہ مجھے شاملِ تفتیش کرلے۔ وہ حقارت آمیز لہجہ میں بولا کہ جرم کا ارتکاب کرکے اب ضمانت نامہ لے آئے ہو! مَیں نے کہا کہ بحث کی بجائے آپ مجھے شاملِ تفتیش کرلیں۔ وہ بولا کہ ضمانت کرا کر باتیں کرتے ہو، اگر ضمانت نہ کروائی ہوتی تو پھر تمہیں دیکھتا۔ وغیرہ

اس واقعہ میں احمدیت کی مخالفت جن دو افراد (دیوبندی امام مسجد اور انسپکٹر) نے کی تھی، خدا تعالیٰ نے بہت جلد اُن کو بدانجام تک پہنچادیا۔ مولوی صاحب کے بیٹے نے شیعہ فرقہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریر کی تو ایک خفیہ ایجنسی والے اُسے پکڑ کرلے گئے اور سات آٹھ ماہ تک اُس کی کوئی خبر نہ ملی۔ مولوی صاحب اس غم سے جانبر نہ ہوسکے اور چند ماہ بعد موت کے منہ میں چلے گئے۔ اسی طرح تھانہ کی حدود میں چند اشتہاری ملزم ایک عمارت کی بالائی منزل میں روپوش ہوئے۔ مذکورہ انسپکٹر اطلاع ملنے پر پولیس کی بھاری جمعیت لے کر وہاں پہنچا۔ دونوں طرف فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔ دو دن گزرنے کے بعد اشتہاری ملزموں نے کہا کہ ہم ایک شرط پر گرفتاری دیں گے اگر انسپکٹر خود آکر ہمیں گرفتار کرے۔ انسپکٹر بہت خوش تھا کہ اُسے تین چار ملزموں کو گرفتار کرنے کا موقع مل رہا تھا۔ جب انسپکٹر عمارت کے قریب پہنچا تو ملزموں نے فائرنگ کرکے اُسے ایک کانسٹیبل سمیت ہلاک کردیا۔ باقی تمام اہلکار محفوظ رہے۔

...❀...❀...

محترم سیّد شریف احمد شاہ صاحب

انگریزی ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' امریکہ جولائی 2012ء میں مکرمہ سیّدہ عزیزہ خان صاحبہ کے قلم سے اُن کے والد محترم سیّد شریف احمد شاہ صاحب کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔

محترم سیّد شریف احمد شاہ صاحب 5ستمبر 1928ء کو ضلع جہلم کے گاؤں پنڈوری میں مکرم سیّد رسول شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو ایک سکول ٹیچر تھے۔ آپ کو ابتدائی تعلیم کے بعد قادیان بھجوادیا گیا جہاں آپ چند سال تک مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے زیرتعلیم رہے۔ تاہم ڈگری حاصل کرنے سے کچھ دیر پہلے اپنی دلچسپی کی بنیاد پر رسول انجینئرنگ کالج میں داخل ہوگئے اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ بعدازاں کچھ عرصہ ناظم آباد کالونی کراچی کی آبادکاری میں ملازم رہے۔ اسی دوران نظام جماعت کے تحت ربوہ کے شہر کو بسانے میں اعزازی خدمت کی توفیق پائی۔ نیز پاکستان کے دوسرے بڑے ڈیم منگلا کو بنانے والی انجینئرنگ ٹیم کا بھی حصہ رہے۔

1955ء میں امریکہ کی یونیورسٹی آف میری لینڈ میں سول انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ کو داخلہ مل گیا۔ ڈگری حاصل کرلینے کے بعد آپ نے ورجینیا کے پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ سے سول انجینئرنگ میں ماسٹرز بھی کیا اور پھر امریکہ میں ہی رہائش اختیار کرلی۔ پھر آپ نے اپنے بڑے بھائی کو بھی امریکہ بلالیا اور انہوں نے بھی انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

محترم شاہ صاحب دیانتدارانہ رہنمائی اور مدد کا ایسا ذریعہ تھے کہ بے شمار لوگ اپنی متفرق مشکلات کے دوران آپ سے مشورہ اور دعا لینے آیا کرتے۔ چنانچہ کبھی ٹوٹتے ہوئے گھرانے پھر خوشی بسنے لگتے اور کبھی کوئی صدق دل سے اقرار کرتا کہ آپ کی دعا اور مشورہ سے اُس کی جمود میں مبتلا زندگی کے سفر میں نئی راہیں جنم لے رہی ہیں۔ تاہم آپ کی گفتگو کا اختتام ہمیشہ اسلام احمدیت کی دعوت پر ختم ہوتا۔ حتیٰ کہ جب آپ دل کے حملہ اور گردوں کے فیل ہونے کے امراض میں مبتلا ہونے پر ہسپتال میں داخل تھے اور بہت کمزوری محسوس کررہے تھے تو بھی ہسپتال کے عملہ کے ایک فرد کو کافی دیر تبلیغ کرتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی وفات کے بعد اُس نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے خود آپ کی فیملی سے رابطہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ خود اسلام احمدیت کی تعلیم پر صدق دل سے عمل کرنے والے اور ایک چلتے پھرتے مبلغ تھے۔ دینی علم آپ کو قادیان میں زیرتعلیم رہنے سے حاصل ہوا تھا اور عملی طور پر آپ کا نمونہ بطور مسلمان بہت عمدہ تھا۔

خدمت خلق کے میدان میں بھی آپ کو کئی غیرمعمولی خدمات کی توفیق ملی۔ قیامِ پاکستان کے بعد ہونے والی نقل مکانی کے دوران آپ کو گاؤں کا ایک خوفزدہ سکھ بچہ ملا جس کے والدین بھارت جاچکے تھے اور وہ اُن سے بچھڑ گیا تھا۔ آپ اُسے اپنے گھر لائے۔ تسلّی دی۔ پھر حفاظت کے خیال سے اُس کی پگڑی اُتار کر اُسے اپنی بہن کے کپڑے پہنادیئے اور لڑکی کے حلیہ میں اُسے اپنی سائیکل پر بٹھا کر لمبا سفر طے کرکے بارڈر تک چھوڑ کر آئے۔ اسی طرح امریکہ میں ایک رات ڈرائیونگ کے دوران اچانک آپ کی نظر ایک اُلٹ جانے والی کار پر پڑی جس میں سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔ آپ نے اپنی پروا کئے بغیر کار میں پھنسی ہوئی خاتون کو کھینچ کر باہر نکالا ہی تھا کہ اُس کار میں آگ بھڑک اُٹھی۔

محترم شاہ صاحب کے سسرال پاکستان میں گاؤں منڈیر سے تعلق رکھتے تھے لیکن یہ اپنے علاقہ میں اکیلا احمدی گھرانہ تھا اور دُور دُور تک کوئی احمدی نہ تھا جن سے رابطہ ہوسکتا۔ آپ نے اُن کی مدد کرتے ہوئے انہیں امریکہ میں بلالیا اور آپ کی وجہ سے ہی وہ جہاں معاشی طور پر مستحکم ہوئے وہاں احمدیت اور خلافت کے ساتھ بھی اُن کا ایک مضبوط تعلق قائم ہوگیا۔ اسی طرح اپنے بھائی کے مشورہ سے آپ نے اپنی خاندانی زرعی زمین اپنے غریب رشتہ داروں میں تقسیم کردی۔ بعد میں اس زمین کو سیراب کرنے کے لئے وہاں ایک ٹیوب ویل بھی نصب کروادیا۔

حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کی دعوت پر محترم شاہ صاحب مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔ آپ نے اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا بہت خیال رکھا اور اسلام کو ہمیشہ عملی طور پر ایک آسان مذہب کے طور پر متعارف کروایا۔ گھر میں فجر، مغرب وعشاء کی نمازوں کو باجماعت اہتمام کرتے۔ چونکہ دُور دُور تک کوئی باقاعدہ جماعت قائم نہیں تھی اس لئے دین سکھانے سے لے کر اردو سکھانے تک ساری تعلیم وتربیت گھر پر ہوتی۔

جب حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے امریکہ کا دورہ فرمایا تو ملاقات کے دوران محترم شاہ صاحب کو شمالی کیلیفورنیا جانے اور جماعت تشکیل دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے وہاں فوری طور پر ملازمت تلاش کی اور جلد ہی فیملی سمیت منتقل ہوگئے۔ آپ نے دُور دُور بسے ہوئے احمدیوں کی تلاش میں بہت محنت کی اور ہزاروں میل کا سفر اپنی کار کے ذریعہ طے کرکے دو سال میں قریباً ستر احمدیوں کو نظام سے منسلک کیا۔ اسی تلاش کے دوران معلوم ہوا کہ بہت سے احمدی کہلانے والے لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ رابطہ بڑھا تو اُن میں سے بعض مستقل طور پر خلافت کے ساتھ وابستہ ہوگئے اور اس طرح ایک مضبوط جماعت وجود میں آگئی۔ جمعہ کی ادائیگی آپ کے گھر پر ہونے لگی اور آپ کی اہلیہ محترمہ وہاں کی پہلی صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔ ماہوار اجلاسات اور دیگر مواقع پر آپ اپنی جیب سے کھانا تیار کرواتے جو آپ کی اہلیہ بخوشی تیار کرتیں۔ یہ سلسلہ کئی سال جاری رہا تا آنکہ محترم شاہ صاحب اپنے بچوں کے پاس دیگر مقامات پر منتقل ہوگئے۔

محترم سیّد شریف احمد شاہ صاحب نے 31جنوری 2012ء کو امریکہ میں وفات پائی۔

...❀...❀...

مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8اکتوبر 2012ء میں مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی شہادت کی خبر شائع ہوئی ہے جن پر نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے 4اکتوبر 2012ء کو اُس وقت فائرنگ کردی جب آپ کسی کام سے سائیکل پر گھر سے نکلے ہی تھے۔ فائر آپ کے دائیں کان کے نیچے گردن پر لگا اور حملہ آور فرار ہوگئے۔ کسی راہ گیر نے دیکھا تو ریسکیو والوں کو فون کیا۔ آپ کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ راستے میں ہی وفات ہوگئی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5اکتوبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا ذکر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

شہید مرحوم کا تعلق کوٹ مومن ضلع سرگودھا سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا مکرم حاجی امیرالدین صاحب کے ذریعہ ہوا۔ قیام پاکستان سے قبل آپ کا خاندان قادیان رہائش پذیر ہوگیا تھا تاہم قیام پاکستان کے بعد یہ خاندان دوبارہ کوٹ مومن واپس آگیا۔ پھر مرحوم کے والد مکرم خواجہ منظور احمد صاحب تقریباً 45 سال قبل سرگودھا شہر منتقل ہوگئے تھے اور یہ خاندان اُس وقت سے یہیں رہائش پذیر ہے۔ آپ کا خاندان تجارت سے منسلک رہا جس کو شہید مرحوم نے جاری رکھا۔ آپ کی کریانہ کی دکان تھی۔ مرحوم کو مذہبی مخالفت کا سامنا تھا۔ اپریل 2012ء میں مخالف دکانداران نے ان کے مالک دکان سے مل کر ان کی دکان خالی کروانے کی کوشش کی لیکن مالک نے انکار کردیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی دکانداران کی طرف سے ان کو مختلف طریقوں سے بہت تنگ کیا جاتا تھا۔ ان کی دوکان کے تالے میں کبھی ایلفی ڈال دیتے تھے یا سیل کردیتے، جلوس نکالتے اور توڑ پھوڑ ہوتی تھی۔ بہرحال جو کوششیں تنگ کرنے کی ہوتی تھیں، کرتے رہے لیکن یہ بھی استقامت سے ڈٹے رہے اور اپنے کاروبار کو جاری رکھا۔ سادگی ان میں بے تحاشا تھی۔ مالی کشائش کے باوجود چھوٹے موٹے کام کرنے ہوں تو سائیکل کا استعمال کیا کرتے تھے۔ کسی بھی جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور بڑے نیک نفس انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

...❀...❀...

ماہنامہ ''النور'' امریکہ اگست وستمبر 2012ء میں مکرم منور احمد کنڈے صاحب کی ایک غزل شامل اشاعت ہے۔ یہ مختصر نظم ہدیۂ قارئین ہے:

وقت کے ساگر میں ہوتا کیا سے کیا دیکھا کئے
ناؤ اپنی ڈوبتی تھی ناخدا دیکھا کئے
ہم چلے اپنے وطن کو جذبۂ الفت کے ساتھ
اور وہاں پر نفرتوں کا سلسلہ دیکھا کئے
دندناتے گامزن تھے راستوں پہ راہزن
منزلوں پہ خون بہتا جا بجا دیکھا کئے
کیا شکایت خار سے ہو اب درونِ گلستاں
خار، گل سے زخم کھاتا بارہا دیکھا کئے
کیسا عبرت ناک منظر تھا منور وہ کہ جب
آگ میں طیارۂ جنرل ضیاء دیکھا کئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
February 15, 2019 – February 21, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday February 15, 2019

00:10	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 4.
01:20	Huzoor's (aba) Reception At Mahmood Mosque: Recorded on May 14, 2016.
02:15	In His Own Words
02:55	Spanish Service
03:25	Pushto Muzakarah: Programme no. 12.
04:05	Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al Hajj, verses 15 - 34 by Khalifatul Masih IV (ra). Rec. January 6, 1997.
05:25	Aadab-e-Zindagi
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 5.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. February 11, 2018.
08:25	Masih Hindustan Main
09:00	Huzoor's (aba) Reception in Stockholm: Recorded on May 17, 2016.
10:05	In His Own Words
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail
12:05	Tilawat [R]
12:30	Live From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane: Recorded on May 28, 2016.
15:30	Qur'anic Archaeology
16:25	Friday Sermon [R]
17:35	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Beacon Of Truth [R]
19:25	Huzoor's (aba) Reception in Stockholm 2016 [R]
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	In His Own Words
21:30	Friday Sermon [R]
23:15	Masih Hindustan Main [R]

Saturday February 16, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat
01:15	Yassarnal Qur'an
01:35	Huzoor's (aba) Reception in Stockholm 2016
02:35	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
05:10	The Life Of Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
05:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 12.
07:10	Gift Of Sight
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
10:10	In His Own Words
10:35	Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 9.
11:10	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Aaina: Programme no. 3.
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Gift Of Sight [R]
18:55	Open Forum [R]
19:25	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema: Recorded on September 18, 2011.
21:00	International Jama'at News
21:45	Aaina [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	The Prophecy Of Khilafat

Sunday February 17, 2019

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema 2011
02:30	In His Own Words
03:05	Gift Of Sight
03:25	Open Forum
04:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
05:10	Aaina: Programme no. 3.
05:45	Masjid Mubarak Rabwah
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 5.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on February 16, 2019.
08:35	Roots To Branches
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on April 23, 2017 in Germany.
10:05	In His Own Words
10:40	Aao Urdu Seekhain
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on May 29, 2016.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
16:15	In His Own Words [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Story Time
19:00	LIVE Beacon Of Truth
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
21:05	In His Own Words [R]
22:25	Friday Sermon [R]
22:10	Noor-e-Deen: discussing the life of 'Seerat Hazrat Maulvi Hakeem Nooruddin, Khalifatul-Masih I (ra)'.
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Roots To Branches [R]

Monday February 18, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017
02:30	In His Own Words
03:05	Meri Nasira Wo Naik Akhtar: the memories of Sahibzadi Nasira Begum Sahiba, mother of Hazrat Khalifatul Masih V (may Allah be his Helper).
04:00	Friday Sermon
05:40	Roots To Branches
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 12.
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on March 9, 1998.
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:15	Seerat-un-Nabi (SAW)
08:55	Huzoor's (aba) Jalsa Germany Address To German Guests: Rec. September 3, 2016.
09:35	In His Own Words
10:05	Hijrat: Matrimonial affairs.
10:35	Swahili Service
11:10	Friday Sermon: Recorded on September 7, 2018.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on March 08, 2013.
13:55	Shotter Shondhane: Recorded on May 27, 2016.
14:45	Huzoor's (aba) Jalsa Germany Address To German Guests 2016 [R]
15:20	In His Own Words [R]
15:55	Qur'anic Archaeology
16:35	International Jama'at News
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Kids Time: Hazrat Musleh Ma'ood (ra).
19:10	Seerat-un-Nabi (SAW) [R]
19:40	Ashab-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Munshi Abdul Kareem (ra).
20:10	Huzoor's (aba) Jalsa Germany Address To German Guests 2016 [R]
20:50	In His Own Words
21:25	Qur'anic Archaeology [R]
22:05	Hijrat [R]
22:35	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday February 19, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Huzoor's (aba) Jalsa Germany Address To German Guests 2016
02:00	In His Own Words
02:30	Ashab-e-Ahmad
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Ashab-e-Ahmad (as)
05:25	Seerat-un-Nabi (SAW)
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 6.
06:55	Liqa Maal Arab: Recorded on June 5, 1996.
08:05	Story Time
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on April 23, 2017 in Germany.
10:00	In His Own Words
10:30	Kasre Saleeb: Christianity and its beliefs.
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
16:10	In His Own Words
16:45	Face 2 Face: Recorded on November 18, 2018.
17:45	Yassarnal Qur'an
18:05	World News
18:25	Tilawat
18:40	Rah-e-Huda: Recorded on February 16, 2019.
20:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
21:20	In His Own Words
21:50	Blessings Of The Holy Qur'an
22:25	Liqa Maal Arab [R]
23:40	Kasre Saleeb

Wednesday February 20, 2019

00:15	World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017
02:20	Face 2 Face
03:30	Liqa Maal Arab
04:50	Servants Of Allah
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 12.
07:05	Question and Answer Session: Recorded on August 30, 1991.
08:10	Aadab-e-Zindagi
09:00	Huzoor's (aba) Jalsa Qadian Concluding Address: Recorded on December 28, 2011.
09:55	In His Own Words
10:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:10	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
14:10	Bangla Shomprochar: Musleh Ma'ood (ra) Day.
15:15	Huzoor's (aba) Jalsa Qadian Address 2011[R]
16:15	In His Own Words [R]
16:45	Aadab-e-Zindagi [R]
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Défis Contemporains De L'Islam
19:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
20:00	Huzoor's (aba) Jalsa Qadian Address 2011 [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Aadab-e-Zindagi [R]
22:10	Tasheez-ul-Azhan
22:30	Question and Answer Session [R]
23:25	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)

Thursday February 21, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's (aba) Jalsa Qadian Address 2011
02:30	In His Own Words
03:00	Aadab-e-Zindagi
03:40	Tasheez-ul-Azhan
04:00	Question and Answer Session
05:00	The Promised Son: life of Khalifatul-Masih II (ra).
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Quran Class: Surah Al Hajj, verses 15 - 34 by Khalifatul Masih IV (ra). Rec. January 6, 1997
08:05	Islamic Jurisprudence
09:00	Huzoor's (aba) At Canadian Parliament: Recorded on October 17, 2016.
10:05	In His Own Words
10:35	Islami Mahino ka Ta'aruf
11:00	Japanese Service
11:30	Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2019.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
15:00	In His Own Words
15:30	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Sach Tau Ye Hai
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Islami Mahino ka Ta'aruf
19:00	Open Forum
19:30	Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
19:30	Aadab-e-Zindagi
20:00	Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019
21:05	In His Own Words
21:40	Sach Tau Ye Hai
22:20	Quran Class [R]

**Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).*

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 15 February 2019 | Issue No. 07

’’...بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘

دنیا کو سمجھانا، عقل دینا اور آگ میں گرنے سے بچانا، تباہ ہونے سے بچانا یہ ہماری جماعت کا کام ہے اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں وہ معرفت عطا ہوئی ہے جو یقیناً چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قرآن کریم کی صورت میں اتری تھی لیکن اس کو مسلمانوں کے عمل نے چھپا دیا تھا۔ اور یہ معرفت ہمیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں نکھار کر عطا فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں حقیقی تقویٰ کی تعریف، تقویٰ کے حصول کے طریق، متقی کی علامات نیز معرفتِ الٰہیہ کے حصول کے بارہ میں بصیرت افروز بیان

جلسہ سالانہ بیلجیئم 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب، فرمودہ 16؍ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام Dilbeek، برسلز

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے ہم پر کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس زمانے میں جبکہ دنیا میں ہر طرف افراتفری کا عالم ہے کسی کو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کس طرف جائیں، کس کو اپنا رہنما بنائیں، کیا کریں جن سے مشکلات دُور ہوں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی کے لئے، پوشیدہ راستہ دکھانے کے لئے، خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے، مخلوق کے حق ادا کرنے کے لئے اپنے جس فرستادے کو بھیجا اسے قبول کریں۔ پس اس قبولیت کا حق تبھی ادا ہو گا جب ہم اس رہنما سے رہنمائی حاصل کریں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں ورنہ اس قبولیت کا کوئی فائدہ نہیں۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی اپنی خود غرضیوں کی وجہ سے جو خود اس نے اپنے لئے مشکلات اور مصائب سہیڑے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی آفات کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کہیں طوفانوں نے انسانوں کی بربادی کے سامان کئے ہوئے ہیں تو کہیں قحط سالی نے انسانوں کو مصائب اور مشکلات میں گرفتار کیا ہوا ہے۔ جن سامانوں پر انسان کو بھروسہ تھا وہ تباہ ہو رہے ہیں۔ پس ایسے میں ایک مؤمن کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو بھیجا ہے جنہوں نے مختلف طریقوں سے، مختلف ذریعوں سے، مختلف الفاظ میں مختلف باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ یہ رہنمائی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر مشتمل ہے ہمیں ہر قسم کی آفات سے بچانے اور ہماری زندگی کے سامان کرنے کے لئے ایک ایسا ذریعہ ہے جو ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والا ہے اور اگر ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں تو بہترین نتائج پیدا کرنے والا ہے۔

اس وقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے مختلف مواقع پر اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمائے اور جماعت سے یہ توقع رکھی کہ وہ ان ارشادات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہو۔ اور ان میں بڑے درد سے جماعت کو عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنے رہیں اور مصائب اور ابتلاؤں سے بچیں۔ اُن مشکلات اور مصائب سے بچیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے آتی ہیں۔ حقیقی احمدی ہوں اور بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں تقویٰ پیدا کرنے کے لئے کتنا درد رکھتے تھے تا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں اور سچا مؤمن بنائیں اس بات کا اندازہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ اپنی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’کل (یعنی 22؍جون 1899ء) بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ ’’**تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا**‘‘۔ فرمایا ’’اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’مَیں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی‘‘۔ فرمایا ’’تقویٰ خلاصہ ہے تمام صُحُفِ مقدّسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متّقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام اُنہیں سپرد کروں۔ اور پھر مَیں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 303)

پس اس درد کو ہمیں سمجھنا چاہئے۔ آپ کی دعاؤں کا وارث بننا ہے تو اس کو سمجھے بغیر اور آپ کی خواہش کے مطابق زندگی گزارے بغیر نہیں بنا جا سکتا۔ پس ہر احمدی کو اس درد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر متقی کی علامات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کہ ایک متقی کی کیا علامات ہونی چاہئیں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے...‘‘۔ (تقویٰ و طہارت کا معیار قرآن ہے۔) ’’...اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (الطلاق:3-4) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مَخلصی کا نکال دیتا ہے...‘‘ اس کی تشریح ترجمہ فرما رہے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے مَخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے ’’...اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا...‘‘۔ (بلاوجہ کی دنیاوی خواہشات اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتیں۔) فرمایا ’’...مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں...‘‘ (جو سچ بولنے سے روکنے والے ہوں ان سے اللہ تعالیٰ متقی کو محفوظ رکھتا ہے۔) فرمایا کہ ’’...یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمٰن (خدا) نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا...‘‘

فرماتے ہیں ’’...یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:4)۔ لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے...‘‘ (اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ پر توکل کرتے ہیں وہ ان کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ فرمایا جو اس کے پہلے مخاطب تھے) ’’...وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو اِن مصائب سے مَخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 12)

پس ایک متقی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا ہے اور اگر اپنے کاموں کے لئے اپنی چالاکیوں اور ہوشیاریوں پر زیادہ بھروسہ ہو تو پھر اس میں تقویٰ نہیں کہلایا جا سکتا۔ پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ مزید ...باقی صفحہ 19 پر...